هو الذی خلق الیل والنہار والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون

(سورۃ انبیاء آیت نمبر ۳۳)

درس النجوم

مُصنّف

سَاجد حُسین رضوی

مُرادآبادی

ناشر

رضوی پریس لکھنؤ

هو الذی خلق اللیل والنہار والشمس والقمر کل فی فلک یسبحون
(سورۃ انبیاء آیت نمبر ۳۳)

درس النجوم

مصنّف
سجد حسین رضوی
مہلولی، مراد آباد

ناشر
رضوی پریس لکھنؤ

نام کتاب ـــــــــــــــــ درس النجوم

مصنف ـــــــــــــــــ ساجد حسین رضوی 9758567222

پروف ریڈنگ ـــــــــــــ مفتی مہدی حسن مصباحی

کمپوزنگ ـــــــــــــ مصباحی پرنٹرس (شاہد رضا مصباحی)

ناشر ـــــــــــــــ رضوی پریس، لکھنؤ

سن اشاعت ـــــــــــ سنہ ۱۴۳۸ھ سنہ ۲۰۱۶ء

قیمت ـــــــــــــــ ۱۵۰/روپیہ

ملنے کے پتے

مصباحی بکڈپو۔ کرولہ، مرادآباد، یوپی

الکبیر پبلیکیشنز۔ ۴۷۷/اردو مارکیٹ گلی ٹٹیامحل، جامع مسجد، دہلی ۶

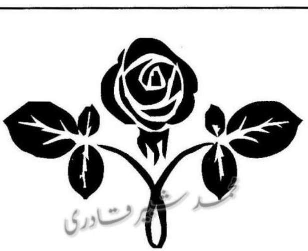
نوری بکڈپو۔ بلاری، یوپی

صدیق بکڈپو، لکھنؤ

غریب نواز کتب خانہ، لکھنؤ

البرکات پبلشر، لکھنؤ

فہرست مضامین


محمد شبیر قادری

عالمی فکر و نظر (کتاب)

عالمی سطح کی کچھ ترقیاں اور کچھ خامیوں کا پنپنا ماضی و حاضر کے مختلف حالات وواقعات کی سرگذشت جو مستقبل کے لئے نقوش راہ اور جادہ پیما عطا کرنے میں مثبت ثابت ہوگی ۔

جدید علاج بالنجوم حصہ اول کی بیحد کامیابی کے بعد

جدید علاج بالنجوم حصہ دوم

بھی بہت جلد قارئین کی خدمت پیش کرنے کی سعی کر رہے ہیں
صرف آپ محبین و مخلصین کی دعائیں درکار ہیں

محمد بشیر قادری

اظہار مسرت

زیر نظر کتاب مستطاب ''درس النجوم'' کے چیدہ چیدہ مقامات سے سرسری جائزہ لیتے ہوئے پڑھ کر فاضل علم الافلاک، ماہر النجوم، عامل تسخیرات اجنہ حضرت مولانا ساجد حسین رضوی صاحب زیدت مکارمھم کے نجومی مطالعہ کی وسعت کا قائل ہوگیا۔ خدا زور بیانی کی گراں قدر نعمتوں میں اضافہ فرمائے۔ اسلوب تحریر کسی ماہر فلکیات کی نشان دہی کرتا ہے، علم بھلے ہی کوئی ہو اس کی فضیلت مسلم ہے اصلاً، علم ابن آدم ہی کی وراثت ہے، ہر دور میں ضرورت کے حساب سے اس کی اشاعت ہوتی رہی اگر تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات آفتاب نیم روز سے زیادہ ظاہر و باہر ہو جاتی ہے کہ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کا ماخذ صرف قرآن واحادیث ہی ہے کیونکہ یہ تبیانا لکل شئی ہے اور آیات ربانی و فرامین نبوی کے حاملین مسلمان ہی ہیں اس سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ ہر علم مسلمانوں کے ہی دم سے ایجاد و قائم ہے، خلاصہ کلام یہ ہے کہ موصوف نے علم الافلاک بالخصوص علم نجوم پر ایک بہتر جدوجہد اور نمایاں خدمات انجام دی ہے، مولا تعالیٰ اس کو مقبول خاص و عام بنائے اور عقلیات پر مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

استاد الاساتذہ حضرت علامہ مولانا مفتی ذاکر حسین نوری خلیفہ حضور تحسین ملت

سربراہ:۔ جامعہ سنی مرکز جمنا کالونی، جعفر آباد، دہلی۔

محمد شبیر قادری

پیش لفظ

سائنٹفک ریسرچ اور ایجادات کا زمانہ کوئی نیا نہیں، زمانہ قدیم میں یونانیوں نے ایک چاند اپنی ریسرچ شدہ تحقیق کی بنا پر بنایا اور اس چاند کا یہ کمال تھا کہ جس طرح ہماری زمین کا چاند ڈوبتا نکلتا ہے ویسے ہی وہ بھی طلوع وغروب ہوتا تھا، اور دوسرا کارنامہ یونانیوں نے یہ بھی انجام دیا تھا کہ بے شمار مختلف عقاقیر کے سفوف کو مٹی کے برتن میں رکھ کر اس کا منہ اچھی طرح سے بند کر کے زمین کے گہرے گڑھے میں دفن کیا پھر کچھ دنوں کے بعد اس کو نکالا تو اس مٹکہ میں ایک شیطانی بچہ پیدا ہو چکا تھا تو بس اس شیطانی بچہ کے ذریعہ موت کا راز معلوم کرنا باقی تھا کیونکہ اسکی صفت ہی یہ تھی کہ اس سے جو بھی پہلا سوال دریافت کیا جائے اسکا صحیح جواب دیتا، مگر اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس راز پر خدا نے پردہ کی مہر لگا دی ہو اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا، المختصر کہ جس حکیم و دانا نے شیطان کے بچہ کو وجود دیا وہ موت کا راز معلوم کرنے کے بجائے خود اپنی موت کے بارے میں معلوم کر بیٹھا کہ میری موت کب آئیگی؟

اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کا نظریہ زمانہ قدیم سے ہی دنیا کی ہر قوم میں رائج رہا ہے اور آج بھی بذریعہ رصد یہ حالات مشاہدہ کئے جاتے ہیں اسکا ثبوت یہ ہے کہ قدیم تحقیقات کی رو سے سات کواکب شمار ہوتے ہیں اور جدید معلومات میں اس میں کافی حد تک اضافہ ہوا یعنی نو کواکب شمار ہونے لگے بلکہ بعض نے گیارہ سیارگان کی دریافتگی کا دم بھرا اسی کے پیش نظر آگے بھی اسکی شمار میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

گردش فلک اور سیر کواکب سے دنیا میں حادثات ہوتے ہیں خالق اکبر نے ہر سیارہ پر درجہ اور ہر برج میں اپنی قدرت کے ظہور کا سبب پوشیدہ رکھا ہے اور ان ہی پر تمام نظم ونسق عالم سفلی کو مقرر کیا گویا علمائے فلاسفہ کہتے ہیں کہ فاعل کے ساتھ حصول اثر کے لئے مفعول ثابت نہ ہو تو مقصد پورا نہ ہوگا اکثر اوقات گردش فلک سے عالم علوی میں عجیب وغریب اشکال بنتی ہیں اور وہ

شکلیں ایسی صلاحیت رکھتی ہیں کہ عالم سفلی میں اسکی تاثیر سے ایک اثر پیدا ہو جاتا ہے، بعض نام نہاد لوگ ایسے بھی ہیں جنکو بیان کردہ جزیات سے عدم اکتفا کی بنا پر دشوار گزار راہوں سے گزرنا پڑتا ہے اور یہاں تک کہ بعض علماء کی تمام تر محنتیں رائیگاں و بربادی کا پیش خیمہ بن جاتی ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ اسکو رجوع و استقامت کی عدم واقفیت ہوتی ہے اور اگر ہوتی بھی ہے تو نہ کے برابر کہ جسکی وجہ سے انکو کواکب سفلی کے تغیرات کا پورا پورا علم نہیں ہوتا اور وہ سعد و نحس میں امتیاز نہیں کر پاتے جسکے باعث انکی تمام محنت اکارت چلی جاتی ہے۔

ان ہی وجوہات کے پیش نظر اس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے مارکیٹ میں ان علوم پر کتابیں نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو انکے ذریعہ وہی حضرات مستفیض ہو سکتے ہیں جو کم سے کم ذکر کردہ علوم سے دلچسپی رکھتے ہوں یا پھر وہ اصحاب جو دنیوی اوامر میں خود اپنی اصلاح کے طلبگار ہوں، درس النجوم سب کے لئے حصول انتفاع کا درجہ رکھتی ہے، جہاں کتاب ہٰذا میں خواص کواکب کے شروعاتی اصول اور علم ہیئت و نجوم کے متعلق اصطلاحات دی گئی ہیں وہیں پر اسکی مکمل تشریح اسکے تجربات و واقعات و مختلف معلومات اور چند مثالیں بھی رقم کی گئی ہیں تاکہ متعلمین حضرات کو صرف واقفیت ہی نہیں بلکہ پورا پورا عبور و فائدہ حاصل ہو۔

یاد رہے کہ جو کچھ اس کتاب میں درج ہے وہ کوئی مکمل علم نہیں چونکہ علم بہت وسیع ہے اور اس عنوان پر سیکڑوں کتب درکار ہیں، یہ بات کہنے میں ناچیز کو کوئی عار نہیں کہ تحقیق و تدقیق کا راستہ کافی وسیع ہے، میں اعتراف کرتا ہوں کہ میرا علم اور تجربہ وسعت نظر لامتناہی نہیں بلکہ ایک محدود ہے البتہ متعدد تجربات جو شعبہ ہائے زندگی میں خضر راہ کا کام دیتے ہیں وہ درس النجوم کی صورت میں آپکے سامنے ہیں لہٰذا اب ان سے تجربہ و فیض کا حصول کرنا آپکا کام ہے۔

ساجد حسین رضوی

تقریظ جلیل

حضرت علامہ مفتی مہدی حسن مصباحی صاحب قبلہ

صدر المدرسین جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈہ، رامپور، یو۔پی

﴿وھو الذی خلق اللیل و النھار و الشمس و القمر کل فی فلک یسبحون﴾

(سورہ انبیاء آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ کنز الایمان:۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔

چند تنکو کی خیر ہو یا رب — برق کی زد پر آشیانہ ہے

عصر حاضر میں جب دنیا کے حالات اور انسانی زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ ہر انسان اپنی محنتوں اور کوششوں کے مطابق اپنے مسائل کا حل تلاشنے میں جٹا ہوا ہے اور اپنی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھانے میں اس کا سب سے بڑا معاون و مددگار اس کا علم ہوتا ہے۔ آج انسان کبھی کبھی اپنے معاشی اور اقتصادی حالات سے ایسا دو چار ہو جاتا ہے کہ امر پر خطر کو انجام دینے کے قریب ہوتا ہے ایسے برے وقت اور خستہ حالات میں رہنمائی کرنے کے لئے کچھ رموز و اسرار حضرت مولانا محمد ساجد صاحب رضوی نے افشا کئے اور اپنی کتاب ہٰذا درس النجوم کے اندر کافی جدو جہد، محنت و لگن سے مختلف اعداد و بروج اور ان کی مختلف کیفیات کو واضح کیا۔ مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ موصوف کی بے پناہ کدو کاوش کے بعد وجود میں آئی اس کتاب درس النجوم کو مقبول عام و خاص بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

از:۔ مہدی حسن مصباحی

صدر المدرسین جامعہ حضرت عمر، بادلی، ٹانڈہ، رامپور، یو۔پی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مقدمہ

خالق اکبر نے قرآن شریف میں بار بار کواکب و بروج کا تذکرہ کیا اور قرآن کریم میں بہت سی آیات اپنے وجود میں وسیع مطالب کا مخزن پوشیدہ کئے ہوئے ہیں، عالم کی وسعتیں اس میں لپیٹ دی گئی ہیں اور علم نجوم کی حقیقت و ماہیت اور حیرت انگیز حقانیت پر حکیمانہ طرز پر بحث کی گئی ہے، درس النجوم ایک ستاروں کے علم پر ابتدائی واقفیت کا گنجینہ ہے۔ جو حضرات ابتدائی اصول اور جدید علم ہیئت و نجوم کی اصطلاحات و تشریحات کا ذوق رکھتے ہیں ان کے لئے درس النجوم ایک بیش قیمتی پیش کش ہے، یہ کتاب آپ کی واقفیت میں جدید ترین شعور بیدار کرے گی یا یوں کہا جائے کہ جتنا آپ کا مطالعہ وسیع ہوگا اسی قدر آپ کے ذہن کے دریچوں میں تازگی آئے گی۔ قارئین حضرات کی طرف ان کی توجہ اور سعی سے کائنات کے پوشیدہ راز ان پر بار آور ہونگے ٹھیک اسی طرح جیسے مقدمہ ابن خلدون میں خراش کے حوالے سے دیا جاتا ہے کہ میں نے قدماء کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ نجومیوں نے کسریٰ کو بتایا تھا کہ ملک عرب کا دور اقتدار آرہا ہے اور ان میں نبوت کا ظہور ہونے والا ہے عرب کا طالع زہرہ ہے اور وہ شرف میں ہے اس لئے ان کا ملک چالیس سال رہے گا۔

مقدمہ ابن خلدون میں ابو معشر کتاب قران سے منقول ہے کہ جب تقسیم برج حوت کے ستائیسویں درجہ پر ختم ہو جائے جس میں زہرہ کو شرف حاصل ہوتا ہے اور برج عقرب میں قران واقع ہو جو طالع عرب ہے تو عرب برسر اقتدار رہے اور ان میں ایک نبی ﷺ پیدا ہونگے اور ان کا ملک اس وقت تک طاقتور رہے گا جب تک زہرہ اپنے شرف کے تمام درجات طے نہ کرلے

جو گیارہ ہیں اور جن کی مدت چھ سو دس سال ہے، ابو مسلم خراسانی اس وقت اٹھا تھا جب زہرہ اپنے شرف سے ہٹ رہا تھا اور برج حمل کے پہلے درجہ میں قران ہونے والا تھا اور مشتری صاحب اقبال تھا۔

تاریخوں میں خراش کے حوالے کافی حد تک ملتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ حرمز نے حکیم افرید سے سلاطین ساسانیہ (اردشیرادر) اوراس کی اولاد سلطنت کی مدت پوچھی تو بولا، انکے ملک کا طالع مشتری ہے اور وہ شرف میں تھا اس لئے اس کی طویل ترین مدت چار سو ستائیس سال ہے پھر زہرہ کو اقتدار حاصل ہوگا اور وہ اپنے شرف میں آئے گا اور زہرہ کا عرب طالع ہے اس لئے عربوں کی حکومت ہو جائے گی کیونکہ قران کا طالع برج میزان ہے اور اس کا مالک زہرہ ہے اور وہ قران کے وقت اپنے شرف میں ہوگا معلوم ہوا کہ عرب پندرہ سو ساٹھ سال تک برسر اقتدار رہیں گے یہ ہی سوال نوشیرواں نے اپنے وزیر بزرچمہر سے کیا تھا کہ حکومت فارس سے نکل کر عربوں کے ہاتھوں میں کب جائے گی؟

''بزرچمہر'' نے بتایا کہ آپ کی تخت نشینی سے ۴۵ سال بعد عربی حکومت کا بانی پیدا ہو جائے گا، مشرق و مغرب پر چھا جائے گا مشتری زہرہ کی طرف غوطہ مار رہا ہے اور قران برج بادی سے منتقل ہو کر برج عقرب میں جو آبی ہے آگیا ہے اور یہ ہی عرب کا طالع ہے اس لئے زہرہ کی پوری گردش کی مدت ۱۰۶۰ سال ہے جو اسلام کی مدت ہے کسریٰ پرویز نے الیوس حکیم سے یہ ہی سوال کیا اور اس نے بھی بزرچمہر کی طرح ہی جواب دیا۔ بنی امیہ کے زمانہ میں ایک نجومی طفیل رومی نے کہا اسلام کی مدت قران کبیر کی مدت ہے یعنی ۹۶۰ سال، پھر جب قران آغاز اسلام کی طرف برج عقرب میں لوٹ جائے گا اور قران اسلام میں جو تاروں کی ہیئت تھی وہ بدل جائے گی تو یا تو اسلام میں بالکل ہی نئی باتیں آجائیں گی یا ظن و گمان کے خلاف احکام میں تبدیلی آجائے گی۔

از: محمد ساجد حسین رضوی
ساجد شبیر قادری

باب اول

علم نجوم کی ایک بنیادی اہمیت

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ علوم عقلیہ کی چار قسمیں ہوتی ہیں اور ان ہی کے متعلق مقدمہ ابن خلدون حصہ دوم میں بھی کچھ اسی طرح کا بیان درج ہے کہ علوم عقلیہ کا ذکر چار قسموں پر مشتمل ملتا ہے۔

پہلے نمبر پر علم منطق، دوسرے پر علم طبعی، تیسرے پر علم الٰہی اور چوتھے پر علم تعالیم ہے کہ جس سے مقداروں پر بحث کی جاتی ہے چنانچہ اس میں بھی چار علم داخل ہیں۔

(۱) علم ہندسہ (۲) علم حساب (۳) علم موسیقی (۴) علم ہیئت

ہمارا مقصد صرف علوم عقلیہ کے ذریعہ علم نجوم کو ثابت کرنا ہے جیسا کہ آپ بالا تحریر میں پڑھ چکے ہیں کہ علم تعالیم میں جو چوتھے علم کا دخل ہے وہ علم ہیئت ہے جس کی تعریف مقدمہ ابن خلدون میں یوں کی گئی ہے کہ اس علم سے افلاک کی شکلوں کی تعیین، ان کے اوضاع کی تشخیص اور ہر گردش کرنے والے تارے کے لئے اس کا فلک معلوم کیا جاتا ہے جن کی پہچان آسمانی مختلف حرکات سے ہوتی ہے جو مشاہدہ میں آتی رہتی ہیں اور ان کے رجوع ٹھہر جانے آگے آنے اور پیچھے جانے سے بھی ہوتی ہے الغرض علوم فلسفہ کے مذکورہ بالا یہ سات اصولی علم ہیں ان علوم میں منطق مقدم ہے پھر تعالیم کا درجہ ہے جس میں مقدم حساب ہے پھر ھندسہ پھر ہیئت ہے پھر موسیقی ہے اس کے بعد طبعیات کے فروع میں طب بھی ہے۔

علم عدد کے فروع میں حساب، فرائض اور معاملات بھی ہیں فروع ہیئت سے ازیاج بھی ہے جب ہم چاہیں ان زائچوں سے اصول قوانین کے حساب سے حرکات کواکب اور اپنی جگہوں

پر ٹھہرنے کے لئے تعدیلات کواکب معلوم کر لیتے ہیں اور علم ہیئت کی ایک شاخ علم نجوم بھی ہے جس سے احکام نجومیہ نکالے جاتے ہیں تاریخ کے حوالہ سے یہ بات بھی طشت از بام ہے کہ قبل از اسلام اور آغاز اسلام کے زمانوں میں دنیا پر دو سب سے بڑی قوموں کا تسلط رہا ہے، فارس اور روم یہ ہی وہ قومیں ہیں جن کو اقتدار کے ساتھ ساتھ علوم وفنون پر کمال حاصل تھا ان کے تمام شہروں کے گوشے گوشے میں علوم عقلیہ کے دریا جوش مار رہے تھے چنانچہ کلدانیوں کو اور ان سے قبل سریانیوں کو اور ان کے ہم عصر قبطیوں کو جادو اور نجوم میں بڑی زبردست شہرت حاصل تھی اور وہ ان علوم میں اچھے خاصہ ماہر تھے مقدمہ ابن خلدون سے پتہ چلتا ہے کہ ان ہی قوموں سے یہ علوم اہل فارس ویونان نے سیکھے، سحرہ علوم میں قبطی سب سے پیش پیش تھے اہل فارس میں علوم عقلیہ کا خاص رواج تھا اور یہ علوم فارس ہی سے یونان پہنچے۔

جیسا کہ تاریخ سے روشن ہوتا ہے کہ جب سکندر اعظم نے دارا کو قتل کر کے کینیہ حکومت اپنے قبضہ میں کی اس وقت سکندر کے ہاتھ ان علوم جدید سے متعلق بے شمار کتابیں آئیں پھر جب مسلمانوں نے فارس کا علاقہ فتح کیا اور یہاں بے شمار کتابیں پائیں تو حضرت سعد بن ابی وقاص سپہ سالار لشکر نے ایک خط کے ذریعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کتابوں کے متعلق آگاہ کیا تو فاروق اعظم نے ان تمام کتابوں کو سمندر میں غرق کروا دیا تھا۔

لہٰذا رومی اور یونانی علوم عقلیہ میں بڑے بڑے حکماء گزرے جن کی ایک مشائین یا اصحاب رواق کے لقب سے ملقب ہے جو بہترین طریقہ تعلیم میں مشہور تھے۔

جیسا کہ تاریخ کی تحریروں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علوم عقلیہ کی سند استاد سکندر اعظم معلم اول جناب ارسطو کے زمانہ سے دریافت ہے ارسطو کے مشہور ومعروف شاگرد فردوسی اور تامسطیون پر سلسلہ سند ختم ہوتا ہے مقدمہ ابن خلدون کے اوراق شاہد ہیں کہ جب سکندر اعظم نے

فارس کو فتح کیا تو بتایا جاتا ہے کہ ارسطو ان علوم کا امام تھا۔ اور اسے ان میں بڑی شہرت حاصل تھی کہ اسے لوگ معلم اول کہا کرتے تھے دنیا کا گوشہ گوشہ اس سے واقف ہے پھر جب یونانیوں پر زوال آیا اور حکومت رومیوں کے قبضہ میں چلی گئی اور رومی عیسائی تھے تو شریعت کے تقاضوں کے مطابق یہ تمام علوم چھوڑ دیئے گئے۔

تاریخی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد یہ خزانہ کتابوں اور کاپیوں میں محفوظ رہا جو کتب خانوں میں مقفل ہے جب یہ لوگ شام کے مالک ہوئے تو یہ کتابیں وہاں کے کتب خانوں میں محفوظ رہیں۔

علم تعالیم میں مسلمانوں کی دلچسپی

جب مسلمان دنیا کی دیگر اقوام پر غالب آئے اور جب ان کی حکومت عروج پر پہنچ کر تمدن میں تمام اقوام سے بڑھنے لگی تو انہیں علوم حکمیہ یعنی تعالیم کا شوق پیدا ہوا انہوں نے پادریوں اور علماء سے ان کا ذکر سنا تھا جنہوں نے انہیں کچھ مسائل بھی بتائے تھے اور اسی لئے بھی ان علوم سے انسان کے افکار میں بلندی و روشنی پیدا ہوتی ہے، تاریخ کی تحریروں سے یہ بات بھی از بر ہوتی ہے کہ شاہ روم نے ابو جعفر منصور کے کہنے پر علوم تعالیم یعنی علوم حکمیہ کی کتابوں کا ترجمہ کرا کر اس کے پاس بھیجا جو اقلیدس اور طبیعیات پر مشتمل چند کتابیں تھیں، مسلمانوں نے ان کا مطالعہ کیا اور وہ ان کے مسائل سے آگاہ ہوئے پھر ان میں باقی کتابوں کے مطالعہ کا شوق بھڑک اٹھا جب مامون کا دور آیا چونکہ مامون عالم تھا اس لئے اسے علم کی طرف رغبت بھی تھی تو اس کے دل میں ان علموں کا شوق پیدا ہوا اس نے رومی بادشاہوں کے پاس وفد بھیجے کہ یونانیوں کے علوم نکال کر انہیں عربی رسم الخط میں لکھوا دیا جائے اور مترجمین کو ان کے تراجم کے لئے مقرر کر دیا اور بغیر ترجمہ کرائے کوئی فن نہیں چھوڑا پھر مسلمان اہل فکر نے ان کا گہرہ مطالعہ کیا اور ان فنون میں مہارت پیدا

کی۔

اور ان علوم میں ان کی نگاہیں انتہائی گہرائی تک پہنچ گئیں بلکہ انہوں نے بہت سے مسائل میں معلم اول ارسطو کی بھی مخالفت کی اور خاص طور سے ماننے نہ ماننے کے اعتبار سے اس کے مسائل زیر بحث لائے کیوں کہ ان کے نزدیک وہی زیادہ مشہور تھا۔

اور ان علوم میں بہت سی کتابیں لکھیں اور اپنے پیش رو یونانیوں سے بڑھ گئے۔

اسلام میں مشہور فلاسفہ

اس سلسلہ میں جو تاریخ کے حوالہ سے چند نام ملتے ہیں وہ یہ ہیں۔

ابونصر فارابی اور ابوعلی ابن سینا مشرق میں اور قاضی ابوالولید ابن رشد اور وزیر ابوبکر بن سائغ وغیرہ۔ کہ جب اندلس میں ان علوم کی شہرت انتہا کو پہنچ گئی یہ لوگ مشہور و معروف اور مرجع انظار رہے بہت سے علماء نے تعالیم پر ان کے متعلقہ علوم جیسے نجوم و جادو اور طلسمات پر قناعت کی اس سلسلہ میں مسلمۃ ابن احمد مجریطی اندلس اور ان کے شاگرد مشہور ہیں۔

غرض کہ اسلام میں یہ علوم اور ان کے علماء داخل ہوئے اور ان کی طرف جھکنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں پر یہ علوم غالب آ گئے اور وہ ان پر عمل درآمد کر کے گناہوں کا انکار کرنے لگے۔ سحر و طلسمات کے مٹ جانے کے بعد ان کا پھر اسلام میں گھس آنا سخت قابل افسوس ہے پھر جب مغرب و اندلس میں تمدن کی ہوا رک گئی اور اس کے زوال کی وجہ سے علوم میں بھی زوال آنے لگا تو یہاں سے بھی علمی چرچا اٹھنے لگا البتہ کچھ دھندلے سے نشانات رہ گئے جو کسی کسی میں پائے جاتے تھے یا چند علمائے اہل سنت میں دکھائی دیتے تھے۔

مقدمہ ابن خلدون کی تحریریں گواہ ہیں کہ متعلقہ علموں کی پونجیاں فراوانی سے پائی جاتی

تھیں، خصوصاً عراق وعجم اور ماوراء النحر وغیرہ میں اور یہ بھی کہ وہاں علوم عقلیہ کا بڑا زور وشور ہے کیوں کہ ان کی آبادیاں بھر پور ہیں اور وہاں تمدن نے اپنی جڑیں پھیلا رکھی ہیں، مقدمہ ابن خلدون کے مصنف خراسان کے شہر فرات کے ایک بڑے مصنف کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ جو سعد الدین تفتازانی کے نام سے مشہور ہیں ان کے بیان کے مطابق یہ تمام کتابیں علم کلام اصول فقہ اور علم بیان میں لکھی گئی ہیں ان کتابوں سے یہ ثابت بھی ہوتا ہے کہ سعد الدین کو ان علموں میں بڑا ملکہ حاصل تھا اور وہ تمام علوم عقلیہ میں ماہر تھے۔

اب تک آپ ہماری تحریروں سے سمجھ چکے ہونگے کہ کس طرح علوم عقلیہ کا دور اسلام میں شروع ہوا اور ہم نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ علوم عقلیہ کے متعلق ان کے فروعی علوم کون کون ہیں جیسے علم الاعداد کی شاخ علم حساب بھی ہے، الجبرہ علم اعداد کی ایک شاخ ہے، روز مرہ کا حساب بھی علم الاعداد کی ایک شاخ ہے، علم الفرائض بھی علم الاعداد کی ایک شاخ ہے علم تعالیم کی پہلی قسم ریاضی ھندسہ ہے اس فن کی ایک شاخ کردی بھی ہے، مخروطی بھی علم الاعداد کی ایک شاخ ہے، ریاضی کی ایک شاخ مصاحت بھی ہے مناظرہ بھی ریاضی کی ایک شاخ ہے، علم ہیئت علم تعالیم کی چوتھی قسم ہے، علم الازیاج بھی علم ہیئت کی ایک شاخ ہے اور علم نجوم بھی علم ہیئت کی ایک شاخ ہے اور بھی بہت سے فروعی علم آتے ہیں جیسے طبعیات کی شاخ علم طب ہے اور دوسری اس کی شاخ علم نباتات ہے۔

علم نجوم:۔اس کے تعلق سے بندۂ ضعف وناتواں نے بہت ساری کتب کا باریکی سے مطالعہ کیا، مختلف علمائے فکر ونظر کی رائے اور نجوم کے متعلق غور وفکر کو ملاحظہ کیا تو طرح طرح کی باتیں سامنے آئیں جو کہ درج کی جاتی ہیں:۔

سوال نمبر۔ا:۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم نجوم کے لئے بہت سارے تجربات کرنے

پڑتے ہیں ان کے کہنے کے مطابق تجربات ختم نہ ہوں لوگوں کی عمریں ختم ہو جائیں؟

جواب:۔ پتہ نہیں یہ کس نے کہدیا کہ جس میں زیادہ تجربات اور تحقیق کرنا پڑے تو اس علم میں ضعف اعتقاد مخل ہے، کیونکہ اگر انسان تحقیقات و تجربات میزان عمل میں نہ لاتا تو حکومتی سر حدیں مختلف قسم کے آلات سے محفوظ نہ ہوتیں، اگر انسانی سمجھ تجربات کو نہ چھوتی تو ہماری سہولیات کے لئے ہوائی جہاز نہ بنتے، بجلی کی ایجاد اور دیگر پانی کی سپلائی کے لئے سامان مہیا نہ ہوتے، غرض کہ انسانی سمجھ ہی تخلیق تجربات کی مرہون منت ہے۔

سوال نمبر۲:۔ کچھ علماء کا یہ کہنا ہے کہ حواس کو معطل کئے بغیر بھی غیب کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں مثلاً نجومی تاروں کے اثرات سے فلکی اوضاع سے اور عناصر میں تاروں کے اثرات سے اور تاروں کے باہمی تناظر وغیرہ سے جو عناصر کی طبعی امتزاج پر اثر انداز ہوتے ہیں اور وہ غیب کی باتیں معلوم کرتے ہیں اور صرف غیب اللہ ہی کے لئے ہے؟

جواب:۔ ویسے تو علماء نے نجوم کے متعلق بہت ہی غور و فکر کیا، ناچیز مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتا لیکن پھر بھی کہنا پڑتا ہے کہ جو یہ نظریہ رکھے کہ علم نجوم سے غیب معلوم ہو سکتا ہے وہ سراسر غلطی پر ہے کسی ستارہ شناس کا حکم صادر کرنا محض تاروں کی گردشیں مختلف الانواع کے خواص و اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے جو اپنے علمی تجربات کی بناء پر صادر کرتا ہے اب اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ وہ غیب کی خبر دے رہا ہے، ٹھیک جس طرح نبض شناس حرکت نبض سے امراض کو جان لیتا ہے اور اس مرض کے متعلق دوا تجویز کرتا ہے اور مستقبل کے لئے بھی یہ تنبیہ کر دیتا ہے کہ فلاں غذا سے اجتناب کرو اور فلاں چیز کے استعمال کرنے سے تاثیر یہ ہوگی کہ آپ کے لئے مقوی معدہ اور مقوی قلب کے ساتھ یہ زہر قاتل بھی ہے اب اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ نبض شناس غیب بتا رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طبیب کا علم و تجربہ بول رہا ہے۔

سوال نمبر۳:۔ بعض لوگ یہ کہہ کر علم نجوم سے اجتناب کرنے لگے کہ سورج کی قوت کا تمام تاروں پر اس قدر غلبہ اور تسلط ہے کہ سورج اور تارہ کے برج میں مقارنت کے وقت مقابلہ کر کے اس سے کمی یا بیشی کا سراغ لگانا بڑا دشوار ہے لہذا اس وجہ سے تمام رکاوٹیں علم نجوم سے آنے والے واقعات کو پہچاننے سے مخل ہیں؟

جواب:۔ اصل میں علم نجوم کا ایک بہت بڑا امام گزرا ہے جس کا نام ''بطلیموس'' ہے۔ اسی نے سورج پر قیاس کر کے کواکب خمسہ کے لئے جو قوتیں ثابت کی ہیں علمائے غور وفکر نے انہیں تاثیروں پر انگلی اٹھائی اور معاملہ سنگین ہوگیا۔

میں نے بھی اس مسئلہ کو لے کر کچھ جانکاروں سے بات کی اور مختلف کتب کا مطالعہ کیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ بیشک لاتعداد تارے ہیں جو شمس کی کرنوں سے متاثر ہوتے ہیں مگر ان میں بعض ایسے ہیں کہ جن کی تاثیرات کی علم نجوم میں بحث نہیں کی جاتی لیکن بایں وجہ علم نجوم مستعملہ غیر مکمل نہ سمجھنا چاہئے۔ بڑے بڑے محققین نے اس کے متعلق بہت کچھ کہا خاص کر حضرت کاش البرنی صاحب کی کتابوں سے یہ بات ازبر ہو جاتی ہے کہ جہاں اتنی کثیر تعداد میں سیارے دیکھے گئے ہیں وہاں بہت سے نظام شمسی بھی معائینہ کئے گئے ہیں جس طرح قرہ ارض موجود آفتاب کے نظام سے متعلق ہے اسی طرح دوسری کرنوں کے علیحدہ علیحدہ آفتاب اور ان کے جداگانہ نظام بھی ہیں یہاں تک کہ بعض نظام میں دودو آفتاب ہیں بعض نظام کے آفتاب نیل گوں، سبز، زرد اور مختلف رنگوں کے ہیں ،بعض کے کرے روشن آفتاب ہیں اور یہ نظام آفتاب کے کروں کا نظام کہلاتا ہے زیادہ تر نظام کہکشاں میں دیکھے گئے ہیں جن کی تعداد قریباً دو کروڑ ہے، اگر یہ تسلیم بھی کیا جائے کہ ان کا اثر ہمارے نظام شمسی پر پڑتا ہے تو بھی زمین سے ان کی اس قدر دوری ہے کہ بوجہ بعد مسافت ہے اور ان کا نور ہماری زمین کے کرے پر نہایت ہی خفیف اور دیر سے پہنچتا ہے یہ ہی سبب ہے کہ ان

کی تاثیرات ہماری طرف بہت کم اور دیر میں اثر پزیر ہوتی ہیں اور اس وجہ سے آثار کی تشخیص میں بہت تھوڑا نقص رہ جاتا ہے جس طرح کہ سب دواؤں کے جملہ مختلف خواص پر عبور نہیں اور نئی نئی دواؤں کی تاثیرات کا تجربہ سے علم ہوتا جاتا ہے تاہم علم طب ناقص سمجھ کر اس سے گریز نہیں کیا جا سکتا اور مریض موجودہ دواؤں سے شفا پاتے ہیں اس طرح سے مشہور کواکب تشخیص حالات انسان کے لئے کافی ہیں اور نتیجہ اس سے مرتب ہو جاتا ہے، زمانہ قدیم سے اب زیادہ تحقیق ہو چکی ہے نظام شمسی میں تین اور کواکب یورنس، نپ چون اور پلوٹو حرکت کرتے دیکھے گئے ہیں اس لئے وہ انقلاب جو اس تحقیق سے ہوا مزید علم میں اضافہ کا باعث ہوا اور اگر مزید تحقیقات ہوئیں تو تشخیص کے لئے نئے نئے قواعد وضوابط سیارگان جدید مقرر کئے جائیں گے۔

سوال نمبر ۴: علم ہیئت۔ اس کے متعلق اعتقاد مضبوط ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ علم ہیئت کے مقابل نجوم میں لوگوں کا اعتقاد کمزور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علم ہیئت کو موجودہ زمانہ میں حرکات افلاک کا اور ان کی کیفیات واجناس کا علم آلات رصد کے ذریعہ ہوتا ہے ہمیں حرکات اقبال وادوار کا علم اپنے اپنے طبقہ میں، افلاک کی ترتیب کا پتہ اور رجوع و استقامت وغیرہ کی معرفت رصد ہی سے ہوئی۔ یونانی خاص طور سے رصد کا اہتمام کرتے تھے اور ہر طرح کے آلات رصد مہیا کرتے تھے تا کہ ان کے ذریعہ کسی مخصوص تارہ کی حرکت معلوم ہو سکے اس قسم کے ایک آلہ کا نام ذات اطلق تھا کہ اس سے کس طرح کام لیا جائے اسلام میں رصد پر زیادہ توجہ نہیں دی گئی جیسا کہ مقدمہ ابن خلدون سے ثابت ہوتا ہے کہ مامون کے زمانہ میں لوگ اس طرف قدرے متوجہ ہوئے۔

مامون چونکہ بہت بڑا محقق تھا اس نے رصد کا مشہور آلہ ذات الحلق بنوایا اور اس کام کا آغاز کیا مگر موت نے اس کو مہلت نہ دی اور یہ کام آگے بڑھنے سے رک گیا بلکہ مامون کی موت

سے لوگ اس سے غافل ہو گئے اور یہ سب مٹ گیا اور بعد والوں نے پرانی رصدوں پر بھروسہ کر لیا جو کہ ناکافی و ناقابل اعتبار تھیں کیونکہ صدیاں گزر جانے کی وجہ سے نئی تحقیقات کی ضرورت تھی کیونکہ صدیوں کے گزر جانے پر حرکات میں اختلاف پیدا ہونا لازمی ہے اور آلہ رصدیہ کی حرکت کی مطابقت افلاک و کواکب کی حرکات سے تقریبی ہے تحقیقی نہیں، علم ہیئت ایک شریف صنعت ہے اور ہم اس کا بھی ازالہ کر دیتے ہیں کہ عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ علم ہیئت آسمانی شکلیں و آسمانی کواکب کی ترتیب و تحقیق کے ساتھ بتاتا ہے، غلط ہے۔

بلکہ یہ علم تو یہ بتاتا ہے کہ افلاک کی یہ صورتیں، ہیئتیں ان حرکات سے لازم آتی ہیں ممکن ہے کہ دو مختلف چیزوں کا لازم ایک ہی ہو اگر ہم یہ دعویٰ کریں کہ حرکت لازم ہے تو اس طرح لازم سے ملزوم کے وجود پر استدلال ہوتا ہے اور اس سے کسی صورت سے بھی حقیقت میں روشنی نہیں پڑتی، علم ہیئت ایک جلیل القدر اور عظیم المنفعت علم ہے اور تعالیم کا ایک رکن ہے اس فن میں بہترین کتاب ''کتاب المجسطی'' ہے، جسے بطلیموس کی بتاتے ہیں جبکہ تواریخ کے حوالوں میں سلاطین یونان میں سے کوئی بادشاہ بطلیموس کے نام سے نہیں پایا جاتا۔

اگر قارئین حضرات ہماری جملہ عبارت کی تمام کڑیاں ملائیں گے تو معلوم ہوگا کہ علم ہیئت پر لوگوں کا اعتقاد کافی حد تک مضبوط ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے احکام بذریعہ آلات رصدیہ صریح طور پر پائے ثبوت کو پہنچائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۵:۔ علم نجوم پر ضعف اعتقاد کی وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ نجوم کے متعلق لوگوں کا اعتقاد کمزور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے مشاہدات کرائے یا اعلانیہ نہیں دکھائے جا سکتے یا اس کے نتائج فی الفور نہیں دکھائے جا سکتے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق جسم لطیفی سے ہے، بذریعہ علم نجوم پردہ میں چھپے راز باہر کئے جاتے ہیں اور اوامر

غیب پر اطلاعات کا حصول ہوتا ہے بایں صورت اندیشہ تھا نظام عالم میں خلل کا کہ کہیں مخلوق خدا یہ تسلیم نہ کر بیٹھے کہ دن، رات کا بننا، پیداوار کا ہونا، فصلوں کا ہونا یہاں تک کہ امراض وشفاء یہ سب سیارگان ہی کا نتیجہ ہے۔

چونکہ اس عقیدہ سے نظام عالم اور تمدن وعقائد اسلام میں اختلال کا اندیشہ تھا اس لئے سابقین نے اس طرف دھیان نہ دیا ہمارے اساتذہ اور دیگر علمائے دین نے سکھایا کہ صرف خدا ہی کی قوت ایسی ہے کہ جو سب کچھ کر سکتا ہے، کائنات میں ستارہ زمین اور اس کے اجزاء نباتات وغیرہ محض کچھ تدبیریں ہیں اور کچھ نہیں۔

﴿سیارگان کی جسمانی تقسیم﴾

علمائے نجوم کواکب کو مختلف انسانی رشتوں سے منسوب کرتے ہیں جیسا کہ بہن بھائی، ماں باپ، چچا چچی، خالہ خالو اور دیگر افراد۔

اور علمائے نجوم کی یہ ترتیب بھی میرے خیال میں بلاوجہ نہیں ہے کیونکہ اس کا ثبوت ہمیں قرآن شریف سے بھی ملتا ہے، تفصیلات ہم آپ کو آئندہ بتلائیں گے۔

﴿اذ قال یوسف لابیہ یا بت انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی سٰجدین﴾ (سورہ یوسف آیت نمبر ۴)

ترجمہ:۔ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ ۵ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا ۵۔

امام صدر الافاضل امام سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمہ تحریری فرماتے ہیں ۵ حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ۵ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں ان سب نے آپ کو سجدہ

کیا یہ خواب شب جمعہ کو دیکھا یہ رات شب قدر تھی ، ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ، آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ''راحیل'' ہے، سدی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لئے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں۔

اب ان کواکب کے رشتہ منسوبات کو سمجھئے شمس انسانی زندگی میں باپ سے مراد ہے۔

قمر:۔اس سے تشبیہ علمائے نجوم ماں سے دیتے ہیں۔

عطارد:۔اس سے مراد بھائی اور نوجوان افراد ہوتے ہیں۔

زہرہ:۔سے مراد بیوی اور نوجوان لڑکیاں ہیں۔

مریخ:۔اس سے مراد نوجوان طبقہ ہے یا وہ افراد جو مسلح افواج یا پولیس میں ہوں۔

مشتری:۔یہ رشتہ میں چچا اور خالو سے منسوب ہے۔

زحل:۔اس کا رشتہ بوڑھے اور سنجیدہ لوگ والد سے منسوب ہے۔

یورنس:۔اس کے متعلق افراد جدید ترین ایجادات کرنے والے سائنسداں وزیر اعظم یا کسی دیگر ادارے کے سربراہ۔

نپ چون:۔مجمع لگانے والے، معمہ کام کرنے والے ،ادویہ فروش ، جاسوسی کرنے والے ، گویئے ،شازندہ (میوزیشن) پر اسرار لوگ ،محتاج اور اوباش قیدی اعصابی مریض رائے عامہ کرنے والے لوگ، منجم حضرات۔

پلوٹو:۔یہ مشیر، رہنما، مخبر، خفیہ محکمہ کے متعلق حضرات ، بوڈی بلڈر ، پہلوان غرض کہ ہر قسم کے جشن وغیرہ کے منظّم گروہ یا ٹول کے سرغنہ، غیر قانونی لوگ جو کسی بھی رسم ورواج کے پابند نہیں ہوتے وغیرہ وغیرہ۔

محمد شبیر قادری

﴿منازل کے درجات مع ثانیہ دقیقہ درجہ﴾

هُوَ الَّذِی جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿(سورہ یونس، آیت نمبر۔۵)

ترجمہ کنز ایمان:۔ وہی ہے جس نے سورج کو جگمگا تا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں ۹ کہ تم برسوں کی گنتی ۱۰ اور حساب جانو اللہ نے اس کو نہ بنایا مگر حق ۱۱ نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے ۱۲۔

کچھ عرض کرنے سے قبل مفسرین حضرات کی رائے پر بھی غور وخوض کریں ۹ حضرت صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین صاحب فاضل مرادآبادی علیہ الرحمہ منازل کے تعلق سے تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اٹھائیس (۲۸) ہیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے سوا دو منزلیں ہیں چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا تو دو شب ورنہ ایک ایک شب چھپتا ہے۔

اور وہ اٹھائیس منازل درجہ ذیل بیان کی جاتی ہیں۔

﴿اسمائے منازل﴾

(۱) شرطین ۲۶۔۵۱۔۱۲ تاحمل — (۲) بطین ۱۲۔۴۱۔۲۵ تاحمل

(۳) ثریا ۲۔۲۴۔۸ تاثور — (۴) دبران ۴۴۔۲۵۔۲۱ تاثور

(۵) ہقعہ ۲۰۔۱۲۔۴ تاجوزا — (۶) ہنعہ ۳۶۔۸۔۱۷ تاجوزا

(۷) ذراعہ ۰۔۰۔۳۰ توجوزا — (۸) نثرہ ۲۶۔۵۱۔۱۲ تاسرطان

(۹) طرفہ ۵۱۔۴۴۔۲۵ تاسرطان — (۱۰) جبہہ ۱۸۔۳۴۔۸ تااسد

(۱۱) زبرہ ۴۴۔۲۵۔۲۱ تااسد — (۱۲) صرفہ ۶۔۱۲۔۴ تاسنبلہ

(۱۳) عوا ۲۶۔۸۔۱۷ تاسنبلہ — (۱۴) سماک ۰۔۰۔۳۰ تاسنبلہ

(۱۵) غفرہ ۲۶۔۵۱۔۱۲ تامیزان — (۱۶) زبانہ ۵۲۔۴۲۔۲۵ تامیزان

(۱۷) اکلیل ۲۔۲۸۔۸ تاعقرب — (۱۸) قلب ۴۴۔۲۵۔۲۱ تاعقرب

(۱۹) شولہ ۱۰۔۲۷۔۴ تاقوس — (۲۰) نعائم ۳۶۔۸۔۲۷ تاقوس

(۲۱) ولد ۰۔۰۔۳۰ تاقوس — (۲۲) ذابح ۲۶۔۵۱۔۱۲ تاجدی

(۲۳) بلصہ ۵۲۔۴۲۔۲۵ تاجدی — (۲۴) سعود ۲۸۔۳۴۔۸ تادلو

(۲۵) اخبیہ ۲۴۔۲۵۔۲۱ تادلو(— (۲۶) مقدم ۱۰۔۱۷۔۴ تاحوت

(۲۷) مئوخر ۲۶۔۸۔۱۷ تاحوت — (۲۸) رشا ۰۔۰۔۳۰ تاحوت

۱۰ مہینوں دنوں ساعتوں کا۔ ناظرین حضرات کے لئے میں اب ایک سوال اٹھاتا ہوں غور فرمائیں مہینوں، دنوں اور ساعتوں کا یہ وہ حساب ہے جو عقلمند لوگوں نے

کواکب کا حساب لگایا اور خالق اکبر کے نظام کو سمجھنے کے لئے حسابات رکھنا شروع کیے، حالات کو جاننے کے لئے حسابات رکھے اور دنیا کی تاریخ شائع کی اور پراچین لوگوں نے تقاویم وضع کیں اور ہر دانا و بینا نے شمس وقمر کی گردشوں کا حساب لگانا شروع کیا۔

۱۔ کہ اس کی قدرت وحدانیت کے دلائل ثابت ہوں۔

۲۔ کہ ان میں غور کر کے نفع اٹھائیں۔

ہوسکتا ہے کہ قائرین حضرات مجھ سے متفق نہ ہوں اور مختلف سوالات قائم کریں لیکن تفسیر خزائن العرفان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ ذکر کردہ حسابات کو سمجھ کر ضروریات زندگی میں فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور قدرت کے قانون کو جان اور مان کر اس کی ذات پر کامل یقین اور آنے والی نسلوں کو بھی خدا کی وحدانیت پر یقین کامل ہو جائے تا کہ اس کی حکمت کاملہ کو سمجھ کر علم والوں میں شامل ہوسکیں، سچ فرمایا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ علم نجوم نفع بخش ہے کیوں کہ نہ جانے کتنے سائنسداں چاند و مریخ پر گئے اور جب وہاں خدائی نظام کو اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جب دائرۃ البروج میں کواکب کو متحرک پایا اور ان کے خواص و اثرات کو ملاحظہ کیا تو کہنے لگے کوئی رب العالمین تو ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے اور بے ساختہ پکار اٹھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

کیا اس آیت مقدسہ سے یہ صاف نہیں ہوتا کہ ہم سورج اور چاند اور تمام سیارگان کے علم کو سمجھ کر فائدہ حاصل کریں تا کہ قدرت کی وحدانیت پر انسان کو یقین ہو

اور علم والے اس سے نشانیاں حاصل کر کے قدرت کے نظام کو جانیں اور پورا پورا فائدہ حاصل کریں آگے بھی رب قدیر ارشاد فرماتا ہے۔

﴿ان فی اختلاف اللیل والنھار وما خلق اللہ فی السمٰوٰت والارض لایت لقوم یتّقون﴾ (سورہ یونس، آیت نمبر۔٦)

ترجمہ کنز الایمان:۔ بیشک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے۔

تو کیا اس آیت مقدسہ سے یہ صاف ظاہر نہیں رات اور دن کے تعلق سے خواص واثرات واضح ہیں اور آسمان وزمین کی وسعتوں میں احکام واوصاف وصفات بطور نشانیاں موجود ہیں تا کہ ہم ان نشانیوں کو سمجھ کر صحیح راہ پر چل سکیں اور ضروریات زندگی کی پیچیدگیوں اور پریشانیوں کو دور اور اس میں آسانیاں لائی جا سکیں اور مخلوق خدا کے لئے خدمت کا سبب بنیں۔

اجزام فلکی کی حرکات وسکنات ان کے باہمی تعلقات کے مطالعہ سے اس قابل ہو سکیں کہ قوانین قدرت کا مظاہرہ و اندازہ اور ان کے طریقۂ عمل کو دریافت کر سکیں اور نزول قدرت کے مظاہرے سے افادہ کر سکیں تا کہ ہماری زندگی میں مزید روحانی شعور بیدار ہو سکے۔ تمام مدارس اسلامیہ کے اساتذۂ کرام منطق وفلسفہ جیسے علوم بھی متعلمین حضرات کو سکھایا پڑھایا کرتے ہیں کس لئے؟؟؟

محمد شبیر قادری

واقعہ:۔ کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ایک علمائے دین کا مجمع لگا ہوا تھا اور اسی مجمع میں دیگر لوگوں کے علاوہ حضور صدر الافاضل محمد نعیم الدین صاحب بھی جلوہ گر تھے لوگوں نے دیکھا کہ اچانک حضرت کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کچھ اثرات خوش بختی کے نمودار ہوئے۔ یہ کیفیت دیکھ کر کسی نے دریافت کیا کہ حضور آپ کے چہرہ پر یہ اثرات کیسے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ہم نے منطق و فلسفہ اتنا زیادہ پڑھ لیا ہے کہ عنقریب ہم گمراہ ہو جاتے اگر ہم نے حضور اعلیٰ حضرت کا دور نہ پایا ہوتا تو بس ثابت ہوا کہ علم فلسفہ ایمان کے لئے کس قدر پر خطر اس کے باوجود بھی یہ پڑھایا جاتا ہے تا کہ ہم اس کے ذریعہ و روشنی میں ضروریاتی چیزیں نمایا کر سکیں اور لاشعوری زندگی میں شعور بیدار کر مزید نمائندگی ہو سکے اور صحیح راہ کو تاریکیوں میں ڈھونڈ سکیں۔ تو کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم اجزام فلکی کی حرکات و سکنات اور ان کے آپسی تعلقات کے دریافت سے تاریکیوں میں بہتر زندگی تلاش کر سکیں اور مستقبل کے لئے جو سہولتیں ہوتی ہیں وہ ہموار کر سکیں۔ جب فلسفہ جیسے علوم کسی مصلحت کے تحت صحیح ہو سکتے ہیں تو پھر علم نجوم سے گریز کیوں؟؟؟

جب کے رب قدیر نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر نظام کواکب کو بالتفصیل بیان فرمایا جتنا دھیان انسان کا اس طرف متوجہ کیا اتنا ہی حضرت انسان نے گریز کیا یہ کسی تعجب سے کم نہیں۔

محمد بشیر القادری

﴿وسخر لکم اللیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرٰت

بامرہ ؕ ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم یعقلون ﴿ (سورہ النحل، آیت نمبر۔۱۲)

ترجمہ کنزالایمان:۔اور اس نے تمہارے لیے مسخر کیئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس آیت کریمہ میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کو۔۱۸؎

کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ پاک نے رات اور دن اور شمس وقمر اور تمام کواکب کا علم انکو دیا جو عقلمند ہیں تا کہ اوصاف وصفات اور اثرات کے احکام سمجھ کر اپنی ضرویات زندگی میں مدد لیں۔

۱۸؎ حضور صدر الافاضل علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو ان چیزوں میں غور کر کے سمجھ کہ اللہ تعالیٰ فاعل مختار ہے اور علومات وسفلیات سب اس کے تحت قدرت و اختیار۔

واضح رہے اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں (۱) علومات سفلیہ (۲) علومات علوی

علومات سفلیہ اس کو کہا جاتا ہے کہ جن کواکب کو شمس کے گرد چکر لگانے میں ایک سال سے کم وقت لگتا ہو جیسا کہ قمر عطارد اور زہرہ کا ایک چکر شمس کے گرد لگانے میں ایک سال سے بھی کم وقت لگتا ہے کیوں کہ ان کا دور زمین کے اندر پایا جاتا ہے اسی وجہ سے ان کو کواکب سفلیہ کا نام دیا گیا۔

اور مریخ کا دور زمین کے دور سے باہر ہے جس کی وجہ سے بارہ مہینہ سے بھی زیادہ وقت اس کی گردش میں لگ جاتا ہے تمام سیارگان جو دور زمین سے باہر ہیں ان کو

علوی کا نام دیا جاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جن کواکب کا دائرہ چھوٹا ہوگا وہ جلد پورہ کرے گا اور جن کواکب کا دائرہ جتنا بڑا ہوگا وہ اتنا ہی وقت زیادہ لیگا۔

علم فلکیات کے دو نظریئے

(۱) علم ہیئت

ستاروں کی فلکی حرکات ان کے مقامات اور ان کے نشانوں وغیرہ کا حساب دریافت کرنا۔

(۲) علم نجوم

یہ وہ علم ہے کہ ارضی تغیرات اور اس کی حیات انسانی پر کواکب علوی اور کواکب سفلیہ کے اثرات کا معلوم کرنا۔

علم ہیئت کو دنیا تقریباً بلا اختلاف صحیح مانتی ہے خاص کر جس کی یہ وجہ مانی جاتی ہے کہ احکام بذریعہ آلات و مشاہدات ثبوت کے طور پر دکھائے جا سکتے ہیں۔ اور دوسرا علم نجوم پر ضعف اعتماد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشاہدہ و نتائج جلد اور اعلان کے طور پر دکھائے نہیں جا سکتے وہ اس لئے کہ نجوم کا تعلق جسم لطیف سے ہے۔

امور غیب اور نجوم سے معلومات اور اطلاعات دریافت کی جاتی ہیں اس لئے کہ اندیشہ تھا کہ کہیں امور غیبیہ اطلاعات کے تاثرات سے عالم اسلام میں خلل پڑنے کا اور زمانہ یہ نہ سمجھ لے کہ رات اور دن کا بننا، فصلوں کا ہونا، پیداوار لانا اور امراض وشفاء

وغیرہ یہ سب کواکب کے ذریعہ حرکات کے خواص واثرات کا نتیجہ ہے اور ذکر کردہ عقیدہ سے تمدن اور عقائد اسلام میں اختلال کا خوف تھا بایں وجہ پاسبان اسلام نے علم نجوم کی حقانیت میں دلچسپی نہ لی انہوں نے ہم کو بتایا کہ کرنے والی ذات صرف اللہ ہی کی ہے ۔صرف خالق اکبر کی ہے لا زوال اور عظیم قوت ہے اور مؤثر بالذات صرف خالق کائنات ہی کی ذات ہے اور یہ افلاک ہفتم اور تمام کواکب وعلومات وسفلیات کا فاعل مختار خدا ہی ہے اور سب اس کے تحت قدرت واختیار ہے۔

اور باقی ایام وافلاک اور بروج وکواکب وخواص واثرات کے یہ وہ تأثرات ہیں جو کہ اطبا حضرات کسی کی بھی نبض ہاتھ میں لے کر نبض شناسی کی طغیانی میں ڈوب کر دلائل امراض کھوج لیتے ہیں اور امراض کے مطابق مختلف ادویہ لاگو کر دیتے ہیں اور آئندہ کے لئے بھی تنبیہ کر دیتے ہیں کہ فلاں چیز کا استعمال منع ہے اور فلاں چیز مستعمل کرنے سے تمہارے جسم وجاں میں نئی تازگی آجائے گی اب اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ڈاکٹر یا طبیب پیشینگوئی کر رہا ہے بلکہ طبیب نبض شناسی کے دلائل کو اپنے علم اور تجربہ سے کھوج رہا ہے ٹھیک اسی طرح کواکب کے خواص واثرات کو بطور دلائل اس وقت مانا اور فائدہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن پراچین کے لوگ خدا شناسی کے پختہ نظریات نہ ہونے کی وجہ سے خدا کو علیحدہ رکھ دیتے تھے اور انکے عقائد میں یہ شامل رہا کہ یہ سب کواکب کے فعل کا ہی نتیجہ ہے۔

مگر اب علم سائنس کا زمانہ ہے انسان خدا کی بنائی ہوئی کائنات میں مختلف

معلومات وتحقیقات کررہا ہے حیران کن حقائق و دقائق اس کے سامنے روشن ہوتے جا رہے ہیں۔اس لئے وہ عقائد باطلہ کو اپنا نہیں سکتا اپنے صحیح اور پختہ عقائد رکھنے والوں کے لئے قرآن مجید اور بھی صاف کردیتا ہے۔

﴿اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق اللہ من شیء وان عسیٰ ان یکون قداقترب اجلھم ﴾(سورہ اعراف آیت نمبر ۱۸۵)

ترجمہ کنزالایمان:۔کیا انہوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو ہر چیز اللہ نے بنائی ۳۶۰ اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آ گیا ہو۔۳۶۱

۳۶۰ مفسر قرآن فرماتے ہیں ان سب میں اسکی وحدانیت اور کمال حکمت وقدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کیلئے جہنمی ہوجائیں اسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچ سمجھے دلائل پر نظر کرے۔

غرض کہ حضرت انسان کو چاہیے کہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر اور ارض وسما اور دیگر مخلوق پر بھی غور کرتا رہے اور جب انسان کی موت آتی ہے تو سب کچھ چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ کسی زمانہ میں آئنسٹائن جو اپنے وقت کا بہت بڑا مفکر تھا جرمنی سے ارض وسما پر غور کرنے کے بعد بول پڑا کہ جو انسان کائنات کے صفات کو جاننے کے لئے نہیں رکتا اور اسی پر خوف اور تقوٰی کی کیفیت ظاہر نہیں ہوتی وہ موت کے پنجے میں آ پھنسا ہے اس کی آنکھیں دیکھنے کے قابل نہیں ہوتیں۔

﴿دائرۃ البروج﴾

ایک مغربی سائنسداں کا ماننا ہے کہ زمین کائنات میں ایک بہت چھوٹا سا مثل

دھبہ ہے اور اگر کسی زمانہ میں زمین اور اسکی کل اشیا معدوم ہو جاتیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ایک چراغ ٹمٹما کر بجھ گیا ہے۔

نظام شمسی میں ایک جانب پلوٹو ہے اور دوسری سمت عطارد ۔سائنسداں حضرات یہ دریافت نہ کر سکے کہ پلوٹو کے بعد کیا ہے اور جسکی مکمل وجہ بھی ہے کہ ایسا ٹیلسکوپ نہ بنایا جا سکا جو پلوٹو کے آگے دیکھنے کی قوت رکھتا ہو اور یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ نظام شمس کے گرد ایک خلا ہے اور اسی میں ٹوٹنے والے اور دمدار تارے واقع ہیں اور خلا کے بعد ہی وہ دائرۃ البروج ہے جس کو مذہبی نقطۂ نظر سے عرش یا کرسی یا فلک کا نام دیا جاتا ہے ابھی کچھ وقت پہلے کی بات ہے کہ خلا میں جو سب سے نزدیک ستارہ ہے اسکے تعلق سے سائنسدانوں نے انکشاف کیا تھا کہ شمس سے اس ستارہ کا فاصلہ ۲۷۵۰۰۰ گنا زیادہ ہے جن ستاروں کی تعداد زیادہ ہے ان کا شمار انسان کے بس میں نہیں۔

ذکر کردہ ستاروں کی روشنی ۱۸۶۰۰۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور ہم تک پہنچنے میں اسکو سو برس کا عرصہ لگ جاتا ہے گویا کوئی ستارہ معدوم ہو جائے تو سو برس کے بعد ہی وہ طلوع ہوگا۔

قطب تارا

قطب کے گرد ایک تارا گردش کرتا ہوا ایک دائرہ قائم کرتا ہے اور مقام قطب سے وہ تارا سوا دو درجہ کے فاصلہ پر وہ اپنی جگہ دیکھا جا سکتا ہے اور قطب کی حرکت

کے باعث شمس کی ایک حرکت پیچھے کی طرف واقع ہوتی ہے یہ شکل ایک لٹو کے مانند بتائی جاتی ہے یہاں تک کہ برق رفتار کے ساتھ وہ اپنے محور کے گرد گردش کرتا ہے اس لٹو کا خط محوری خود بھی ایک خاص رفتار سے گھومتا ہے اور وہ اس طرح ۲۵۸۶ سال میں قطب کا ایک سفر طے کرتا ہے۔ پراچین کے لوگوں کا ماننا تھا کہ جب شمس کبری میں ہو تو اسکا عروج پوشیدہ ہے یہ ان کے نظریہ کے مطابق قطب اپنی خاص حرکت کی وجہ سے تارے سے رفتہ رفتہ دور ہوتا جارہا ہے جسکو منجم و جفار قطب کے نام مرکز کے نام سے جانا کرتے ہیں ان کے خیال کے مطابق کہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ مقام قطب اپنے مرکز قطب سے کسی قدر دور ہو جائیگا تب جا کر ہیئت داں حضرات جو کام موجودہ دور میں قطب کے تارے سے لیتے ہیں بعینہ اس تارے سے کام لیں گے جو قطب کے مرکز کے قریب تر ہوگا۔ نیرین کواکب اور بقیہ تمام سیارگان اپنی اپنی مخصوص مدت کے بعد اپنی جگہ پر آجاتے ہیں مثلاً اگر کوئی ستارہ اپنے مخصوص وقت جس گھر کے جتنے درجہ و دقیقہ پر ہوگا دوبارہ اسی مخصوص وقت پر اسی گھر کے اتنے ہی درجہ اور دقیقہ دور ہوگا۔

شمس اپنا چکر ۳۶۵ دن چھ گھنٹے نو منٹ ۱۱۹ اشاریہ ۷ سیکنڈ میں پورا کرتا ہے صرف ۱۲ یا ۱۳ اپل کا فرق رہ جاتا ہے لیکن ۳۶۰۰ سال میں یہ فرق بھی ختم ہو جاتا ہے چاند کے تعلق سے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے مقام مقررہ پر پہنچنے میں ایک لاکھ ۸۰ ہزار سال کا وقت لگاتا ہے اور عطارد کے متعلق منجم و جفار کا ماننا ہے کہ بیس ہزار سال کا وقت گزار کر اپنے پہلے والے مقام پر آجاتا ہے جب کہ مریخ دولاکھ ستر ہزار سال بعد اپنے پرانے

مکان پر آتا ہے، اور جب کہ مشتری کو پرانے مکان پر آنے میں ایک لاکھ بیس ہزار برس کا وقت لگتا ہے۔ زہرہ جو ساٹھ ہزار سال بعد، زحل چار لاکھ بتیس ہزار سال بعد اور جبکہ عقد تین قمر ایک سو اسی ہزار کے بعد پھر اسی پرانے مقام پر آجاتا ہے تمام سیارگان اپنی رفتار سے مختلف وقتوں میں اپنے مقام پر آجاتے ہیں یعنی جہاں سے وہ چلے تھے، یاد رہے کہ شمس سال کے حساب سے بعض منجم و جفار دنیا کی کل عمر چار ارب اور ۳۲ کروڑ سال کی تسلیم کرتے ہیں بعد ازاں اسکی کل عمر کے سات دور بتائے گئے جبکہ دنیا کی عمر کے چھ دور ختم ہو چکے اور اب موجودہ دور آخری ہے اسی لئے مذہبی نقطہ نظر سے کہا جاتا ہے کہ قیامت نزدیک ہے۔

برو ج میں کواکب کا داخلہ

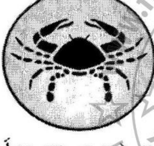

جوزا (۲۲رمئی تا۲۱رجون)


ثور (۲۱راپریل تا۲۱رمئی)


حمل (۲۱رمارچ تا۲۰راپریل)


سنبلہ (۲۴راگست تا۲۳رستمبر)


اسد (۲۳رجولائی تا۲۳راگست)


سرطان (۲۲رجون تا۲۲رجولائی)


قوس (۲۳رنومبر تا۲۲ردسمبر)


عقرب (۲۴راکتوبر تا۲۲رنومبر)


میزان (۲۴رستمبر تا۲۳راکتوبر)


حوت (۱۹رفروری تا۲۰رمارچ)


دلو (۲۱رجنوری تا۱۸رفروری)


جدی (۲۳ردسمبر تا۲۰رجنوری)

﴿تبٰرک الذی جعل فی السماء بروجا وجعل فیها سراجا و قمرا منیراً وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفة لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا﴾ (سورہ۔فرقان،آیت نمبر ۶۱)

ترجمہ کنز الایمان ۔۔بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے ۱۲؎ اوران میں چراغ رکھا ۱۳؎ اور چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ۱۴؎ اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے۔

۱۲؎ پر صدر الافاضل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے۔

(۱)حمل (۲)ثور (۳)جوزا (۴)سرطان (۵)اسد (۶)سنبلہ (۷)میزان (۸)عقرب (۹)قوس (۱۰)جدی (۱۱)دلو (۱۲)حوت

۱۴؎ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اسکا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضا ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کی دلیل ہے۔

ناظرین کی خدمت میں ایک سوال اٹھاتا ہوں کیا مذکورہ آیت اور تفسیر سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ ہم علم ہیئت سے اجزام فلکی کی حرکات اور ان کے مقامات وغیرہ کے

حسابات کو میزان عمل میں لائیں اور علم نجوم یعنی زمین کے تغیرات اور اسکی مخلوق خصوصاً انسانی زندگی پر انکی حرکات کے اثرات کو معلومات میں لاکر خدا کی عظمت کا اعلان ببانگ دہل کریں۔کیا آیت مقدسہ سے یہ صاف نہیں ہوتا کہ علوم کواکب کو حاصل کریں تاکہ خدائی نظام جان سکیں اور قدرت کے لئے شکر کے سجدے کرسکیں،افسوس ہوتا ہے ان پر جو حضرات علم نجوم اور علم ہیئت سے باز رہنے کا حکم دیتے ہیں۔لیکن اسکا یہ مطلب بھی نہیں ہوسکتا کہ ہم کواکب کو مؤثر بالذات مان بیٹھیں،ہرگز نہیں بلکہ ہونا یہ چاہیئے کہ مؤثر بالذات نہ مان کر صرف اور صرف دلائل مان کر اور اپنے علم و تجربہ سے افلاسی زندگی میں اور خدمت خلق کے لئے امراض کہنہ کو افادہ دے سکیں ٹھیک اس طرح کہ ایک طبیب نبض کی حرکت سے اور اپنے علم و تجربات سے امراض کی نشان دھی کرتا ہے تو پھر اس میں بھلا کیا برائی ہے۔

یاد رہے کہ منطقہ البروج وہ ہے جس میں تمام ہی نظام شمسی واقع ہے اور اسی کو دائرۃ البروج یا عرش یا ذات البروج یا فلک اطلس کہا جاتا ہے اور یہ ہی کائنات کا آخری حصہ سمجھا جاتا ہے اور ایک مقام پر رب قدیر ارشاد فرماتا ہے کہ سورہ بروج آیت نمبر۔۱

والسماء ذات البروج (ترجمہ کنزالایمان)

قسم آسمان کی جس میں برج ہیں۔۳

۲ حضرت صدرالافاضل امام سید محمد نعیم الدین مراد آبادی تحریر فرماتے ہیں کہ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائب حکمت الٰہی نمودار ہیں آفتاب و مہتاب اور

کواکب کی سیران میں معین اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔

ہمیشہ ہی لوگ قرآن کی قسم کھاتے ہیں اساتذہ اور پیرومرشد کی ہی کیوں کھائی جاتی ہے وہ اسلیئے کہ لوگوں میں انکی عظمت ومرتبہ بہت ہی بلند ہوتا ہے اور اگر جن چیزوں کی خدانے قسم کھائی ہو وہ یقیناً عجائبات حکمت الٰہی کی طرف اور آفتاب ومہتاب اور تمام کواکب کے پوشیدہ راز اور مخفی امورات کی طرف اشارہ ہے۔

نقشہ بروج ماہیت وعناصر

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
مریخ	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	عطارد	زہرہ	مریخ	مشتری	زحل	زحل	مشتری
منگل	جمعہ	بدھ	پیر	اتوار	بدھ	جمعہ	منگل	جمعرات	ہفتہ	ہفتہ	جمعرات
آتشی	خاکی	بادی	آبی	آتشی	خاکی	بادی	آبی	آتشی	خاکی	بادی	آبی
منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذو جسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین
مثبت	منفی	مثبت	منفی	مثبت	منفی	مثبت	منفی	مثبت	منفی	مثبت	منفی

باب دوم

درجات کی بروج پر تقسیمات

بارہ برجوں کے کل ۳۶۰ درجات ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے صرف ۳۰ درجے ہوتے ہیں یاد رہے کہ آسمان پر کوئی بچھو یا بیل یا کوئی شیر نہیں بلکہ یہ آسمان کے ان حصوں میں ثابت ستاروں کے وہ جھنڈ ہیں جو کروڑوں سیارگان کے مجامع ہیں وہ جس دائرہ میں حرکت کرتے ہیں وہ ان ہی بارہ بروج کے تحت واقع ہے ان کی بارہ اشکال کے علامتی نشان ذکر کردہ شکلوں کے مشابہ

ہیں ان بارہ حصوں پر ۳۶۰ درجات کو تقسیم کیا گیا اور ہر ایک حصہ کا نام برج رکھا گیا اب ایک برج ۳۰ درجہ کا ہوا اور ایک درجہ کو ۶۰ پر تقسیم کیا جسکو ہم دقیقہ کے نام سے پہچانا کرتے ہیں بعد ازاں ہر ایک دقیقہ ۶۰ پر تقسیم کیا گیا جسکو ثانیہ کا نام دیا گیا۔

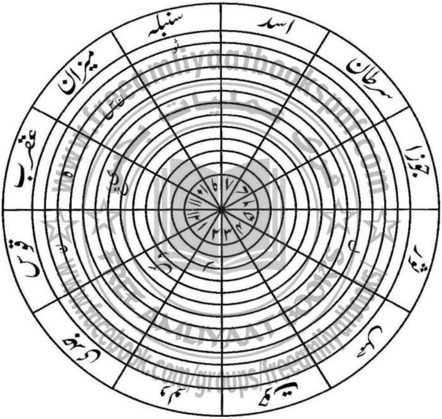
کواکب کا بروج کے اندر آنے کا مطلب

آسمان میں جو وسیع حلقہ ہے تمام کواکب اسی حلقہ میں حرکت کرتے ہیں جب کوئی کوکب کسی حلقہ کے حدود میں آتا ہے تب بولا جاتا ہے کہ فلاں کوکب فلاں برج میں ہے اسلئے کہ برج تیس درجہ کا ہوتا ہے۔ جب یہ کوکب کسی درجہ سے گزرتا ہے تب کہا جاتا ہے کہ فلاں کوکب اتنے درجہ پر ہے۔

جب کواکب بروج کی تاثیرات سے متاثر ہو کر شعاعوں کو زمین پر ڈالتے ہیں اور حرکت کے ساتھ وہ جب آگے کا سفر کرتے ہیں جیسے جیسے وہ آگے بڑھتے رہتے ہیں ویسا ہی ایک ایک نئی تاثیر کے ساتھ اپنی شعاعوں کو زمین پر ڈالتے ہیں اور پھر ایک یا دو کوکب حرکت کرتے ہوئے اس کے نیچے آجائیں تب بھی ان کی مختلف تاثیرات لیکر زمین پر اثر انداز ہوں گے۔ گویا کوکب کا حرکت کرتے ہوئے بروج کے درجات سے سفر کرنا اور مختلف کواکب کا مختلف فاصلہ پر ہونا ہی مختلف تاثیرات کو دعوت دیتا ہے۔

مندرجہ ذیل ایک نقشہ تحریر کیا گیا ہے جس میں تمام سیارگان کی پوزیشن دکھائی گئی ہے اس کو آپ زائچہ کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ پہلے گھیرے کو دیکھیں کہ شمس اور عطارد جدی کی تاثیرات سے متاثر ہو کر زمین کو تاثیر دے رہا ہے اور قمر برج دلو کی تاثیر کو ظاہر کرتا ہے اور برج ثور میں زحل حرکت کرتے ہوئے اپنی تاثیرات کو ظاہر کرتا ہے۔ برج سنبلہ میں پلوٹو اپنی تاثیر کو ظاہر کر رہا ہے اور یورنس میزان کی تاثیرات لیکر زمین پر اثر انداز ہوتا ہے اور مشتری، مریخ اور زہرہ اپنی مختلف

تاثیرات کے ساتھ عقرب کی تاثیر لئے ہوئے اپنی چار تاثیروں کے ساتھ اپنی شعاؤں کو زمین پر بکھیر رہے ہیں اورنپ چون بھی برج قوس کی تاثیر کو لیکر زمین کو متاثر کر رہا ہے۔یاد رہے کہ ہر ایک کوکب کی مختلف تاثیرات کو پڑھنا اور زندگی کے اہم امورات کا سمجھنا یہ سب علم کواکب کے ہی ماتحت ہے، ذیل کے زائچہ میں کواکب کی پوزیشن جو دکھائی گئی ہے وہ ۱۹۷۱/۱/۱ کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔



بارہ بروج کو اگر بلا تقسیم کے انکا ایک ہی حصہ رہنے دیں تو یہ ظاہر کریگا کائنات کے بلا تمیز لا ابتدائی دور کو اور اگر اس ذکر کردہ حصہ کو دو جگہ تقسیم کریں تب اس سے قدرت کی دو حالتیں نکلتی ہیں جیسا کہ مذکر و مؤنث یا مثبت و منفی یا رات و دن یا حرکت و سکون اور یا بادی و آتشی اور خاکی و آبی عناصر کو ظاہر کریگا۔اسی طرح دائرۃ البروج دو جگہ تقسیم کرنے کے بعد اب ایک حصہ روشن کریگا اور دوسرا تاریک حصہ ہوگا۔یعنی پہلا حصہ برج حمل سے برج سنبلہ تک معین ہوگا اور یہ حصہ آتشی و

بادی کی حالتوں کو ظاہر کریگا جسکو اصطلاح نجوم میں مثبت کا نام دیا جاتا ہے۔ جو کہ ایک زندگی اور روح کی دلیل بھی مانی جاتی ہے اور سورج کو ظاہری نشان قرار دیا گیا اور یہ دنیا کا روشن حصہ کہلایا جائیگا اور دوسرا حصہ وہ ہوگا جو آبی اور خاکی ہے جسکو بعض ماہرین نجوم منفی کا نام دیتے ہیں یہ وہ پہلو ہے جو مادہ کو ظاہر کریگا اس کا نشان ظاہری قمر ہوگا جب کہ حصہ دوم اندھیرے میں ڈوبا ہوگا ذیل کے نقشہ کو ملاحظہ کریں۔



نقشہ میں ایک وہ حصہ دکھایا گیا ہے جو کہ روشن رہتا ہے اور جسکا ظاہری نشان شمس ہے اور دنیا کا روشن حصہ ہے اور دوسرے حصہ کو تاریک دکھایا گیا ہے جسکا ظاہری نشان قمر ہے یہ دونوں حالتیں مثبت اور منفی قوتوں کو ظاہر کرتی ہیں یاد رہے کہ مثبت سے مراد تاریک حصہ۔ یہاں پر وہ ہے جو دنیا کا روشن حصہ ہے دوسرا تاریک والا حصہ منفی ہوگا جو کہ مادہ کو ظاہر کرتا ہے آسمانی دائرہ کے تین استواء حصے متعین کریں تو یہ تین صفات کو ظاہر کریگا جنکو اصطلاح نجوم میں کہا جاتا ہے کہ منقلب ،ثابت، ذوجسدین یہ ظاہر کریں گے۔ ساکن اور متحرک قوتوں کو جو یقیناً ہر شئی میں جاتے ہیں۔

دائرہ۔ مرکز، گھر، قطر

جگہ۔ طول، عرض، گہرائی

ہستی۔ پیدائش، قیام، موت

زمانہ۔ ماضی، حال، مستقبل

اب ہم بروج کو چار برابر حصوں میں تقسیم کرتے ہیں تو یہ جسمانی مادہ اصول چہارم کو ظاہر کریگا جو کہ یہ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔عناصر۔(۱) آگ (۲) ہوا (۳) پانی (۴) مٹی۔
پتہ چلتا ہے کہ تقسیم دو، تقسیم تین اور تقسیم چہارم میں سمت۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب۔
خالق اکبر کے بانٹے ہوئے وہ شکلی حالتوں کا اظہار ہے جو کہ ذکر کردہ حصوں کے اصول پائے جاتے ہیں۔گویا تقسیمات بروج تین طرح سے کی جاتی ہے(۱) تقسیم اول مثبت اور منفی بروج، مثبت بروج (۲) فاعل اور صاحب ارادہ ہیں (۳) منفی بروج مفعول اور مجہول ہیں۔

﴿سبق﴾

بروج کو بلحاظ خاصیتوں کے تین قسموں پر منقسم کیا گیا ہے (۱) بلحاظ عنصر (۲) بلحاظ ماہیئت (۳) بلحاظ جنس

منقسم عناصر۔آتشی، خاکی، بادی اور آبی

اب عناصر کو بھی چار حصوں میں تقسیم کیا گیا جو یہ ہیں۔

(۱) آتشی	(۲) خاکی
حمل، اسد، قوس	ثور، سنبلہ، جدی
(۳) بادی	(۴) آبی
جوزا، میزان، دلو	سرطان، عقرب، حوت

[۱] آتشی بروج۔اولوالعزمی اور ہر دعویٰ پر کمر بستہ رہنے والے اور نہایت ہی ہمت والے ہوتے ہیں روحانیت سے وابستہ اور قوت انفرادی کے ساتھ حرکت اور عمل پر ابھارنے والے ہوتے ہیں کیوں کہ حمل منقلب ہے اور اس کی قوت کے ساتھ دوسری قوت اسد کی ہے یہ ثابت برج ہے اور تیسری قوت قوس والوں کی ہے یہ ذوجسدین ہے۔ معلوم ہوا کہ بلحاظ ماہیت

کے اپنی اپنی مختلف خواص کا ظہور ہے اور آتشی بروج متعلق ہیں خون وغیرہ امراض سے۔

[۲] خاکی بروج۔ یہ امورات مادی سے تعلق رکھنے والے اور طبعی اور جسمانی طور پر باعمل اور پابند اصول کے ماہر گنے جاتے ہیں اور اس میں اول درجہ برج جدی کو دیا جائے گا کیوں کہ یہ منقلب ہے اور درجہ دوم برج ثور کو کیوں کہ یہ برج ثابت میں شمار کیا جاتا ہے اور پھر درجہ سوم سنبلہ کو مانا جائیگا کیوں کہ یہ ذوجسدین ہے۔ امراض میں خاکی بروج کا تعلق امراض کہنہ سے ہوتا ہے۔

[۳] بادی بروج۔ ذہنی امورات سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ دل و دماغ سے متعلق بھی مانے جاتے ہیں اور یہ پیدائشی طالع سے تعلقات اور رشتہ داریوں وغیرہ کا اظہار کرتے ہیں ان میں قوت کے لحاظ سے پہلا درجہ میزان کو دیا جاتا ہے جس کی وجہ ماہیت منقلب مانی جاتی ہے اور جس کا تعلق شریک حیات سے ہے دوم درجہ برج دلو کو دیا جائیگا یہ ثابت بروج میں شمار کیا جاتا ہے جس کی حکمرانی عتیق حضرات سے ہوتی ہے بعد ازاں تیسرا درجہ جوزا کا آتا ہے جس کا سبب ذوجسدین ہے یہ بہن بھائیوں پر حکمراں ہے اور بادی بروج کا تعلق دل اور پھیپھڑوں کے امراض سے ہے۔

[۴] آبی بروج۔ وجدانی کیفیت کا اظہار کرتا ہے جذباتی امورات اور احساسات رکھنے والے جو کہ انسانوں کی ذات کے لئے سمجھے جاتے ہیں جیسے طبعی روح، مذہب اور صحت وغیرہ وغیرہ اور سب سے زیادہ اہمیت برج سرطان کے حصہ میں آتی ہے جس کی وجہ منقلب ہے پھر عقرب کیوں کہ یہ ثابت ہے اور درجہ سوم کی اہمیت برج حوت کو دی جاتی ہے یہ ذوجسدین ہے اور آبی بروج کا تعلق زکام اوار پیشاب کے امراض وغیرہ سے ہے۔

محمد شبیر قادری

سبق

ایک برج سے جسکا فاصلہ ۱۲۰ درجہ کا ہوگا وہ برج پہلے والے برج کے عنصر کا ہوگا۔

ناظرین حضرات کو سہل انداز میں سمجھاتا ہوں کہ اگر ہم برج حمل سے گنتی شروع کریں تو برج اسد کا فاصلہ ۱۲۰ مانا جاتا ہے، ادھر برج حمل ایک آتشی برج اور ادھر برج اسد بھی آتشی مقام کہلایا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح جیسے پراچین کے لوگ آتشی کو گرم برج یعنی حرارت اور خاکی کو خشک پیوست بادی کو سرد برودت اور آبی کو سرد رطوبت مانا کرتے تھے۔ مطلب یہ کہ ہر پانچواں برج پہلے برج کے عنصر کا ہوتا ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے واضح ہے۔



سبق

یاد رہے کہ مرکز میں جو ماہیات بروج کی دی گئی ہیں انکو بھی ذہن نشین کرلیں کہ ماہیت کو تین پر منقسم کیا جاتا ہے۔ منقلب، ثابت اور ذوجسدین اس لئے بارہ بروج کو تین پر تقسیم کیا تو چار چار بروج حصہ میں آئے ذکر کردہ نقشہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر چوتھا برج اسی ماہیت کے ساتھ

ہوگا جو پہلا تھا یعنی اگر ہم برج حمل کو دیکھیں تو سرطان چوتھا برج ہے جو کہ منقلب ہے اور سرطان سے گنا گیا تو چار برج بعد میزان ہے یہ بھی منقلب ہے، علیٰ ھٰذا القیاس۔

مزاج اور طبع میں کیا فرق ہے؟

(مزاج)	(طبع)
آتشی بروج کا مزاج گرم خشک	طبع آتشی اور صفراوی ہوتی ہے
خاکی بروج سرد خشک	طبع خاکی اور سوداوی ہوتی ہے
بادی بروج کا مزاج گرم تر	طبع بادی اور دموی مانی جاتی ہے
آبی بروج کا مزاج سرد تر	اور یہ آبی اور بلغمی ہوتی ہے

سبق

کائنات کا منقسم ہونا ان ماہیت ثلاثہ سے ہے اگر ہم اور زیادہ تفصیل میں جائیں تو ان کے مفرد اجزاء بسیط کی طرف پھر جائیں گے۔ انسان کی نقل وحرکت، انسان کی غذا، انسان کا جسم یہ ان ہی عناصر کا عمل شمار کی گئی ہیں۔

منقلب بروج

جس کے پیدائش زائچہ یا شمسی طالع میں منقلب برج ہو تو اگر وہ برج حالت ضعیف میں ہے تو واقعات کمزور حالت میں لائیگا اور اگر یہ برج طاقتور اور حساس ہوگا، تو معزز اور سرکردہ طریقہ پر حالات کو ظاہر کریگا یہ چار ہیں (۱) حمل (۲) سرطان (۳) میزان (۴) جدی

منقلب بروج:۔ یہ نجوم میں تخلیقی قوت رکھتے ہیں، خواہش، جگہ اور اقتدار کے لحاظ سے بہت باقوت ہوتے ہیں اور متحرک رہنا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے۔

ثابت بروج

ثابت بروج:۔ یہ اگر کسی کے طالع میں واقع ہو تو یہ لوگ ایک جگہ جم کر کام کرنا پسند کرتے ہیں، نقل وحرکت میں رہنا ان کی فطرت میں نہیں ہوتا ہے محتاط رویہ کا اظہار کرتے ہیں مختارانہ جذبہ اور ثابت قدمی اور استقلال پیدا کرتا ہے، مضبوط ارادہ اور ضدی اس لئے ہوتے ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ صحیح طریقہ پر کیسے محتاط طریقہ اختیار کیا جاتا ہے، وہ تمام ہی اس پر منحصر ہیں کہ بروج ثابت طالع میں کتنا طاقتور ہے یا پھر ضعیف۔ اور یہ بھی چار ہیں۔

(۱) اسد (۲) عقرب (۳) دلو (۴) ثور

بروج ذوجسدین:۔ اگر کسی شخص کے زائچہ میں واقعہ ہو تو یہ سیاست کے میدان کا ماہر بناتا ہے اور جم کر بیٹھ کر اپنے فعل کو انجام دے سکتے ہیں، باتدبیر اور ہر فن مولیٰ، تبدیل ہو جانے والے اور اگر زائچہ میں یہ نحس حالت میں ہو تو غیر معتمد، چال باز بناتا ہے اور یہ اس امر پر منحصر ہے کہ وہ شخص اپنے کواکب کی طاقتوں کو کیسے مستعمل رکھتا ہے۔

جنسی تقسیم

ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ خاصیتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام بروج کو تین حصوں میں بانٹا گیا، ایک عنصر اور دوسرا ماہیت اور تیسرا ذوجسدین۔ جن کا ذکر گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ اور اب ضرورت ہے ان کی جنسی تقسیم کے بیان کرنے کی یہ دو پر منقسم ہے۔

(۱) بروج طاق (۲) بروج جفت۔ اور بروج طاق یہ ہیں۔

(۱) حمل (۲) جوزا (۳) اسد (۴) میزان (۵) قوس (۶) دلو یہ کل چھ بروج ہیں اور ان کو مذکر نحس ہی مانا جاتا ہے، جن کو آپ لیلی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا بروج جفت میں بھی چھ طرح کے پائے جاتے ہیں جو یہ ہیں

(۱) ثور (۲) سرطان (۳) سنبلہ (۴) عقرب (۵) جدی (۶) حوت، ان کو آپ نہاری کے نام سے یاد کر سکتے ہیں جو کہ مؤنث سعد ہیں۔

ماہیت بروج کے باہمی تعلقات

سبق

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ہر چوتھا برج اسی ماہیت کا ہوتا ہے جو کہ پہلا تھا یعنی صحیح ۹۰ درجہ کا فاصلہ اور مقابلہ ۱۸۰ درجہ کا ہوتا ہے اور یہ سبھی ایک جیسا تعلق رکھتے ہیں، مگر عنصر کے لحاظ سے الگ ہوتے ہیں اور اسی بنا پر مختلف امر واقع ہوتے ہیں جیسے برج منقلب کو دیکھیں کہ حمل آتشی ہے، سرطان آبی، میزان بادی اور جدی خاکی جن کی ماہیت بالکل ایک ہے مگر عنصرا الگ ، معلوم ہوا کہ حرکت وعمل کے لحاظ سے ان کی فطرت ایک ہے مگر طبعاً مختلف ہیں۔

سبق

حمل آتشی اپنا کردار نمایاں کرے گا یعنی قوت روحانی کے ساتھ استقلال و جرات اپنی نقل وحرکت میں لائیگا، سرطان آبی اپنے اندر امورات جذباتی امور اور وجدانی کیفیت کی شکل میں عمل پزیر ہوگا۔ میزان بادی امورات دماغی اور ذہنی حالت کو واضح کرے گا اور جدی مادی وطبعی امورات اور جسمانی حالتوں کو میزان عمل میں لائے گا۔

گویا سب کا کردار الگ الگ ہوگا لیکن سبھی منقلب بھی ہیں جو لوگ منقلب سے متعلق

ہوتے ہیں وہ نقل وحرکت کو پسند کرنے والے ہوتے ہیں ان میں سے حمل والوں کونقصان نہ ہوگا جب کہ جدی کے متعلق لوگ ہوشیار پسند ہوں۔

ناظرین حضرات غور کریں کہ جوزا جوایک بادی اور ذوجسدین ہے حرکت کو پسند کرنا جم کر کسی امر کو سرانجام دیتے ہیں اور بادی برج ہونے کی وجہ سے یہ دماغی قوت لاتا ہے یعنی یہ اظہار جوزا کے ذریعہ ذوجسدین طریقہ سے میزان کے ذریعہ منقلب طبع سے اور دلو کے ثابت طبع سے ہوگا یہ اصول خاص اظہار کا طریقہ ہے کسی میں زیادہ کسی میں کم۔

کل بارہ بروج ہیں جو کہ انسانی زندگی کو بارہ اصولوں پر منقسم کرتے ہیں جن کا طریقہ کار اور طبع مختلف ہے یہاں یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ کسی بھی انسان میں ایک ہی برج کے خواص نہیں پائے جاتے بلکہ انسان الگ الگ بروج کے خواص واثرات کا مجسمہ ہے جب تک ان متعلقہ بارہ بروج کے خواص واثرات کا علم نہ ہو کسی آدمی کے کردار کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے اور انسان کے حالت وکردار کی جان کاری اس کے زائچہ میں جو خاص پوزیشن بروج وکواکب کی ہوتی ہے ان ہی کے نقل وحرکت میں مخفی ہوتی ہے۔

کواکب وبروج کے اثرات لے کر زمین کو متاثر کرتے ہیں جن کے ناہموار بارہ بنیادی راستہ ہیں جن کی طبع الگ الگ ہے۔جس طرح انسان کا ایک ستارہ ہوتا ہے ٹھیک ویسا ہی اس کا ایک برج بھی ہوتا ہے مطلب یہ کہ اگر کسی کے زائچہ میں سورج برج حمل میں ہو اور اس کا طالع برج اسد میں ہو اور قمر برج سنبلہ میں یہ تینوں ہی خاص اہمیت کا درجہ رکھتے ہیں،ان تینوں برجوں کے اثرات وخواص زندگی کے کردار کو ظاہر کرتے ہیں اور باقی بروج دوم درجہ پر زندگی کے کردار کو ظاہر کریں گے،یاد رہے کہ یہ ہی وہ بارہ بروج ہیں جو کہ ہماری زندگی کو متاثر کرتے رہتے ہیں اور ان کے کواکب بھی ضرور ہیں۔

محمد شبیر قادری

کواکب کے متعلق پراچین لوگوں کے خیالات

آج سے کئی ہزار سال قبل جو منجم و جفار ہوئے انہوں نے اپنی معلومات میں جدید ترین اضافوں کا انکشاف کیا کہ یوں تو کروڑوں ستارے ہیں لیکن ان کروڑوں ستاروں میں ۱۰۸ استارہ ایسے ہیں جنکو خاص اہمیت دی جاسکتی ہے انسانی زندگی کا خاص دارومداراور قسمت کا حال ان ہی ۱۰۸ استاروں پر ہے لیکن پراچین لوگ بروج کو بارہ ہی تسلیم کرتے تھے مگر ان کا خیال یہ تھا کہ ۱۰۸ ستارے بارہ بروج کے خواص واثرات کولیکر ہماری زمین پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اب یہاں سے ایک سوال نکلتا ہے کہ وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ آج سے کئی ہزار سال پہلے نہ سائنس تھی اور نہ ہی کوئی آلات وغیرہ؟

ٹھیک جس طرح دور حاضرہ میں پائی جانے والی سائنس کوتو ابھی پورے سو سال بھی نہ ہو پائے ہیں تو پھر کیسے پراچین لوگوں کو ۱۰۸ استاروں کا علم ہوا؟

جب کہ آج بھی لوگ پلوٹو کے آگے کا بھی نہ دیکھ پائے کیوں کہ اتنی قوت کا عظیم ٹیلیسکوب تیار نہ ہو پایا جو کہ پلوٹو کے آگے کا دیکھ سکے، موجودہ صدی میں بھی سائنس اور وگیان جو کہ چانداور مریخ پر جانے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جب اتنی قوت کا ٹیلیسکوب نہ تیار کر سکے جو پلوٹو کے آگے کا دیکھ سکے تو پھر پراچین لوگوں نے یہ کیسے دیکھ لیا کہ ۱۰۸ سیارگان ایسے ہیں جو کہ خاص اہمیت کے حامل ہیں لیکن راز وہی راز ہوتا ہے جس پر سائنس کی زبان مقفل ہو جائے لیکن ذکر کردہ تاروں کولیکر سائنس داں کھوج میں لگے تاکہ مطلوبہ راز سے پردہ اٹھا سکیں لیکن ناکام رہے تو کیا پراچین لوگوں نے ایسے ہموار راستہ متعین کر لئے تھے کہ ان کے راز راز ہی رہیں یا پھر ان کے پاس ایسا علم تھا کہ جس کے ضیاء وروشنی میں پیچیدہ معلومات کو بھی دریافت کرلیں جو موجودہ دور میں بھی ممکن نہیں۔ یا پھر پراچین لوگوں کے یہاں دوسری دنیا کے لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری

تھااور وہ جانکاریاں دیتے تھے جوکہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی ممکن نہیں یا پھر وہ غلط فہمی کے شکار تھے اس مسئلہ کولیکر ناچیز لاعلم ہے۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ موجودہ صدی میں جو بارہ برجوں کے صرف نو کواکب شمار ہوتے ہیں اگر ہم ۹ کو۱۲پر ضرب دیں تو ۱۲×۹=۱۰۸ ہی کیوں آتا ہے۔ ماہرین علم اعداد بھی اس کونہایت ہی مبارک اور معتبر اعداد مانتے ہیں کیوں کہ ۱۰۸ کا مفرد عدد ۹ ہی آتا ہے جوکھیل کے میدانوں اور گھوڑ سوار ریس یا دیگر سٹہ بازوں میں نہایت ہی مبارک نمبر سمجھا جاتا ہے یہاں تک کہ مختلف مذاہب میں بھی نونمبر کومعتبر ہی کیوں جانا گیا؟

اور ہندو دھرم کے عقیدہ کے مطابق ان کے دھرم میں کروڑوں دیوی اور دیوتا ہیں لیکن ان دیوتاوں میں جنکو خاص اہمیت دی جاتی ہے ان کی گنتی بھی ۱۰۸ ہے اور ویدویاس جی نے بھی ۱۸ پرآن میں منتروں کا جاپ ۱۰۸ مرتبہ ہی کیوں کیا؟

تو پھر کیا یہ سب اتفاقات کی مرہون منت ہے لیکن میرا یہ ماننا ہے کہ اس زمانہ میں ضرور کچھ نہ کچھ ایسا علم ان لوگوں کے پاس تھا جو آج بھی اس موجودہ دور میں حاصل نہیں۔

سبق

(خاصیت ماہیت)

(۱) برج حمل (۲) برج سرطان (۳) برج میزان (۴) برج جدی۔ یہ منقلب بروج کے وہ چار گھر ہیں۔ جہاں پر سورج کی سمتیں بدل جاتی ہیں۔ جسکو ہم (۱) مشرق (۲) مغرب (۳) شمال (۴) جنوب کہتے ہیں

منقلب بروج:۔ یہ سعی کار بناتے ہیں خواہش جگہ اور اقتدار کو انشراحی طور پر باقوت ہوتے ہیں۔

ثابت بروج:۔خودمختارانہ جذبہ کوابھانا استعمال اور ثابت قدمی اقتباس عمل کو لائیگا۔

ذوجسدین:۔زمانے کے ساتھ چلنے والے اور یہ منقلب اور ثابت بروج کے دونوں طرح کے خواص کواپنانے والے ہوتے ہیں۔

احکامات:۔ بروج منقلب سے نقل وحرکت کی تاثیرات اوراموارت نہایت ہی جلد طے شدہ ہوتے ہیں جبکہ بذریعہ ثابت بروج کے دہری کا سبب بنتا ہےاورذوجسدین بروج سے بروج منقلب اور بروج ثابت یعنی دونوں طرح کے خواص واثرات شمولیت اختیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

زائچہ میں ثابت بروج کی تاثیریں

یادرہے کہ وقتی زائچہ میں ماہیت بروج کا دھیان رکھنا اشدضروری ہوتا ہے کیوں کہ زائچہ میں جس سوال کا جواب آپکواقتباس کرنا ہے مثال کے طور پرآپ کسی کے پاس جائیں تو مطلوبہ شخص اپنے یہاں پرہی ملیگا اوراگرسوال چوری شدہ مال کے بارے میں ہے تو وہ چیزاپنی ہی جگہ پر ہے یعنی چوری نہیں ہوئی اوراگرسوال کسی مرض کے بارے میں ہے تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ مرض بھی باقی ہے اور مریض بھی حیات ہے،اوراگرسوال کسی سفر کے تعلق سے ہے تو ہم یہ جواب دینگے کہ ابھی وہ اپنے قیام پرہی ہے کیوں کہ ثابت بروج کی تاثیرات مسافرنہیں بناسکتیں۔

زائچہ میں منقلب بروج کی تاثیریں

کوئی کوکب زائچہ کے بروج منقلب میں جب نقل وحرکت کرتا ہے توذیل کے احکامات لگائے جاسکتے ہیں جیسے سوال چوری کا ہے کہ ہوئی ہے یانہیں تومنقلب کے منسوبات میں یہ جواب ہوگا کہ چوری ہوچکی ہے اوراگرسوال کسی کے ملنے کا ہے کہ وہ ہمیں ملیگا یانہیں تو جواب یہ ہوگا کہ

وہ شخص گھر سے لاپتہ ہے اگر سوال مرض کا ہے تو جواب یہ ہوگا کہ مرض دور ہو چکا یا مریض انتقال کر چکا ہے سوال سفر کے متعلق ہے تو جواب یہ ہے کہ وہ شخص سفر سے واپس آ چکا ہے اور اس وقت اپنے مسکن سے کہیں دور چلا گیا ہے۔

زائچہ میں ذوجسدین بروج کی تاثیرات

جب کوئی کوکب زائچہ میں ذوجسدین واقع ہو تو دوطرفہ احکامات صادر آتے ہیں جیسے اول درجہ بروج منقلب کے نتیجہ اخذ کئے جاتے ہیں اور دوم کے نتیجہ بروج ثابت کے نتیجہ اقتباس کئے جاتے ہیں یعنی کچھ نتیجہ منقلب کے لئے جاتے ہیں اور کچھ ثابت بروج کے۔



پہلا برج حمل :۔ یہ ایک آتشی مقام ہے اسی لئے منجمان روح کا درجہ دیتے ہیں اور ساتھ ہی انسانی زندگی سے متعلق بھی مانتے ہیں۔ برج حمل کے تعلق سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ انسان کی حالت ظاہری سے متعلق ہے۔

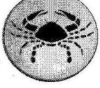


دوسرا برج ثور :۔ یہ ایک خاکی مقام کہا جاتا ہے اور اسی وجہ سے اسکو جسم کا نام بھی دیا جاتا ہے اپنے آپکو ظاہر کرنا اسکی فطرت میں شامل ہے اور یہ دولت وشہرت سے متعلق ہے ۔

محمد شبیر قادری



تیسرا برج جوزا:۔ اسکو بادی برج تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے حمل اور ثور کو دونوں برجوں کا یہ انضمام ہے جسکی ایک جوڑا کی شکل بنتی ہے جو کہ روح اور جسم کا اتصال ہے علم و عقل بھی اسی کے منسوبات میں ہیں۔



چوتھا برج سرطان:۔ علماء منجمان اسکو آبی مقام مانتے ہیں جو ذکر کردہ تین برجوں کی شمولیت کا اظہار کرتا ہے اور بایں وجہ چوتھے گھر کو آدمی کا گھر بھی بولا جاتا ہے ماں سے تعلق رکھتا ہے۔



پانچواں برج اسد:۔ یاد رہے کہ مندرجہ بالا چار برجوں کی حصہ داری اور باہمی اتصال سے جسم انسانی عقل، خرد اور تعلیم کو فروغ ملنے لگا اسی لئے کہ یہ آتشی برج ہے یعنی عناصر اربعہ کا دور دوبارہ شروع ہونے لگا تا کہ انسان فاعلی زندگی گزار کر ذہنی قوتوں کو سرانجام دے سکے اسی وجہ سے برج اسد کو منسوب کیا گیا تعلیمی ہنر وغیرہ سے۔



برج سنبلہ:۔ یہ چھٹا گھر ہے:۔ ایک خاکی مقام ہے جو اسے

پانچواں گھر سے تعلیم اور سیکھنے کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔انہی کی بدولت کام کرنے کے لئے وہ انسان کاوش اور جستجو میں کوشاں رہنے لگا۔ برج حمل روح کے ساتھ اور برج ثور جسم کے ساتھ جوڑا بن کر آگے بڑھے تاکہ دوسرے دور عناصر اربعہ میں وہ مختلف فنون سے اپنی قوت فاعلی کا مظاہرہ کرسکیں اور یہ سنبلہ کی قوت فاعلی ہے برج سنبلہ کنواری لڑکی کا نشان مانا جاتا ہے، گویا قدرت نے اب عورت کی تشکیل کر دی۔



برج میزان:۔ساتواں برج مانا جاتا ہے اور ایک بادی مقام بھی ہے جس طرح حمل اور ثور جوڑے کا اظہار ہے یعنی روح اور جسم کا اتصال قائم کرتا ہے بعینہ برج میزان بھی آدمی (اسد) اور عورت (سنبلہ) کے درمیان باہمی تعلقات قائم کرتا ہے یعنی روح اور مادہ کی شادی سے متعلق ہے۔جولوگ برج میزان میں پیدائش پاتے ہیں وہ ایک ساتھ رہتے ہیں اور وہ مشترکہ طور پر رہنا پسند کرتے ہیں۔مہربان اور انصاف والے ہوتے ہیں، اچھے اور برے میں تمیز پیدا کرتے ہیں، اس لیے کہ ان کا نشان میزان ہے یہ لوگ دو برج سنبلہ میں کر چکے ہوتے ہیں اسی سے افادہ چاہتے ہیں اور برج میزان سے متعلق لوگ خواہشمند ہوتے ہیں برج میزان کے تغیری نتائج متعلق ہیں شریک حیات اور شادی سے۔



برج عقرب:۔آٹھواں گھر ہے اور یہ دوسرا آبی برج ہے یہ جدید ترین اسکیم پیدا کرتا ہے ثابت برج ہونے کی وجہ سے اجتماعی قوتوں کے نتائج کو انشراحی عمل ظاہر

کرتا ہے اور وجدانی کیفیات کو پیدا کرتا ہے وہ جذباتی قوتیں جو میزان کے دور میں حاصل کیں فنا کو دعوت دیتی ہیں اس لیے کہ فنا بھی حیات ہی تو ہے واضح رہے کہ حادثات کے لئے اور وجدانی و جذبات حیوانی پر قابو کرنے کی ضرورت ہے اس لئے برج عقرب ثابت برج ہے۔

سبق

ناظرین حضرات پر یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اب تک آٹھ بروج مکمل بیان ہو چکے ہیں جو پہلے چار بروج بیان کئے گئے وہ چار بروج بنیادی تھے یعنی برج حمل سے برج سرطان تک بنیادی بروج شمار کئے جاتے ہیں اور دوسرے چار انفرادی بروج مانے جاتے ہیں یہ برج اسد سے برج عقرب تک شمار کئے جاتے ہیں یہ انفرادی کام کا اظہار کرتے ہیں اور آخری چار بروج اجتماعی طور پر شمار کئے جاتے ہیں۔



برج قوس:۔نواں برج تسلیم کیا جاتا ہے یہ ذوجسدین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک آتشی مقام ہے اسکی روح مختلف کردار ادا کرتی ہے۔روحانیت میں زیادہ دلچسپی لینے والے ہوتے ہیں اور اونچے پیمانہ پر عمل کرتے ہیں اس لیے کہ اس کا نشان آدھا آدمی کا ہے اور آدھا بدن گھوڑے کا ہے جو کہ تیز نظر کی دلیل ہے اور متعلق ہے فلسفہ اور مذہب سے یہ دونوں ہی روحانیت سے وابستہ ہیں۔

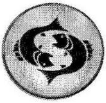


برج جدی:۔دسواں برج ہے یہ خاکی اور منقلب بھی ہے یہ مادہ کو

صحیح حرکت میں لانے اوراونچے پیمانہ پر نہایت ہی اچھی شکل وصورت برج قوس کے بلند درجات سے دی جاتی ہے اوراب آئینہ کی طرح صاف وشفاف یاقوت مادہ انسان کو ولادت کے لئے اکساتی ہے ۔کیوں کہ یہ سرطان کے سامنے ہے اور یہ متعلق ہے باپ سے، یہ تعلق رکھتا ہے اس آدمی سے جو باپ بننے کے لئے تیار ہے، گویا پیدائش نو کی وجہ بن گیا یعنی باپ صورت میں مادہ کا استعمال یہ ہی برج جدی کا کام ہے۔



برج دلو:۔ یہ گیارھواں برج ہے جو بادی برج ہے اور یہ تعلقات کا برج مانا جاتا ہے جو ارتکازی طور پر تعلقات لاتا ہے یا پھر بین الاقوامی تعلقات ،اور تقریبا تمام چیزوں کے مابین اپنی ایک پہچان چھوڑتا ہے لوگوں میں اتحاد اور آزادی کو پسند کرتا ہے جو برج دلو کے تحت پیدا ہوتے ہیں وہ سچائی کے متوالے اور آپ سی اتحاد کے شیدا ہوتے ہیں۔



برج حوت:۔ بارھواں برج ہے آبی اور ذوجسدین ہے ۔ایسے انسان ہمدردی کے شائق ہوتے ہیں جو لوگ برج حوت کے تحت پیدا ہوتے ہیں وہ خاموش بے حس وحرکت اور اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں اب یہ اپنی قربانی دینے کے لئے برج حمل کی طرف بڑھتا ہے کیوں کہ اس کا عنصر آتشی ہے گویا آگ اور پانی دونوں مشمولہء اتصال بنکر تجدید کا سبب بن گیا۔

محمد شبیر قادری

سبق

برج حمل سے سنبلہ تک یہ چھ بروج ایسے ہیں جونہایت ہی جاں فشانی سے کارکردگی اور خیالات وعادت واطوار اور برج میزان سے برج حوت تک یہ وہ بروج ہیں جوارتکازی طور پر بصورت انضمام تجربات حاصل کرتے ہیں۔

ناظرین کی خدمت میں واضح کردینا ضروری ہے کہ ابتدائی چھ بروج فاعلی کہلاتے ہیں اور آخر کے چھ بروج مفعولی۔ یہ وہ دونظریہ تھے جوفاعلی اور مفعولی طور پرتحریر کیئے گئے ہیں اور بارہ بروج آپس میں ایک دوسرے کی ضد بھی ہیں یعنی ہر برج دوسرے برج سے تعلق رکھتا ہے جیسے برج حمل اپنا گہرا تعلق برج میزان سے رکھتا ہے، ثورعقرب سے جوایک جسم اور پیدائش کا خاص طریقہ ہے اور برج جوزا کا تعلق علم وعقل سے ہے لیکن برج قوس اس کو مستعمل رکھتا ہے یہ روحانی قوت یعنی مذہبی توجہ دلاتا ہے، سرطان متعلق ہے وجدانی کیفیت سے لیکن اس کو پورا جدی کرتا ہے۔ برج اسد یہ ترقی دیتا ہے عقل اور ذہنی قوتوں کو جو پیدائش کے بعد انسان کے لیے اشد ضروری ہیں۔ لیکن اصل ترقی اور ارتکازی تعلقات کا اتحاد اور قوم کا حامی برج دلو بناتا ہے۔ اور جو حالتیں الگ الگ شکل لیکر برج سنبلہ میں پیدا ہوتی ہیں وہ برج حوت میں آکر تمام ہوجاتی ہیں۔

بروج کے منسوبات اعضاء

نمبر شمار	بروج	بیرونی حصہ	اندرونی حصہ	کام
۱	حمل	سر، چہرہ	دماغ	تصورات
۲	ثور	کان، گردن	گلا	زندہ رہنا
۳	جوزا	بازوں کے اوپر کا حصہ کندھے گردن کی ہڈی	پھیپھڑے	باہمی تعلقات
۴	سرطان	بازو کہنی تک، سینہ	چھاتی معدہ	جذب
۵	اسد	کلائی پشت کا اوپر کا حصہ	ریڑھ کی ہڈی، دل	تنہا اکائی
۶	سنبلہ	شکم، ہاتھ	انتڑیاں	شاخوں کی پیداوار اور باہمی تعلقات
۷	میزان	پشت کے نیچے کا حصہ	گردے	موافقت
۸	عقرب	اعضاء مخصوصہ، پیڑو	پیدائشی مقام	منزل
۹	قوس	کولہا، ران زانوں تک	معدہ	ضیق النفس
۱۰	جدی	زانو	ہڈیاں	پورا کرنا
۱۱	دلو	ٹانگوں کے نیچے کا حصہ	خون کا دوران	تقسیمات
۱۲	حوت	پاؤں	جگر شریانیں	پچانا، ہضم کرنا

اسکو یوں پڑھیں کہ پہلا گھر نسبت رکھتا ہے سر سے اور اس کا اندرونی حصہ دماغ ہے کہ جس کا کام یہ ہے کہ تدبیرات وغیرہ اور دوسرا گھر متعلق ہے دونوں کان اور گردن وغیرہ سے اور زندہ رہنا اسکا کام تیسرے گھر سے تعلق رکھتا ہے دونوں کندھوں سے پھیپھڑے اور باہمی تعلقات بھی اسی سے منسوب ہیں، علیٰ ھٰذا القیاس۔

مختلف کواکب اپنی تاثیرات کے ساتھ مختلف بروج کے منسوبات کے ساتھ انسانی جسم کے الگ الگ حصوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور جس وقت جسم کے کسی حصہ میں درد یا خرابی پائی جائیگی وہ حصہ کسی نہ کسی برج کے تحت ہوگا جسکی وجہ سے مرض تشخیص کر سکتے ہیں اگر اطباء حضرات کو علم نجوم سے واقفیت نہ ہوتو ایسے حضرات کی تشخیص غلط ثابت ہوسکتی ہے لہذا میرے نزدیک کواکب کا علم ان حضرات کے لئے بہت ضروری ہے جو کہ عاملین و اطباء کا درجہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ نجوم کی وابستگی سے آپکو ہزارہا پیچیدگیوں سے آزاد ہوکر سہولیات کے راستہ ہموار ہونے لگیں گے کسی بھی امراض تشخیص کی بنا پر ہزاروں امراض پر قابو پاسکنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

ساجد حسین رضوی

باب سوم

منسوبات



برج حمل :۔ باہمت اور سرگرم حالات پیدا کرنے والے ہوتے ہیں نہایت ہی چاک وچوبند اور چست چالاک دنیاوی امورات میں روحانی اور مادی طور پر رہنمائی کرتے ہیں اور مردانہ صفت لیکر اپنی جوانمردی اور بہادری کے ساتھ ہمہ وقت چیلنج قبول کرنے کو تیار رہتے ہیں علماء منجمان ان سبھی علامات کو مینڈھے سے تشبیہ دیتے ہیں حمل مثبت برج ہے طبع آتشی یہ لوگ بے صبر اور غصہ دار، تند تیز اور مہم پرست، آزادی کے شیدائی اور صاف گو، فہم و فراست تیز اور حاضر جواب، بحث کرنے کی مہارت، جلد مشتعل ہونے والے جنگجو، حملہ آور متکبر اور دھمکانے والے، اور یہ لوگ متعلقہ کاموں میں دل چسپی زیادہ لیتے ہیں جیسے سرجن سپاہی، انجینیر، پیشہ ور کھلاڑی وغیرہ۔

اور برج حمل متعلق ہے مندرجہ ذیل امراض سے اعصابی درد، سر درد، گرمی یا پھر لو کا لگنا، ورم، سوزش اور آتشی طبع ہونے کی وجہ سے حادثات پائے جانے اور جریان خون واقع ہونے کی قوی امید ہوتی ہے اس کی ماہیت منقلب ہے اور مثبت آتشی ہے یعنی ہوشیار اور جوانمردی کا برج ہے یاد رہے کہ شمس کو یہاں شرف ہوتا ہے اور زھرہ کو وبال ہوتا ہے۔

محمد شبیر قادری



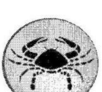
برج ثور:۔قیام پزیر پائیدار اور استقلال ، یہ بے حس و حرکت خاموش اور نیابت ہی سکون کے خیالات کو قبول کر لیتے ہیں مزاحمت کرنا، تحفظ، مستحکم اور علمی ہونے کی دلیل ہے برج ثور کو بیل سے مشابہت اس لئے دی جاتی ہے کہ جسمانی طور پر مستحکم و مضبوط ہوتا ہے جس کا ثبوت کافی مقدار میں بار لئے جانا اسکی فطرت کا سبب اور کسی قدر سرکشی بھی، تحمل و بردباری کو ظاہر کرنا برج ثور والے حضرات سے کمانے والے جفاکشی اور حاکمانہ جذبہ رکھتے ہیں، مضبوطی اور جسمانی طاقت کے لحاظ سے منجم و جفار ایک بیل سے تشبیہ دیتے ہیں ثور کے متعلق لوگ بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ثابت بروج میں شمار کیا جاتا ہے اور منفی یعنی مونث اور خاکی ہے ایسے لوگوں میں شفقت و محبت زیادہ پائی جاتی ہے بھروسہ کے لائق اور ثابت قدم ہوتے ہیں آرام طلب اور عیش و عشرت کے خواہاں ہوتے ہیں، اچھی ترتیب اور اونچے خیالات کے ماہر ہوتے ہیں، ذمہ داری والا کام انہی سے متعلق ہوتا ہے حلق کے امراض اور وزن بڑھنا رحم یا اعضائے مخصوصہ کی بیماریاں اور کان کے درد وغیرہ کا بھی برج ثور سے تعلق ہے، قمر کو یہاں پر شرف ہوتا ہے اور مریخ کو وبال شرف کی حالت طاقتور ہوتی ہے اور وبال ضعیف حالت کو بولا جاتا ہے۔



برج جوزا:۔ یہ ذہنی روحانی اور مادی معاملات پر حکمراں ہے عقل و دانش میں اپنی مثال آپ ہے یہ سرگرم حالات پیدا کرتا ہے۔فطری طور پر ملنسار اور ماحول کے مطابق ڈھل جانے والے ایسے لوگ کسی بھی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا انوکھا فن

کرتے ہیں یہ مذکر بادی ہے علامت برج جڑواں بچے کی ہے، اس لیے دو دماغ بھی ہونگے اور دو خیال بھی اور ایک ہی وقت میں دو کام کرنے کی صلاحیت رکھیں گے پاکیزہ خیالات کے مالک اور مشفق و مہربان ہوتے ہیں باریک بینی سوچ اور صاف فکروفن، مطالعہ وغیرہ کے شوقین برج جوزا کے متعلق لوگ قوت ذہنی کے مالک، نامکمل امور کو مکمل بناتا ہے، سرد سہری سے محبت کرنے والے اور دل کے ہلکے، ناپائیدار، دکھاوے کا انس رکھنے اور جذبات سے خالی، دغا انکا شغل اور چالاک، بے اصول، برباد کرنے والے اور جسمانی قوت کو ضائع کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے یہ لوگ ایسا کام پسند کرتے ہیں جس میں جسمانی محنت کم سے کم ہوتی ہے، وکیل، پینٹنگ درس و تدریس یا پھر تاجر اور ٹرانسپورٹ جیسے امورات وغیرہ۔

برج جوزا کے متعلق لوگ اعصابی نظام، ہضم، ناقص، ہاتھ، ان اعضاء کا تعلق قوس کے ذریعہ کولہوں اور عرق النساء سے ہوتا ہے۔ لہذا اس میں اعصابی امراض اور ضعیف جسمانی، نمونیہ اور دمہ وغیرہ کا اثر ہوسکتا ہے۔ یہاں پر مشتری کوکب کو وبال کے انجام سے گزرنا پڑتا ہے۔



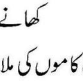
برج سرطان:۔ منطقۃ البروج کا یہ چوتھا گھر ہے وجدانی کیفیت سے ہر ایک جگہ پر ہی رہنا پسند کرتے ہیں، جذباتی ہونے کے ساتھ ساتھ جانباز اور مہم جو ہوتے ہیں قابل مدافعت، استقلال پسند اسکا اصول ترقی اور برتری حاصل کرنے کے ساتھ جلد محسوس کو اجاگر کرنے اور حفاظت کے لئے بھی آمادہ کرتا ہے یہ منقلب ہے اور آبی ہے جنسی لحاظ سے منفی ہے یعنی مؤنث، برج سرطانی کی علامت انسان کی چھاتیوں سے مشابہت ہے، سرطان کے لوگ خوداعتماد، مشفق و مہربان اور نظر عتیق رکھنے والے ہوتے ہیں یہ ایک کیکڑا ہے اور اس کے پنجہ متعلقہ

لوگوں کومضبوط ووفا داراور حفاظتی تقویت دیتے ہیں اندرونی طور پر زخم کھانے باہری طور پر بھی متاثر کرتے ہیں اپنے پریوار اور خاندان کے شیدا، انکے جان ومال کی حفاظت کے لئے افکار کے شکار رہتے ہیں کسی قدر تنہائی پسند موڈی مختلف اشیا کی طرف مائل ہونا اور اسکو اکھٹا کرنا، وطن سے انسیت زیادہ رکھتے ہیں یہ سب کیکڑا کی خصوصیات میں سے ہیں۔

دماغی لحاظ سے یہ لوگ روحانیت میں دلچسپی زیادہ لیتے ہیں انکا قوت حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔کیکڑا کے خیالات ہی اپنے جذبات کو ہوا دیتے ہیں محبت کے میدان میں بہت زیادہ وفادار اور کسی قدر حفاظتی ہوتے ہیں رومان پسند اور جذباتی یہ سرطان کے ہی اثبات کا نتیجہ ہے۔

اور اسی کے ساتھ انکی کمزوریاں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں جیسے خوف انکے دلوں میں پنہاں ہوتا ہے خودغرض اور ڈرپوک خوشامدی ہوتے ہیں جذبات اور انکی وفا ضرورت سے زیادہ ہونا ہی انکی غلطیوں میں شامل ہے۔ یہ متعلق ہے مندرجہ کاموں سے۔

کھانے پینے کا انتظام کرنے والے افراد، دوکاندار، تفریحات، گھریلو چیز، باغات اور بحری کاموں کی ملازمت میں دلچسپی ہوتی ہے اور نرسری گارڈنر جسمانی لحاظ سے یہ تعلق رکھتا ہے چھاتی اور عورتوں میں دودھ، پیٹ، نظام ہضم وغیرہ سے جو جسم کے خاص حصہ ہیں جسکے سبب جسم کے مختلف حصہ بھی متاثر ہوسکتے ہیں جلدی گھٹنوں، ہاضمہ استسقا چھاتیوں اور سینہ وغیرہ کی درد کی شکایت بھی بڑھ سکتی ہے۔ مشتری کو یہاں شرف ہوتا ہے اور زحل کو وبال۔



برج اسد:۔ان بروج میں سے ایک ہے جو روح اور قلب کی طاقتوں پر بادشاہت کرتا ہے اپنے آپ کو انشراحی طور پر لانا نہایت ہی زود فہم اور چست و

چالاک انتہائی درجہ کا پھرتیلا قسم کا متعلقہ لوگوں کو سمجھا جاتا ہے۔ سینہ تان کر کمر کسنے کا فن ہوتا ہے اپنی بے پناہ طاقت کے بل پر ہی اقتدار حاصل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے برج اسد کی علامت شیر کی گردن کے مانند ہے لحاظہ شیر کو جنگل کا بادشاہ بولا جاتا ہے کہ جس کی قوت فاعلی اسد برج کے متعلقہ لوگوں میں پائی جاتی ہے ماہیت اس کی ثابت بروج میں شمار ہوتی ہے مذکر برج ہونے کے ساتھ طبع آتشی ہوتی ہے مستعد اور سرگرم ہوتے ہیں حق گوئی کو اپنی پسند میں لانے والے نہایت ہی ایثار شعار اور ہمت دلانے والے ہوتے ہیں۔ مہربان اور معافی اور تلافی کے ماہر ہوتے ہیں ایسے لوگوں میں عالی نفس پایا جاتا ہے اور یہ لیڈر، حکمران اور سربراہ ہوتے ہیں، خود پر اعتماد کسی بڑے پیمانے پر امر خاص کو سرانجام دیتے ہیں جذباتی طاقت سے سرشار اور انکا ذکاوت فنون ہی ماحول کا جائزہ لینے کے بعد کوئی نتیجہ اقتباس کرنے کا باعث ہوتا ہے اسد والے لوگ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں ان کا جذبہ اور وفا یہاں تک کہ اپنے محبوب کی خوشیاں جیت لینے کے قابل اور انکا مشفقانہ انداز ہی انکے اختلاف کا ثبوت ہے اور انکی کمزوریاں کہ وہ اپنے نظریات کے لئے مشتعل مزاج، جلد باز، غلط فہمی کے شکار، شہوت پرست اور اپنی تعریف و توصیف میں مگن ہونے، خود پسند، خود مختار، اور انکا نا قابل برداشت ہی انکی کمزوریاں کا سبب بنتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی ایسے کاموں کو پسند کرتے ہیں کہ جس میں خود پسندی اور خود مختاری طور پر کر سکے جیسے ایم ایل اے، چیرمین، ڈائریکٹر ٹیم کا کپتان، مینیجر یا پھر ملک کو چلانے والے حضرات ایکٹر وغیرہ کی تفریحات کے کاروبار، آرگنائزنگ جیسی صلاحیت چاہنے والے کام، ایسی ملازمت جو مخلوق کے متعلق ہو۔ یہ دل پر حکمراں ہے اطباء حضرات کے مطابق دل نما جسمانی اعضاء کا بادشاہ اور شاہد اسی لئے خالق اکبر نے شکم مادر میں ایک مادہ منویہ کے ایک قطرہ میں زندہ انسان کا وجود حرکت میں کیا ہے تو قبل ازیں دل ہی حرکت پکڑتا ہے اور یہ متعلق ہے ریڑھ کی ہڈی کا نچلا حصہ اور کمر بھی جسم کا اہم حصہ

ہے دل کے ذریعہ دوران خون کے نظام اور اسکا اثر ہوتا ہے ان میں دل کی صفتیں پائی جا سکتی ہیں ۔زحل اور یورنس دونوں یہاں پر جا کر کمزور ہو جاتے ہیں ۔



برج سنبلہ :۔ برج سنبلہ پاکیزگی اور پاکدامنی کو پیدا کرتا ہے

خاموش اور بے حس وحرکت اپنا اثر چھوڑ دیتا ہے متعلقہ برج کے لوگ تبدیل پزیری کی وصیتوں کے حامل ہوتے ہیں، بے غرض ، حسن پسند، ہوشیار وجدانی اور خوددار ہوتے ہیں اور ان کی ناموافقت بے صبر اور تیز وتند حاسد غم کھانے والے اور بے تعلقی ہی تخریبی خصائل میں شامل ہے دائرۃ البروج میں ایک مؤنث شکل اور ہاتھ میں گیہوں کی بال اٹھائے کنواری لڑکی دکھائی گئی ہے بایں وجہ مختلف مذاہب میں لڑکی کا پیدا ہونا مبارک دلیل سمجھی جاتی ہے یا پھر دوشیزہ کے ہاتھ میں گیہوں کی بال لئے ہوئے ہے جو مال ودولت اور زرخیزی کی علامت اور پراچین کے لوگ ارضی کاشت کی دیوی جان کر پوجا کیا کرتے تھے،خاکی ، منفی ،اور علامت برج کنواری لڑکی حاکم ستارہ عطارد کے خصوصیات میں جیسے تنہائی پسند ہونے کے ساتھ اپنے بدن کی صفائی اور ستھرائی کا خیال رکھتے ہیں اور یہ دماغی طور پر بہت ذہین تنقیدی خیالوں میں کھوئے رہنے کی بجائے عملی جامہ پہناتے ہیں ،تفصیلات کو یک جاں کرنے کی صلاحیت ان کے اندر ملتی ہے اور منطقی باریکیوں کے سلسلہ میں عالمانہ ذہنیت رکھنے والے ہوتے ہیں ہوشیاری اور دور اندیشی ان کا شغل ہوتا ہے۔زمانے کے رسم ورواج کے پابند، شائستہ ،باحیا،باشعور اور جذبات ومحبت کے ظاہر کرنے میں بہت اعتدال سے کام لیتے ہیں۔فکر وپریشانی میں مبتلا رہنا اور زیادہ تحقیق سے کام لینا ہی انکی

غلطیوں میں شامل ہوتا ہے اور بعض وقت انکا شرمیلا پن ہی انکی کمزوری کا سبب بنتا ہے اور یہ ایسے کاموں کو کرنا چاہتے ہیں کہ جہاں امتیازی، تجزیاتی اور جذب کرنے کی لیاقتوں کی حوصلہ افزائی ہو اور جہاں پر یہ صلاحیتیں پوری طرح عمل میں لائی جا سکیں ایسے لوگ پیدائشی خدمت گزار ہوتے ہیں اور یہ متعلق ہے سائنسداں حضرات سے فوٹو گرافی، میڈیس فرزیکل، باغبانی، کلچر، پنساری کا کام، خوراک سیلائی کرنا جسمانی لحاظ سے پیٹ اور معدے کا حصہ، آنتیں، تلی اور مرکزی اعصابی نظام جسم کے اہم حصہ ہیں ان اعضاء کا تعلق بذریعہ حوت کے پیروں سے ہوتا ہے ان میں آنتوں کی تکلیف اکثر فکرو پریشانی کے باعث اپنڈکس پیٹرو کی اور اعصابی تکالیف کا امکان ہوتا ہے۔

سبق:۔ نپ چون کو اس میں وبال ہوتا ہے اور مشتری یہاں پر کمزور ہوتا ہے۔



برج میزان:۔ یہ ایک ان بروج میں سے ہے جو دل و دماغی طاقتوں پر مشترکہ طور پر حکمراں ہے یہ مذکر ہے اور طبع کے لحاظ سے بادی وجدانیت اور انصاف پسندی لاتا ہے ملنسار، مہم جو، اور اختیارانہ طور پر صلاحیت رکھنا، ذہنی قوتوں کا مجموعہ ہے۔ اور متعلقہ لوگوں میں اتفاق واتحاد و میل ملاپ کے اوصاف پائے جاتے ہیں، میزان برج کی شناخت ترازو کی شکل میں کی جاتی ہے یہ ایک بے جان برج ہے بقیہ گیارہ بروج کی علامت جاندار اور مختلف شکلوں سے مشابہت ہے، سرگرم باثر، پرکشش، مہربان اور نرم مزاج ہوتے ہیں، ذکاوتی میدان کے ماہر ہونے کے باوجود ڈگمگا جاتے ہیں اور دوسروں کے نظریات کو قبول کر لیتے ہیں ٹھیک اسی طرح کہ ترازو کے ایک پلہ پر وزن کی ذراسی مقدار اپنے مقابل پلہ کو اٹھا لیتی ہے بایں وجہ یہ لوگ

اپنے معشوق کی خامیوں سے واقفیت ہونے پر بھی شکوہ تک زبان پر نہیں لاتے اور اپنی زندگی کو پر سکون ماحول میں لانے کے خواہاں رہتے ہیں، میزان کے ماتحت بعض لوگ کم ظرف اور دکھاوے کی محبت بھی کرنے والے ہوتے ہیں، جن کا سنجیدہ مزاج نہ ہونا اور اچھا سلیقہ نہ ہونا ہی انکی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔ متعلقہ بروج کے لوگ شور شرابہ سے اکتا جانے والے ہوتے ہیں، میکپ اور کلا سازی، سوشل ماحول پیدا کرنا، متحدہ طور پر کام کرنا، اختلاف کو وسعت وترقی دینا متعلقہ برج کے خواص میں شامل ہے، رشتہ داریوں اور انسانی تعلقات کو آگے لانا معاشرتی ماحول کے زبردست شائق اور معاشرتی زندگی کو مثالی بنانے کی ضرورت کا شدید احساس ان میں ہوتا ہے میزان بادی اور منقلب مقام ہے اور اسکا تعلق گردہ اور کمر سے ہے حمل آتشی مقام ہے اور ماہیت منقلب ہونے کی وجہ سے ذکر کردہ اعضاء کا تعلق سر اور آنکھ سے ہوگا، گردوں کی تکالیف، چکّر، سر، بدہضمی کا رہنا، درد معدہ، ریڑھ کی ہڈی، وجع مفاصل یا کمر کے درد کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ سبق زحل جب یہاں آتا ہے تو شرف ہوتا ہے اور شمس کو یہاں پر وبال۔



برج عقرب:۔ بے حس وحرکت اور خاموش ایک ہی اثر قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے عقربی لوگ عزت دار ثابت قدم اور سخت گیر ہوتے ہیں، عقرب علامت بچھو کی دم اور ٹانگوں کی مشابہت رکھتا ہے اور جسکا ڈنک اس کے جسم کے برابر ہوتا ہے پراچین کے لوگ اسکو موت کا دیوتا تسلیم کیا کرتے تھے متعلقہ برج کے بارے میں علماء منجمان کی رائے ہیں کہ یہ اندرونی قوتوں کو کام میں لانا ہے تاکہ انسان میں بے صبری اور مضطربانہ انداز، حاسد اور گرم مزاجی جیسا ماحول پیدا ہو اور شاید کہ بایں وجہ اس گھر کو بیت الخوف کا نام دیا جاتا ہے جو علم نجوم کی رو سے دیکھیں تو یہ گھر حادثات واموات وروحانی قوت، نمایاں تبدیلیاں اور

بدقسمتی کے حالات پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ زندگی کے ساتھ ذکر کردہ امورات کا ہونا یقیناً لازمی ہے اسلئے بعض منجم آٹھویں گھر کو موت کا گھر بھی بولا کرتے ہیں عقربی لوگوں میں جذبات وجنون کا طوفان ہوتا ہے ایسے لوگوں کی ذہنی قوت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حملہ کے وقت مخفی امورات کو پسند کرتے ہیں، جس طرح بچھو کے تعلق سے نہیں کہا جاسکتا کہ ڈنک کس وقت مار دے اسی طرح یہ لوگ بھی اپنی پوشیدہ جگہ سے نکل کر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔

متعلقہ لوگوں کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت بجلی جیسی ہوتی ہے جیسا کہ بچھو کو معلوم ہوتا ہے کہ ڈنک کس وقت مارنا ہے اور پھر دیر نہیں کرتا اور پھر عقربی لوگ بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ برج عقرب کو ثابت، آبی اور مؤنث کہا جاتا ہے جس کے معنی یہ لئے جاتے ہیں خود کو دبانا، سست غیر متحرک جذباتی اور مجز وبیت ہونے کے علاوہ مضبوط اور صاحب مستحکم، ضدی، تخریبی، شک اور حسد کرنا انکا شغل ہوتا ہے اور پوشیدہ راز کے شیدائی اور اسکا حل تلاشنے کی فکر میں مگن رہتے ہیں معلومات ہونے کے باوجود اپنی ذہنی اختراع سے اصل حقیقت کھوج کر کام کرنا اور یہ لوگ ایسے کاموں کو پسند کرتے ہیں کہ جس میں دماغی صلاحیتوں کا دخل زیادہ سے زیادہ ہو جیسے جاسوس، ڈاکٹر، طبیب، سرجن، وکیل، سائنسداں قصاب تحقیقی امورات پر کام کرنے والے اور خفیہ طریقہ سے کام کرنا۔ ماہرین نجوم کے مطابق یہ ثابت ہے اور آبی برج کہلایا جاتا ہے مریخ اسکا حاکم کوکب ہے برج عقرب مؤنث ہے۔

﴿انسان کی دوسری دنیا کے لوگوں پر ریسرچ﴾

انسانی سمجھ کے مطابق ہماری زمین پر ہی زندگی ممکن ہے تو کیا بقیہ بروج بنجر ہیں کیا ان پر زندگی ممکن نہیں تو پھر روس کے ایک سائنسداں نے انسان کو چاند و مریخ پر جانے کی رائے کیوں دی تھی۔ یا پھر وہاں پر انسانی زندگی کا کوئی مطلب نہیں۔

محمد شبیر قادری

سائنسداں میں اب دائرۃ البروج کولیکر اتفاق بننے لگا ہے کہ انسان صرف ۵ فیصدی ہی دائرۃ البروج کے بارے میں علم رکھتا ہے یعنی ۹۵ فیصدی دائرۃ البروج ایسا ہے جس کے بارے میں انسان کچھ نہیں جانتا یہ بھی نہیں کہ ہمارے برج کے علاوہ دوسرے برج پر کوئی رہتا بھی ہے یا نہیں اگر نہیں تو پھر سائنسداں لوگوں کا یہ کہنا کہ ہمیں مریخ سے ریڈیائی پیغامات موصول ہوتے ہیں۔

اور وہاں کے لوگ ہم سے زیادہ علم یافتہ اور برتری حاصل کرنا اور سائنسداں کا مریخی لوگوں سے رابطہ قائم کرنا اور وہاں تک جانے کا ارادہ کر چکنا تو کیا یہ سارے دعوے غلط ہیں لیکن سارے سائنسداں لوگوں کا مسئلہ ھذا کولیکر متفق ہونا اور مریخی لوگوں کے متعلق دعویٰ کرنا کہ ہماری زمین کے متعلق انکو معلوم ہے بلکہ یہ بھی پتہ ہے کہ وہاں کی زمین پر زندگی کا وجود ممکن ہے بھی یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر وہاں پر وجود ممکن ہے تو کیا وہاں کے لوگ کبھی دنیا میں بھی آئے ہیں؟ ان سب باتوں کو افسانہ ہی تسلیم کیا جاتا اگر امریکہ کا یہ راز فاش نہ ہوتا، تو آیئے میرے ساتھ اور میں لے چلتا ہوں امریکہ کے اس علاقہ میں کہ جس کی حفاظت وائٹ ہاؤس سے زیادہ کی جاتی ہے اور اس علاقہ کی تصویر اتارنا منع ہے

اور امریکہ کے راشٹرپتی کے علاوہ کچھ ہی کارکنوں کو اسکا علم ہے کیونکہ اس علاقہ میں مریخی لوگوں کے راز مدفون ہیں اور اس جگہ کا نام ایریا ۵۱ کے نام سے جانا جاتا ہے، جی ہاں اسی جگہ پر ہی پوشیدہ ہیں دوسری دنیا کے لوگوں کی آمدورفت کے سب سے بڑے ثبوت آخر کیوں امریکہ نے تقریباً ۷۰ سال تک یہ راز دنیا سے پوشیدہ رکھا، کیوں منع ہے ہوائی جہاز کا ایریا ۵۱ کے اوپر سے گزرنا جبکہ کہنے کو تو اس علاقہ میں ایک جھیل کے علاوہ سات ہوائی اڈے بنے ہوئے ہیں اس کے باوجود ایریا

۵۱ امریکہ کے نقشہ میں موجود ہی نہیں ہے جب کہ کچھ دنوں پہلے کی بات ہے کہ امریکہ کے ایک نقشہ میں ایریا۵۱ کو دیکھا گیا تھا تو فوری طور پر ذکر کردہ نقشہ کو ہٹا کر دوسرا نقشہ پیش کیا گیا تھا ۔ایریا۵۱ کی حفاظت کتنی چاک و چوبند ہے آپ حضرات اس بات سے تصورات میں لا سکتے ہیں کہ کچھ سیاحی لوگوں کا قافلہ ایریا۵۱ کی طرف جانکلا اس علاقہ کو خالی دیکھ بہت تعجب ہوا وہ علاقہ ہر ذی روح کا انعدام بنا ہوا تھا، پھر اچانک ہی کچھ فوجی افسر نمودار ہوئے اور سیاحی لوگوں پر بندوقیں تان لیں کیونکہ امریکی سرکار کبھی نہیں چاہتی کہ ایریا۵۱ کا راز دنیا والوں کے سامنے آئے جانکاروں کا ماننا ہے کہ غاروں کے اندرونی حصوں میں دوسری دنیا کے کچھ مردہ انسانوں پر معلومات ریسرچ امریکی سائنسداں لوگ کر رہے ہیں اور یہ ریسرچ کا کام تقریباً ۱۹۴۷ سے چل رہا ہے کہ جب امریکہ کے نواڑا علاقہ میں یوایف او (اڑن طشتری) کے گرنے کے ثبوت ملے تو امریکی سرکار نے اس علاقہ کو چھاننا شروع کیا کیونکہ امریکہ کے ہزاروں لوگ ایسے تھے جنھوں نے یہ حادثہ اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھا تھا جانکاروں کا بیان ہے کہ انہوں نے یوایف او کو کافی تیز رفتار سے اڑتے دیکھا تھا کہ جسکے اندر ۱۸ لوگ موجود تھے جب اڑن طشتری زمین سے ٹکرائی تو اس میں سوار تمام لوگ مارے گئے جو تقریباً چار فٹ سے لیکر پانچ فٹ کے درمیان تھے ان لوگوں کو امریکی سائنسدانوں نے ایلین کا نام دیا۔ بعدازاں امریکی سرکار نے اس علاقہ کو سیل کر دیا ریسرچر کا ماننا ہے کہ زمین کے اندرونی حصہ میں دارالتجربہ ہے کہ جس کے اندر میں مختلف غارون سے ہوکر راستہ نکلتا ہے جہاں ایک بہت ہی عظیم معمل ہے جس میں بڑے بڑے سائنسداں معلومات و ریسرچ کا کام پچھلے ۷۰ سالوں سے کر رہے ہیں اس واقعہ سے یہ ہی ثابت نہیں ہوتا ہے کہ مریخی لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ دنیا میں رہا بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امریکی صنعتی فنون علم کے پیچھے مریخی لوگوں کے علم اور فنون کے ارتقائی معاملات ہیں

محمد شبیر قادری

ہوسکتا ہے کہ ناظرین حضرات مجھ سے متفق نہ ہوں لیکن میرا ماننا تو یہی ہے کہ امریکی ٹیکنالوجی کے پس پردہ وہ صنعت گاہ ہے کہ جس میں امریکہ اپنے تجربات علم کو گزشتہ ۷۰ سالوں سے فروغ دے رہا ہے ورنہ امریکہ کی صرف چند سالوں میں بڑی ہوئی ٹیکنالوجی ناممکن ہے

سال ۲۰۱۴ میں ایسی تصویریں دنیا کے سامنے آئیں کہ جسمیں ڈاکٹروں کو مریخی لاش کا طبی معائنہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ مردہ ایلین کا سر کا اوپریشن کرتے دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ہی نہیں بلکہ ایک ٹانگ کو بھی کٹا ہوا دیکھا گیا ہے۔



اور شاید یہی وجہ ہے کہ منجم و جفار عقرب کے متعلقہ کام اس طرح کے متعین کرتے ہیں جس طرح کہ سائنٹفک ریسرچ، ریفریجریشن، مخفی امورات کے متعلق کام کرنا، بحری کاموں کے متعلق، خفیہ تحریک پر کام کرنا، مائع یا سینی ٹیشن علاوہ بزانڈرٹیکنگ، مائننگ، بینکنگ، طبیب، ڈاکٹر، قصاب، سائنسداں، پراچین امورات پر تحقیق وریسرچ کرنا، یا پھر عاملین حضرات وغیرہ۔ سرجری یا پھر متعلقہ ایسے کام جسمیں توجہ اور جدوجہد زیادہ تر ہو۔

عقربی لوگوں میں الگ احساس کا پایا جانا جنسی عمل، ذاتی قوت کی سوچ یا احساس زندگی کی بنیاد تک جانے اور خفیہ رازوں کے بے پردہ کرنے کی خواہش یا ایک سے زیادہ شخصیتیں بننے کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے نزدیک جنسی عمل ایک ذاتی مسئلہ ہے۔

جسمانی لحاظ سے متعلق ہے اعضاء پوشیدہ یا جگر، پیشاب کی نالی اور قولوں کا آخری حصہ برج عقرب آبی ہے اور برج ثور خاکی لیکن ماہیت دونوں کی ثابت ہے ان اعضاء کا تعلق ثور کے

ذریعہ حلق اور ناک سے ہوتا ہے ان میں اعضاء پوشیدہ کی تکلیف، شہوانی امراض، پتھری، زکام، ناک، رحم اور مثانے کی جھلیوں میں ورم اور گلے کے غدودوں کے امراض بھی پائے جا سکتے ہیں۔ یورنس یہاں پر طاقتور ہوتا ہے زھرا کو یہاں سے وبال کی پریشانیوں سے گزرنا پڑتا ہے اور قمر یہاں پر یہوط ہوتا ہے۔



برج قوس:۔ معقولیت، بصیرت، دلائل ادراک رکھنے والا یہ ان بروج میں سے ایک ہے جو دل و دماغ کی حکمرانی قوت سے مشترکہ طور پر عقلمندی سے کام لیتا ہے یہ مذکر ہے اور اسکی طبع آتشی نہایت ہی سرگرم، بااثر۔ ذوجسدین ہے یہ دعوی کے ساتھ خود کو ظاہر کرتا ہے۔ بہت چست و چالاک اور ساتھ ہی مطابقت پزیری اور اختیار ہونے کی خصوصیات رکھتا ہے یہ وسعت کا ماحول پیدا کرتا ہے علامت اوپر کا دھڑ آدمی کا جسکے ہاتھ میں تیر کمان ہے نیچے کا جسم گھوڑے کا اور مشتری حاکم کوکب ہے۔ خود مختار، نظر عمیق رکھنے والا انصاف پسند اور ہمدرد بھی آزاد پسند اور یہ تحقیقات و تجربات کو ہمیشہ بڑھائی دیتا ہے اور لوگوں میں اندرونی حالات کی تحقیق کا پایا جانا بھی ظاہر کرتا ہے قوس علامت یہ ثابت کرتی ہے کہ گھوڑے جیسی طاقت اور تیز رفتار اور انسان جیسا دماغ بھی اور یہ دونوں ہی دانش مندی کی علامت ہیں برج جوزا کی طرح ہر فن مولا ہوتے ہیں دماغی سرگرمی کو گہرے اور وسیع طور پر اور فلسفیانہ طور پر استعمال کرتے ہیں کھیلوں اور قدرتی مناظر، تحقیق اور فہم جوئی سے محبت کرتے ہیں خوش مزاج، خیر خواہ اور مذہب و اخلاق ان میں پایا جاتا ہے، نیز پر خلوص باوفا اور صاف گوئی سے کام لینے والے ہوتے ہیں، اور محبت کے میدان میں اپنے آپکو جہاں آزاد خیال تصور کرتے ہیں وہیں پروازی زندگی اور پر جوش بھی

ہوتے ہیں۔لیکن ان میں عیب یہ پایا جاتا ہے کہ فضول خرچی، مواقع شناس، ریا کار اور انتہا پسند بھی ہوتے ہیں۔متعلقہ برج ایسے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جیسے مذہبی علماء ایسے لوگوں کا فلسفی چپیت سے رہنا انکا شغل ہوتا ہے یا ایسا کام جو متعلق ہو سوشل تنظیم یا کھیلوں سے یا پھر جسکا کام جانوروں کے متعلق ہو خاص طور سے گھوڑوں وغیرہ سرکاری ملازم، تحقیق کرنا، سفر، سیاحت، ٹیچر، لکچرار، گاڑی والا وغیرہ۔متعلقہ لوگوں میں جدید ترین تجربات اور لوگوں سے متعلق تحقیق و جستجو کا شوق بھی پایا جاتا ہے اور اپنی معلومات میں اضافہ کی لگن ہوتی ہے۔

کولہے، زانوں اور کولہے کی رگیں یہ سب قوس کے منسوبات اعضاء ہیں اور ان اعضاء کا تعلق جوڑوں کے ذریعہ پیڑو اور گلے سے ہوتا ہے ان افراد میں کولہوں کی بیماریاں، عرق النساء، جوڑوں کا درد اور پھیپھڑوں کی بیماریاں بھی پائی جاتی ہیں۔

سبق:۔عطارد کو یہاں وبال ہوتا ہے۔



برج جدی:۔جدی عاقبت اندیشی اور سمجھ داری کو بڑھاتا ہے جدی کے لوگ اپنی احتیاط رکھنے کے ساتھ ساتھ مہم جو اور صاحب شجع بھی ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں میں با ضابطہ طور وطریقہ اور رویہ اختیار کرنے کی خواہش کا ہونا، یہ منقلب برج مانا جاتا ہے۔اور اس کا عنصر خاکی آتا ہے جسکو جنسی لحاظ سے منفی یعنی مونث بھی کہا جاتا ہے۔

بکری کی علامت کسی قدر جھکاؤ لئے ہوئے، مچھلی کی دم والی بکری ہے جس کو پراچین کے لوگ تہذیب و تمدن کا دیوتا مانتے تھے، ان کے خیال کے مطابق اچانک سمندر سے نمودار ہوا اور انسان کو وہ علم بھی دیا جو انسانیت کے لئے مفید تر ثابت ہوا اور بعد ازاں وہ دیوتا جہاں سے

آیا وہیں چلا گیا۔

برج جدی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایسے لوگوں میں حاکمانہ اوصاف پائے جاتے ہیں اور کسی قدر نا امیدی کو برداشت کرنے کی طاقت بھی نمایاں ہوتی ہے جسکی وجہ ان میں فطرت اس قسم کی ہوتی ہے کہ ضبط وتحمل کا دامن نہیں جانے دیتے اور ہمیشہ ہی سنجیدہ اور ذمہ دارانہ قدم اٹھاتے ہیں حصول شان وشوکت کے لئے منصوبہ تیار کرنا اور نہایت ہی چالاکی سے عمل پیرا ہونا ہی ان کی عاقبت اندیشی اور چالاکی ہوتی ہے ایسے لوگ نیاز منداور محنتی ہوتے ہیں۔

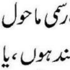
غیرت مند، دلکش، پاکیزہ دامن، گہری سوچ رکھنے والے اور خود مختار ہوتے ہیں۔

ذاتی معاملات میں بااصول اور فرض شناس بھی مانے جاتے ہیں۔

متعلقہ برج کے لوگ سخت گیر اور بے رحم نوعیت کے ہوتے ہیں لیکن جن سے ان کو انس ہوتا ہے ان کے ماتحت وفادار بھی ہوتے ہیں، سنجیدہ مزاج اور شرمیلا پن ان کے اندر نمایاں ہوتا ہے اور یہ ایسے کاموں کو پسند کرتے ہیں کہ جس میں ذمہ داری اور حاضر دماغی کا کام ہو اور اپنا اقتدار قائم رکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں کسی قدر بخیل اور رنگ میں بھنگ ڈالنے والے ہوتے ہیں، رسمی ماحول کے چاہنے والے، ایسے کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں جو معاشرے یا کاروبار میں سود مند ہوں، یا ایسا کام جن میں انتظامیہ صلاحیتوں، دیانت اور ثابت قدمی کی ضرورت ہو جیسے ہیڈ ماسٹر، انجینیر، ٹیچر، سائنسدان، کسان اور سیاستدان وغیرہ۔

جسمانی طور پر گھٹنے اور جلد ان کا تعلق سرطان کی وجہ سے نظام ہضم سے ہوتا ہے، خون میں کسی قدر گرمی بڑھ جاتی ہے جسکے سبب جلد میں سوزش اور جلن ہونے لگتی ہے بایں طور گھٹنوں میں درد کی شکایت رہتی ہے اور تیزابیت کے بڑھ جانے سے دماغ بھی متأثر ہوسکتا ہے۔

(سبق) مریخ کو یہاں پر شرف ہوتا ہے اور قمر کو وبال۔



برج دلو:۔ سرگرم ہمہ قسم کی خدمات سرانجام دینا دلو والوں کے

لئے ایک چھوٹا اور ہلکا شغل ہوتا ہے یہ متحدہ اور مشارکت کے شوقین نیز لیڈر شپ کے اوصاف لئے ہوتے ہیں۔شائستہ،حیادار جنون کیفیت سے بھرپور،ہوشیار،بے غرض اور امداد کرنے والے ہوتے ہیں نہایت ہی ملنسار ہونے کے ساتھ ساتھ انکا دماغ تیز،شدت،استعال واختیاری قوتوں کا طوفان ان کے اندر موج زن ہوتا ہے لھٰذا دلو کے متعلق لوگ آزاد پسند اور علیحدگی اور تنہائی کی چاہت میں کوشاں رہنے والے ہوتے ہیں ایسے لوگ معاشرہ کے مفاد کی خاطر سرگرم رہنا اور اپنے آپ کو ترقی پزیر مقاصد کے مطابق ڈھال لیتے ہیں۔سوچ وچار کرنے ،مایوس کرنے والے اور منصف ومشکوک ہوتے ہیں یہ ثابت،مذکر اور بادی برج مانا جاتا ہے۔زحل اور یورنس اس کے حاکم کوکب ہیں۔

علامت برج ایک آدمی اپنا ایک گھٹنہ زمین پر ٹیکے ہوئے اور دوسرا گھٹنہ اوپر اٹھائے ہوئے اور گود میں پانی کا گھڑا اٹھائے پانی گرا رہا ہے۔

ناظرین حضرات غور فرمائیں یہاں پر تین اصول سامنے آتے ہیں۔بھائی چارگی اور رشتہ داری کو مستحکم بنانے ،خود کو حقیر جاننا،مئودبانہ انداز اختیار کرنا۔

زمین پر ٹکائے ہے تو ظاہر ہے کہ یہ انسانی ہمدردی،دوستانہ،ملنسار،وفاداری اور عاجزی انکساری کی طرف خاص اشارہ ہے اور دوسرا اصول یہ ہے کہ گھٹنہ کھڑا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے ،باطنی دانش ،بحث استدلال کی واقفیت روشن خیال ،ثابت قدمی ،قوت انفرادی کے مالک ،ضدی سرکش غیر رسمی یا آزاد رہنے والے اور ذہن ہر وقت چاک وچوبند کی طرف اشارہ۔گھڑے سے پانی کا گرنا یہ تیسرے اصول کو ظاہر کرتا ہے برج دلو کی علامت پانی کی لہروں یا بجلی کی لہروں سے مشابہت رکھتی ہیں ایسے لوگوں کے جذبات جاگے ہوئے ہیں ترقی سے متعلق اچھی فہم وفراست رکھتے ہیں،کسی بھی علت میں بہت زیادہ قوت اور شدت پیدا کر دیتے ہیں لیکن ایسے خیالات پر جمے رہنے والے اور انقلابی حالت میں بہت ثابت قدمی اور سچائی سے

دور بھی ہو سکتے ہیں خود مختار طبیعت کا مالک ہونا اور جذبات سے بے نیاز ہونا ہی انکی علامت میں شامل ہے برج دلو کے لوگ ایسے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں جو خاص کر ایسے کام جو انفرادی طور پر سرانجام دئے جانے کے مقابلے میں مشترکہ طور پر کئے جائیں مثلاً اصلاحی نوعیت کے کام، مشاہدہ کرنے والے اور دقائق وحقائق رقم کرنے اور ریکارڈ کرنے والے کام جیسے فوٹو گرافر، نفسیات کے ماہر، عام ٹیکنکل اداروں کے متعلق اور ان کے لئے لیکچر دینا، پانی کی تقسیم کے محکموں میں کام کرنا یا پانی تقسیم کرنا یا ایسی ملازمت یہاں تخلیق و ایجاد سائنسداں، ادیب، نشریات کرنے والے، منجم و جفار، شعاعی تصویریں اتارنے والے، بجلی الیکٹرونک کی سہولتوں کا امکان ہو، ریڈیو، ٹیلی ویژن، گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک کے اعضاء اور نظام دوران خون دلو کے منسوبات میں سے ہیں اسد کے ذریعہ ان اعضاء کا تعلق دل سے ہوتا ہے، ان میں رگوں کے پھول جانے، اور ٹخنوں میں موچ آجانے، دوران خون اور دل کی تکلیف بھی ہوسکتی ہے۔

شمس کو وبال ہوتا ہے۔



برج حوت:۔ یہ لوگ امن پسندی کے خواہاں ہوتے ہیں، خاموش اور غیر متحرک، اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں برج حوت کے متاثر لوگ حیادار، مشفق و مہربان، مجذوبیت سے بھر پور اور باشعور، مطابقت پزیری انکا کافی بہتر فعل تسلیم کیا جاتا ہے نہایت ہی عجلت کے ساتھ اثرات کو قبول کرتا ہے متعلقہ برج کے لوگ سیدھے سادے ہمدردانہ قوت لیے ہوئے رحم دل اور کسی قدر خوف زدہ ہوتے ہیں۔ قابل اعتبار، نیکی کی ترغیب دینا انکی عادت ہوتی ہے روحانیت سے جلد مرغوب ہوتے اور حجت کے متوالے سرکش، ضدی برج حوت کے متعلق لوگ رنج والم کو دیکھنے یا مصائب آلام کے برداشت کرنے کی صلاحیت نہ کے برابر ہوتی ہے، غلط فہمی کے شکار اور غمگین نظر آنے والے ہوتے ہیں یہ ذوجسدین، آبی اور مؤنث ہے۔

علامت برج دو مچھلیاں آپس میں ایک دوسرے سے جکڑی ہوئی اور دونوں ہی مختلف سمتوں کو کھینچاؤں اختیار کئے ہوئے یہ اس اصول کا اظہار ہے کہ متعلقہ برج کے لوگ دوبالا فطرت کے مالک ہوتے ہیں، مچھلیوں کا تعلق ہوتا ہے دریا سے کیونکہ مچھلی پانی کے باہر زیادہ وقت رہ نہیں سکتی۔ گویا دریا میں اپنی تمام تر صلاحیتیں منجمد رکھتی ہیں اور آخر کیوں پراچین کے لوگ متعلقہ برج کو حوت کا نام دینے کے لئے مجبور ہوئے تو کیا اسکا تعلق سمندر کی گہرائیوں سے ہے یا سمندر کے نیچے آباد ہے ایک انجان دنیا جہاں رہتے ہیں دوسری دنیا کے لوگ آخر کہاں چھپا ہے دوسری دنیا کا راز آج بھی اس ترقی بھرے دور میں ایسے لاکھوں لوگ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ ہماری زمین کے علاوہ بھی دوسرے برجوں پر زندگی ممکن ہے اور وہاں پر دوسری دنیا کے لوگ رہتے ہیں تو کیا کوئی بحری راستہ ایسا ہے جو دوسری دنیا سے رابطہ قائم ہو سکے اگر نہیں تو دوسری دنیا کے لوگوں کے بارے میں دیکھے جانے کا ذکر سمندر کے اندر یا اسکے اطراف کا ہی کیوں ملتا ہے۔ جی ہاں جانکاروں کی مانیں تو یو ایف او کے دیکھے جانے کے جتنے معاملات ہیں ان میں زیادہ تر سمندری علاقہ مانا جاتا ہے، سائنس دعویٰ کرتی ہے کہ سمندر کی گہرائی میں دوسری دنیا آباد ہے اور یہ بھی مسلم حقیقت ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں سائنس سیکڑوں راز سلجھا نہ سکی لیکن راز وہی ہوتا ہے۔ جس پر سائنس خاموش ہو جائے۔ مارچ ۱۹۹۳ پیوٹرو ریکو سمندری کنارے سے ایک سو بیس کلومیٹر دور ٹرینگ کر رہے نوسینا امریکہ کے بحری بیڑے کو کسی انجان شئی کے کچھ شواہد ملے وہ اس حیرت انگیز چیز کے پیچھے چار دن تک معلومات و تحقیق کرتے رہے اور بس اتنا ہی دریافت کر پائے کہ وہ نامعلوم و نابلد شئی جو بھی تھی وہ ۲۷۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہی تھی لیکن جانکاروں کا ماننا ہے کہ آج بھی حیرت انگیز ایجادات کے باوجود سائنس سے سمندر میں چلنے والی کشتی یا بوٹ نہ ایجاد ہو سکی یعنی آج بھی وہ تکنیک اور ٹیکنولوجی ہماری تحقیق اور جستجو سے کوسوں دور ہیں جو ۲۷۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے

چل سکے اور سب سے بڑھ کر تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ سمندر کی گہرائی میں چلنے والی چیز آٹھ ہزار میٹر کی گہرائی تک جا پہنچی جو کہ ناممکن ہی مانا جاتا ہے۔ کیوں کہ تحقیق کاروں کا ماننا ہے کہ اتنی گہرائی پر جانے کے بعد پانی کا دباؤ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ کسی بھی طاقتور ناؤ کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے کافی ہے اب سوال یہ ہے کہ آخر وہ شئی کیا تھی جس نے اس کارنامہ کو انجام دیا دوسری دنیا کے لوگوں پر معلومات وتحقیقات کر رہے سائنسداں لوگوں کی مانیں تو سمندر کے نیچے ایک عجیب وغریب دنیا آباد ہے جس کے اندر دوسری دنیا والوں کے آشیانے موجود ہیں اور ایسا ہی کچھ ۱۹۴۵ میں بھی ہوا تھا کہ ایلیوشیا دریپ سموہ الاسکا کے قریب چھوٹے چھوٹے سو سے زیادہ جزائر موجود ہیں، جو کہ قریب ۱۷۵۰ کلومیٹر دور تک پھیلا ہے وہاں پر ۱۹۴۵ کے موسم گرما میں امریکی ٹرانسپورٹ ایک جہاز کے چودہ افراد جو اس وقت وہاں ہی موجود تھے ان تمام اشخاص کے بیان کے مطابق ان لوگوں نے جہاز کے قریب ہی ایک بڑھی سی پلیٹ نما اور کافی تیز رفتار سے سمندر کے اندرونی حصہ سے اوپر اٹھتی دیکھی اور اس اڑن طشتری نے انکے جہاز کے دو یا تین چکر لگائے بعد ازاں آٹھ منٹ تک ہوا میں اڑنے کے بعد وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

جانکاروں کا ماننا ہے کہ ابھی تک وگیان کے پاس ایسی کوئی چیز ہے ہی نہیں جو سمندر کی گہرائی سے نکلے اور ہوا میں پرواز کرنے لگے مگر سائنسداں لوگوں کی مانیں تو وہ دوسری دنیا کے لوگ تھے جو سمندر کی گہرائی میں آباد ہیں جو ہمیشہ کی طرح باہر آتے جاتے رہے ہیں اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ جب بھی ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے وہ زیادہ تر سمندری علاقہ یا اندرونی سمندر میں دیکھا گیا ہے۔

تو کیا برج حوت کا سمندری آبادی میں سے لوگوں کا کوئی آپسی رابطہ ہے یا پھر دوسری دنیا کے لوگوں کا سمندر کی گہرائی سے ہوتا ہوا کوئی خفیہ راستہ ہے جو بذریعہ اندرونی اور بیرونی طور پر

انکی آمدورفت کا سلسلہ جاری وساری ہے، ورنہ سیکڑوں مرتبہ جزائر بحر پر دکھائی دینا محض اتفاق نہیں ہوسکتا متعلقہ برج کے لوگ مذہبی رجحان اور شاعرانہ تصورات رکھنے والے ہوتے ہیں خیالات و جذبات کے مالک اور اپنے محبوب کے شیدائی زبان میں مٹھاس بھرپور مگر کسی قدر غلط فہمی کے شکار ہوتے ہیں، حوت والے موسیقی جیسے کاموں میں دلچسپی رکھنے والے اور دواخانوں اور تعلیمی اداروں سے لگاؤں رکھنے والے اور یہ متعلق ہے مختلف گیسوں یا ادویہ، تیل، مچھلیوں وغیرہ سے۔

یہ پاؤں سے تعلق رکھتا ہے اور یہ سنبلہ کے ذریعہ پیٹ اور آنتوں سے تعلق ہے اور برج حوت کے لوگوں کو پاؤں اور پیٹ کی دقتیں ہوتی ہیں۔

یادرہے کہ یہاں زہرہ کو شرف ہوتا ہے اور عطارد کو ہبوط کی دقتوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

قیام شمس تخمینہ حساب

۱	برج حمل	مریخ۔خ	۲۱رمارچ تا۱۹راپریل
۲	برج ثور	زہرہ۔ہ	۲۰راپریل تا۲۰رمئی
۳	برج جوزا	عطارد۔د	۲۱رمئی تا۲۱رجون
۴	برج سرطان	قمر۔ر	۲۲رجون تا۲۲رجولائی
۵	برج اسد	شمس۔س	۲۳رجولائی تا۲۳راگست
۶	برج سنبلہ	عطارد۔د	۲۳راگست تا۲۲رستمبر
۷	برج میزانؔ	زہرہ۔ہ	۲۳رستمبر تا۲۲راکتوبر
۸	برج عقرب	پلوٹو۔مریخ	۲۳راکتوبر تا۲۱رنومبر
۹	برج قوس	مشتری۔ی	۲۲رنومبر تا۲۱ردسمبر
۱۰	برج جدی	زحل۔ل	۲۲ردسمبر تا۱۹رجنوری
۱۱	برج دلو	یورنس زحل۔نس	۲۰رجنوری تا۱۸رفروری
۱۲	برج حوت	نپ چون مشتری	۱۹رفروری تا۲۰رمارچ

باب چهارم

(سبق)

ناظرین حضرات غور کریں جب آفتاب کسی برج میں داخل ہوتا ہے تو اس کو تحویل کا نام دیا جاتا ہے۔ سائنسداں لوگوں کے مطابق جہاں سارے کواکب دیکھے گئے ہیں انکے خواص و اثرات پر بحث کی گنجائش نہیں لیکن نظام شمسی میں تین نئے کواکب یورنس، نپ چون اور پلوٹو حرکت کرتے دیکھے گئے ہیں۔ اس لئے وہ تاثرات جوان تینوں کواکب سے ظاہر ہوتے ہے وہ مزید بحث کا موجب ہیں اور علم نجوم کی برتری اور فروغ واضافہ کا باعث بھی ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمانہ قدیم سے اب زیادہ معلومات وتحقیقات وترقی ہو چکی ہے جو ناچیز کے مطابق بے بنیاد اور بکواس ہے اسکا ثبوت کیا یہ ناکافی ہے کہ دنیا کے سات عجوبوں میں سے ایک عجوبہ مصر کے غیزہ پرامڈ ۲۵ لاکھ پتھروں سے بنی وہ عمارت آج بھی سائنسدانوں کے لئے سر درد ہے جسکو آج سے تقریباً پانچ ہزار سال قبل بنایا گیا جس میں ہر پتھر کا وزن ۱۲ کوئٹل سے لیکر ۱۸۰ کوئٹل ہے آخر کار اتنے وزنی پتھر اندرونی ریگستان میں کہاں سے آئے اور انکو ایک عجیب طریقہ سے ایک کے اوپر ایک کیسے رکھا گیا اگر مصر کے غیزہ پرامڈ کے کو دیکھیں تو صاف ہو جاتا ہے کہ ان پتھروں کی تراشائی آج بھی ممکن نہیں آخر وہ کونسا فنی طریقہ تھا جو کہ اتنی اونچی عمارت بنائی گی وہ کیسا فنون کا نظریہ تھا وہ تکنیک کیسی تھی جو آج بھی ممکن نہیں مگر سائنسداں کا ماننا ہے کہ یہ ہنر ایک خاص علم کا نتیجہ ہے ورنہ ایسی عمارت مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے، یہ جان کر آپ اور بھی حیران رہ

جائیں گے کہ مصر والوں نے بجلی کو پانچ ہزار سال پہلے ہی حاصل کرلیا تھا جی ہاں پراچین کے لوگوں نے اپنی خاص صنعت فنون سے بجلی اور بلب کو بنایا تھا جس کے ذریعہ وہ لوگ اس عمارت کے اندر روشنی کیا کرتے تھے جب کہ ۱۵۰ سال پہلے ہی جس سائنسداں نے بجلی اور بلب کو بنایا اس کا نام دھونس ایڈیشن ہے۔



قدیم بلب



جدید بلب

سائنسداں نے پراچین کے فنی طریقہ کار سے ہی بجلی کو بنایا اگر آپکو یقین نہیں ہوتا تو جو ۱۵۰ سال پہلے بلب بنایا گیا اور جو پراچین مصر کے لوگوں نے بنایا تھا دونوں کی تصویریں ایک ساتھ دیکھیں نیچے کی طرف وہ بلب ہے جسکو نومبر ۱۸۸۹ میں بنایا تھا اوپر کی جانب وہ بلب ہے جو پراچین کے لوگوں نے پانچ ہزار سال قبل بنایا تھا جو آدمی آپکو بلب پکڑے ہوئے دکھائی دے رہا ہے وہ اصل میں ایک اسٹین ہے ذرا غور کریں بلب کے باریک اور پہلا حصہ کی طرف دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ خاص طریقہ فنون سے ایک مخصوص حصہ ہے جو عام طور پر ہر بلب میں دیکھا جاتا ہے اور اندونی بلب میں ایک باریک تار بھی ہے جسکے اندر سے روشنی خارج ہوتی ہے، یہ ہی نہیں بلکہ پراچین کے لوگ ہر طرح کا راز جان لیا کرتے تھے اور وقت کے ساتھ ہی بچاؤ کے راستہ ہموار کرلیا کرتے تھے جیسا کہ نمرود بادشاہ کو بعض منجم و جفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت کی خبر ایک سال پہلے دی اور کہا کہ اس سال ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو خاک میں ملا دیگا یہ سن کر مغرور بادشاہ نے ہزاروں بچوں کا قتل عام کیا جسکو تاریخ ابھی تک نہیں بھول پائی۔

اور دوسرا واقعہ فرعون کے زمانہ میں بھی کچھ اسی طرح ہوا کہ خدائی دعویٰ کرنے والے

جفاکش بادشاہ فرعون کو اس کے نجومیوں نے حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی ولادت کے تعلق سے پیشینگوئی کی کہ مستقبل کے تین سالوں میں ایک بچہ پیدا ہوگا اور وہ تیری خدائی کو تہس نہس کردے گا اتنا سننا تھا کہ جادو کے زور پر اپنے آپ کو خدا کہلوانے والے فرعون نے کروڑوں بچوں کا قتل کیا لیکن کہا جاتا ہے کہ ہونی کو کوئی نہیں ٹال سکتا ہے انکی جھوٹی شان وشوکت خاک میں مل گئی کیوں کہ حکم ربی بھی یہ ہی تھا۔

حرکات شمس کے تأثرات

ناظرین حضرات کو کواکب کے منسوبات کا علم اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہئے کیوں کہ بغیر اس کے کچھ بھی ممکن نہیں، تمام کواکب ہی کسی نہ کسی امور کو سرانجام دیتے ہیں ان کے خاص اصول وضوابط کی کارکردگی کے امورات وغیرہ کی نمائندگی اور نشان دہی کرنا یہ ہی تو درس النجوم کا مقصد ہے۔

شمس جب محوری گردش کرتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ بقیہ تمام کواکب کو روشنی دیتا ہے اسی وجہ سے شاید اسکو بقیہ تمام کواکب کا بادشاہ یا روح بولا جاتا ہے۔

سورج اپنے محور کا چکر تقریبا ساڑے ۲۷ دن میں پورا کرتا ہے اور یہ تمام ستاروں سے پانچ سو گنا بڑا ہے لیکن جان کاروں کا ماننا ہے کہ زمین سے تیرہ لاکھ ۸۰ ہزار گنا بڑا ہے اور جب کہ ہماری زمین سے چار گنا بھاری بھرکم اور جسکی مکمل وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ کافی مقدار میں مادہ گیس کا پایا جانا ہی اسکا ثبوت ہے شمس کے متعلق سائنسداں لوگوں کی رائے ہے کہ اسکی روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے جو نہایت ہی برق رفتاری کے ساتھ زمین پر ۴۸۰ سیکنڈ میں پہونچتی ہے شمس کی تمام روشنی کا تھوڑا سا حصہ ہی ہماری زمین کی طرف آتا ہے جانکاروں نے ٹیلسکوپ کے ذریعہ پتہ لگایا کہ شمس کی تمام سطح روشنی نہیں بلکہ باریک اور چھوٹے ٹکڑے اور روشن

دھاریاں دونوں نمایاں ہیں کہ جسکے کنارے مرکز کی نسبت خفیف مقدار میں روشن ہیں اور سطح پر یہ بھی نظر آتا ہے کہ دھبہ اور داغوں جیسا ہولا جات ہیں جو کچھ وقت بعد ہی معدوم ہو جاتے ہیں بعض تو ان میں سے چاروں طرف گردش کرتے ہیں ان داغوں اور دھبوں کی زیادتی سے زمین کے حالات تغیرات میں مدد ملتی اور اپنی دھبوں کی وجہ سے معلوم کیا گیا کہ شمس اپنے محور کے گرد گھومتا ہے یعنی بقیہ کواکب کی طرح شمس بھی اپنے محور گردش کرتا ہے۔

لیکن قرآن مجید نے مسئلہ ھذا کو پندرہ سو سال پہلے ہی حل کر دیا تھا۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝ (سورہ یٰسین آیت نمبر ۳۸۔۳۹۔)

ترجمہ کنز الایمان :۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کیلئے ۴۹ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ۵۰ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں ۵۱ یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ۵۲

۴۹ حضور صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جہاں تک اس کی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہے کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیوں کہ یہی اس کا مستقر ہے۔ ۵۰

اور یہ نشانی ہے جو اسکی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔

۵۱ چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس کا ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنی آخری منزل میں پہونچتا

ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔

اثرات

شمس کی مقناطیسی قوت سے تمام سیارگان اور زمین کو روشنی اور زندگی ملتی ہے، سائنسدانوں کا ماننا ہے کہ اس کی مقناطیسی قوت برقی ذرات سے پر ہے جو ہمیشہ ہی اس سے نکل کر خلاء میں پھیلتے رہے ہیں شمس اور تمام سیارگان کی باہمی کشش بھی زمین اور تمام ستاروں کے نظام وقیام کا باعث ہے شمس کی ہی وہ کرنیں ہیں کہ جس کے ذریعہ گرمی اور سردی ہوتی ہے۔ شمس کا عکس تمام کواکب لیتے رہے ہیں اور اپنی مخصوص رفتار سے آفتاب کے گرد گھومتے رہتے ہیں مگر بعض منجم و جفار کا خیال ہے کہ کسی قدر ممکن ہے کہ سورج کا وجود ان نوری ارواح کے ازدہام سے بنا ہو جو فاصلہ کو طے کرتی ہوئی وہاں پہنچتی ہیں اور وہی ارواح اپنی قوت برقی اور مقناطیسی چمکوں سے زمین پر حیوانی اور نباتاتی زندگی پیدا کرتی ہو جس طرح تمام کواکب متحرک ہیں ویسا ہی شمس بھی گردش کرتا رہتا ہے اس کی مقناطیسی حرکت تمام نظام کے ساتھ قطب تارہ کے گرد ہے، منجموں کا اتفاق ہے کہ سورج کی اس گردش میں قیامت کا نظام دفن ہے اسی وجہ سے شمس کو موت وحیات کا منبع تسلیم کیا جاتا ہے۔

قیامت کا نظارہ

تمام جہان ختم ہو جائے گا ایسی پیشینگوئیاں پہلے بھی ہوتی رہی ہیں اس جہاں میں ایسے لوگ بہت آئے جنہوں نے قیامت کے متعلق مختلف پیشینگوئیاں کیں لیکن موجودہ صدی کے سائنسدانوں میں سے سب سے عظیم سائنٹسٹ جن کا نام اسٹیفن ہورکنگ ہے پہلی بار بول پڑا کہ دنیا تہس نہس ہو جائے گی، ہر شئی مٹ جائے گی اور کچھ باقی نہ رہے گا اور قیامت کی شکل کچھ اس

طرح ہوگی کہ دنیا کی ساری برف پگھل جائے گی اور پانی کی شکل اختیار کرلے گی اور دنیا کے الگ الگ گیسوں سے مختلف وائرس خارج ہوکر جسم انسانی میں شمولیت اختیار کرلے گی، وائرس کی وجہ سے نسوں میں خون کا دوران بند ہو جائے گا اور دل کی دھڑکن تھم کر رہ جائے گی۔ انسان و جانوراور ہر جاندار شئی تل تل کر مرنے لگیں گے۔

اسٹیفن ہورکنگ :۔ یہ دنیا کا پہلا وگیانک تھا جس نے قیامت کے متعلق کہا تو سارے سائنسداں کہنے لگے کہ کاش اسٹیفن ہورکنگ کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہو جائے کیوں کہ اسٹیفن ہورکنگ کا دعویٰ کبھی غلط ثابت نہ ہوا، انہوں نے جس قدر پیشین گوئیاں کی ہیں وہ طشت از بام ہوچکی ہیں۔

لیکن اسٹیفن ہورکنگ کا یہ دعویٰ بے بنیاد نہیں اس کا یہ اشارہ ہائیڈروجن بم ہیں جو مختلف مما لک کی کمان سنبھالنے والے کچھ بادشاہوں اور تانہ شاہوں کے ہاتھوں میں عظیم اور پر خطر قوت ہے۔

جانکاروں کے مطابق ایک ہائیڈروجن بم سو پرماڑو بموں کی قوت رکھتا ہے۔ اسٹیفن ہورکنگ کا یہ دعویٰ اس لئے تھا کہ اگر کسی نااہل تانہ شاہ نے اپنی سنک کی وجہ سے اس پر خطر قوت سے ایک دوسرے ملک پر حملہ آور ہوئے تو قیاس کیا جاسکتا ہے کہ دنیا کو مٹنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا اور سنکی تانہ شاہوں اور بادشاہوں کی سنک کا خمیازہ پوری دنیا کو بھگتنا پڑسکتا ہے تمام دنیا کے سائنسداں اسٹیفن ہورکنگ کی ذکر کردہ پیشین گوئی سے متفق اس لئے بھی ہوئے کہ جب اتر کوریا کے تانہ شاہ کم جونگ ان کے بتیسویں ۳۲ جنم دن ۶ جنوری ۲۰۱۶ صبح کے ۱۰:۰۰ بجے منایا جارہا تھا تو اس کی صنعت گاہ میں اس کے ہی صنعت گر لوگوں نے آزمائش فنون کو سرانجام دینے کے لئے ایک ہائی ڈروجن بم استعمال کیا کہ جس کے سبب سو سو میل دور ایک بھیانک اور خطرناک زلزلہ کی

صورت بن گئی ادھر امریکہ اور جاپان جیسے ممالک کے کان کھڑے ہو گئے کہ یہ زلزلہ کیسا تھا؟

تو انہوں نے معلومات وتحقیقات میں پایا کہ یہ زلزلہ قدرتی نہیں تھا بلکہ کم جونگ کے اشارہ پراس کے سائنسدانوں نے (ایک خاص قسم کی گیس جو ہوائے لطیف اور پانی کا جزو ہے) تیاری بم کے بعد ٹیسٹ کیا جو کہ زمین کے اندر ارتعاش کا سبب بنا۔

ورنہ مختلف گیسوں سے خارج وائرس کی شمولیت جسم انسانی میں اور خطرناک قوت ہائیڈروجن بم کے علاوہ اور کیا مطلب ہوسکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسٹیفن ہورکنگ کی ولادت انگلینڈ میں ۸ جنوری ۱۹۴۲ کو ہوئی تھی۔

جب کہ دوسری بار روس کے ایک خاص صنعت وفنون کے ماہر نے بھی لوگوں کو چانداور مریخ پر اپنا مسکن تلاشنے کی صلاح دی تھی۔

قیامت کے متعلق وجوہات جوہوں سائنسداں اس موجودہ صدی میں پیشین گوئی کرنے لگے مگر ہمارے نبی کونین ﷺ پر قرآن پاک نازل ہوا اور پندرہ سو سال پہلے ہی شکل قیامت کو بیان کر دیا ہے جس کا ثبوت یہ ہے۔

﴿اذالشمس کورت ۝ واذالنجوم انکدرت ۝ واذالجبال سیرت ۝﴾

(سورہ التکویر۔ آیت نمبر ۱ تا ۳)

ترجمہ کنزالایمان:۔ جب دھوپ لپیٹی جائے ۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ۳ اور جب پہاڑ چلائے جائیں ۴۔

۲ حضور صدر الافاضل امام سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی تحریر فرماتے ہیں یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے ۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے ۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں۔

دور حاضرہ کے سائنسدان نیرین اور تمام کواکب پر معلومات و تحقیق پر ہنر آزمائش کرتے وقت کہہ اٹھے کہ ایک دن ایسا بھی عنقریب آنے والا ہے کہ شمس آہستہ آہستہ سرد ہو جائے گا اور تمام کواکب بے نور ہو جائیں گے، جس کے باعث حیات زندگی موت میں تبدیل ہو جائے گی، صفحہ ہستی بے رونق اور تاریک بنجر سیارہ ہو کر رہ جائے گی۔

﴿شمس کا تاثیری زاویہ﴾

برج اسد:۔ منطقۃ البروج کا پانچواں برج ہے اور اس کا حاکم تارہ شمس ہے اور یہ اثباتی پہلو کو ظاہر کرتا ہے ٹھیک اسی طرح قمر بھی اپنا منفی پہلو نمایا کرتا ہے۔ اثباتی اور منفی یہ دو اصول سامنے آتے ہیں جس کو روح اور جسم یعنی مذکر اور مونث کا نام دیا جاتا ہے اثباتی یعنی مذکر یعنی پیدا کرنے والا جز مراد ہے اور دوسرا مونث منفی پہلو برقرار رکھنے والا اور شکلوں کو نمایا کرنے والا جز سمجھا جاتا ہے۔

سبق:۔ ناظرین حضرات اس کو اچھی طرح ذہن میں اتار لیں کہ خاکی اور آبی بروج میں سورج کمزور ہوتا ہے اور آتشی بروج میں اپنی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

تخمینہ کے طور پر شمس دن بھر میں ایک درجہ طے کرتا ہوا بارہ بروج کو ۳۶۵ دن ۶ گھنٹہ ۹ منٹ ۱۹ء۷ سیکنڈ مانی جاتی ہے، جانکاروں کا ماننا ہے کہ ۱۹ میل فی سیکنڈ ۳۰ میل فی سیکنڈ کی لحاظ سے اپنی جگہ چھوڑتا ہے۔

جیسا کہ آپ مذکورہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ سورج کا تعلق جسم سے ہے یہ روحانی اور باطنی پہلو کو نمایا کرتا ہے یہ تو آپ مانتے ہونگے کہ سورج کے بغیر انسانی وجود ممکن نہیں کیوں کہ فصلوں کی پیداوار اور موسمی تغیرات حکومت کے عروج وزوال یہ سب سورج ہی کے ماتحت ہے عظمت اور برتری لوگوں پر سرداری کی قوت بخشتا ہے، ہیبت اور شان و شوکت لانا بھوک پیاس اور

جسمانی طاقت، روشن زدہ آنکھیں، خون کی حرارت یہ سب آفتاب سے ہی منسوب ہیں، روح ڈالنا، نور بخشنا، پختگی لانا شمس کے ہی ماتحت ہے۔ گھوڑا، تخت شاہی، آگ انسانی زندگی میں باپ سے ہی متعلق ہیں۔ جس طرح ملکی زائچہ میں بادشاہ مراد لیتے ہیں ٹھیک اسی طرح عورت کے زائچہ میں بھی شوہر سے مراد لی جاتی ہے۔

قمر کا تاثیری زاویہ

یہ برج سرطان کا حکمران اور آبی برج تسلیم کیا جاتا ہے۔ ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ سورج کی خارج زدہ روشنی قمر کو وہ قوت عنایت کرتی ہے کہ قمر رات کی تاریکی کو دور کر سکے یعنی دن کے وقت شمس کے ذریعہ روشنی حاصل کرتا ہے اور رات کی تاریکی کے وقت چاندان حاصل شدہ شعاؤں کو دنیا پر واضح کرتا ہے جس کے سبب تاریک رات بھی دن کی طرح روشن ہونے لگتی ہے، یاد رہے کہ دن باخبر، دانشمندانہ انداز اور باشعور حالت کو ظاہر کرتا ہے جب کہ رات بے خبری غیر دانشمندانہ اور غیر شعوری حالت کی رہبری کرتی ہے اس کی مکمل یہ وجہ ہے کہ یادداشت، احساسات، شخصیت جلد از جلد متاثر کرنے کی صلاحیت نے تجربات اور گھریلو اشیاء، محبت اور پیار یہ سب ہی قمر کی نمائندگی میں ہے۔

کلاو القمرْ واللیل اذ ادبرْ والصبح اذا اسفرْ انھالاحد الکبرْ

(سورہ المدثر آیت نمبر ۳۲ تا ۳۵)

ترجمہ کنزالایمان:۔ ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اجالا ڈالے، بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے۔

جانکاروں کے مطابق قمر کی زمین ہماری زمین کے مانند ہے اور اسی زمین پر ایک پہاڑ بھی ہے سائنسداں جب چاند پر گئے اور وہاں کی مٹی بھی لائے اور معلومات و تحقیق میں وہاں کی

گیس اور ہوا پر مختلف رائے قائم کیں ، انکے اندازے کے مطابق وہاں کی زمین ہماری زمین سے خفیف وزنی اور معدوم سبزہ مثل بنجر اور مردہ سیارہ ہے قمر دائرۃ البروج کا چوتھا برج سرطان کا حاکم تارہ ہے جس کو منجمان ہماری زمین کا چاند مانتے ہیں اور زمین کے اوصاف وتغیرات وتاثیرات وغیرہ کو قمر سے متعلق مانتے ہیں ۔ زمین کو اپنے حسابات میں نہیں لاتے ۔

سعد ونحس

قارئین حضرات مندرجہ ذیل سبق کو اچھی طرح یاد کرلیں کہ قمر کسی کے زائچہ میں سعد حالت میں ہو تو محبت میں کامیابی ، اونچا درجہ اور سرخ روئی کے وسائل لانا ، اور اچھا کاروباری بناتا ہے ، بارعب اور بااختیار راستہ ہموار کرنا ، مال وثروت کے دروازے کھولنا یہ سب قمر کی سعد حالت سے منسوب ہے اور اگر زائچہ میں حالت نحس ہو تو پھر یہ ذلت خواری ، بدنامی اور گمنامی کی زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے ۔

چاند کے دو حصہ روشن بتائے جاتے ہیں اور تاریخ ظہور عالم دوگنا صورت کا اظہار ہے بیرونی شخصیت وبڑھوتری اور تولید خیالات کا مادہ اسی سے منسوب ہے موسمی تغیرات اور میوہ جات میں رس اور مٹھاس کی پیداوار بھی اسی کوکب کے متعلق ہے دیکھنے ، سننے ، چکھنے اور سونگھنے اور چھونے ان مختلف پانچ قوتوں کو صاحب کفیل بناتا ہے ۔ قمر دل ادنیٰ طریقہ اظہار پر دلالت کرتا ہے جس پر باہری اثرات حاوی ہوتے ہیں گویا جملہ باہری اثرات اسی کے وسیلہ سے انسان اخذ کرتا ہے جیسے سورج انسان کی اصل یعنی روحانی وباطنی شخصیت کو اجاگر کرتا ہے ٹھیک ویسے ہی چاند بھی جسمانی یا باہری شخصیت کا ظہور لاتا ہے ۔

جانکاروں کا ماننا ہے کہ قمر بقیہ تمام کواکب کی شعاعیں منجمد کرکے ان کی تاثیرات کو کرۂ ارض پر ڈالتا ہے اس کے عکسی جھلک کے سبب اس سے بجلی کے بجائے مقناؤ جیسی قوت پیدا ہوتی

ہے جس سے متاثر ہو کر دوران حمل چاند مضغہ کو پروان چڑھاتا رہتا ہے اور اسی کے حسابات پر نظام حمل، حیض اور پیدائش وابستہ ہے۔

اطباء یونان کے نزدیک بخارات کا چڑھنا قمر کی روشن تاریخوں پر منحصر ہے۔ مالیخولیا اور پاگل پن جیسے پرخطر دورہ قمر کی تاریخوں سے ہی منسوب ہے، صرف اتنا ہی نہیں اطباء یونان کے نزدیک ذکر کردہ امراض چمچماتی چاندنی کے دنوں میں بڑھ جاتے ہیں اور پراچین اطباء حضرات تپ محرقہ کے مریض کو چاندنی رات میں بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

امراض کی تشخیص اور ادویات پر معلومات وریسرچ کے ایسے کارنامہ سرانجام دیئے جو اپنی مثال آپ ہیں اور اسی وجہ سے یونان دنیا بھر میں خاص نظر سے دیکھا جانے لگا اس کا ثبوت آج بھی دنیا میں بہت سی یونانی کمپنیاں ہیں جو یونانیوں کے تحقیق شدہ نسخوں پر مختلف معلومات وریسرچ شدہ ادویات تیار کرتی ہیں جو بازاروں اور دواخانوں میں مختلف شکلوں میں نظر میں لائی جاسکتی ہیں ان ہی ادویات کو یونانی ادویات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بس اتنا ہی نہیں آج سے ہزاروں سال پیشتر یونانیوں نے علمی، فنی کاوشوں کو لامتناہی بحری موجوں کو مسخر کیا، لاینحل جیسے اصولوں کو علم کی روشنی میں حل کر دیا اس کا اندازہ آپ اس واقعہ سے لگا سکتے ہیں کہ جب میں جدید علاج بالنجوم کے مضامین اکٹھا کرنے میں کوشاں تھا اور اپنی لائبریری کی مختلف کتب کا مطالعہ کرتے وقت ایک رسالہ پر میری نگاہ جم گئی جس میں دیا گیا تھا کہ ہزاروں سال قبل یونان کی زمین کئی بار تہس نہس ہو چکی ہے اور اسکی مکمل وجہ یہ بتائی گئی کہ کسی بھی علم میں زیادہ مہارت اور لاینحل تسخیرات کا فروغ دینا ہے جس کے ثبوت میں ایک چرواہے کی علمی وفنی مہارت کا ذکر بالتفصیل کیا گیا کہ ایک زمانہ تھا جب یونانی مختلف معلومات وتحقیقات کے کارنامہ سرانجام دیتے تھے، عُلوُ اور علم اکتسابی کے ذریعہ اصول علم الیقین کو مسخر کرنے لگے تھے۔

تب حکم ربی ہوا اے جبرئیل جاؤ اور یونان کی زمین کو تہس نہس کر دو حضرت جبرئیل علیہ السلام یونان کی زمین پر آئے اور انسانی شکل میں ایک چرواہے سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ اپنے علم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پتہ لگا سکتے ہو کہ وہ اس وقت کہاں ہیں تب اس چرواہے نے کہا کہ میں ابھی جواب دیتا ہوں کہ جبرئیل کہاں ہیں پھر اس چرواہے نے اجزام فلکی کی حرکات اور ان کے مقامات وغیرہ کا حسابی اندازہ لگایا۔(یعنی علم کثیف جو ستاروں کا مادی پہلو ہے)اور برجستہ کہا کہ اے سوال کرنے والے شخص سن کہ جبریل آسمان کی بلندیوں سے غائب ہیں اور وہاں پر دیگر مخلوق کے علاوہ بنجر سیاروں کے تودے نظر آتے ہیں اور کچھ بھی نہیں بعد ازاں چرواہے نے ہماری زمین کے تغیرات اور اسکی مخلوقات خصوصا انسانی زندگی پر ان کی حرکات وسکنات کے اثرات کا حسابات لگانا شروع کیا (یعنی علم لطیف جو ستاروں کا روحانی پہلو ہوتا ہے)اور کہا اے شخص اس وقت جبرئیل دنیا میں کہیں نہیں نہ جبرئیل آسمان کی بلندیوں پر ہیں اور نہ ہی زمین کی گہرائیوں میں اب اس کا مطلب یہ ہے یا پھر جبرئیل تو ہے یا پھر میں، یہ سننے کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے یونان کی زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور یونان کو تہس نہس کر ڈالا ،جسکی منظر کشی علامہ اقبال یوں فرماتے ہیں:۔

یونان ومصر وروما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام ونشاں ہمارا

﴿پراچین لوگوں کا عقیدہ﴾

چاند کے تغیرات کو دیکھ کر زمانہ قدیم کے لوگ خاص کر بابل ،مصر اور ہمارے ہندوستان میں بھی چاند کے منادر بنا کر اس کی پوجا کرنے لگے ایسے ہی باطل عقیدوں کی بنا پر رسول اعظم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

﴿یسئلونک عن الاھلۃ ؕقل ھی مواقیت للناس والحجّ ؕ﴾

(سورہ بقرہ، آیت نمبر:۔۱۸۹)

ترجمہ کنزالایمان:۔تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں۳۴۴ تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے ۳۴۵۔

۳۴۴ حضور صدرالافاضل امام سید محمد نعیم الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ شان نزول یہ آیت حضرت معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ چاند کا کیا حال ہے ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے اور پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہوجاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔۳۴۵ چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائیے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی و دنیوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت، تجارت، لین دین کے معاملات روزے اور عید کے اوقات عورتوں کی عدتیں حیض کے ایام حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت اور حج کے اوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اول میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینہ کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابین ایام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں

(سبق) اے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم لوگ آپ سے چاند اور اس کی مختلف حالتوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ انسان کے لئے وقت کے حساب اور حج کے تعین کے لئے ہے اور پرستش کے تمام خیالات غلط ہیں۔ چاند کا گھٹنا بڑھنا اس کی شکلیں بدلنا تو صرف وقت معلوم کرنے اور تاریخوں کا حساب رکھنے کے لئے ہے۔

ناظرین حضرات غور فرمائیں جب قمر کسی مختلف برج سے ہوتا ہوا آگے کا سفر کرتا ہے تو متعلقہ برج کے اثرات وخواص نمایاں کرتا ہے یعنی برج حمل سے گزرے گا تو حمل کی خاصیت کا اظہار کریگا اور اگر برج ثور یا جوزا سے گزرے گا تو ثور اور جوزا کے اثرات وخواص ظاہر کریگا۔

حاملہ عورت کے وقت اسکا اہم کردار ہوتا ہے جیسا کہ خیالات اور اعضاء کی حرکت انسانی مزاج میں جذبات پیدا کرنا، پرامن ماحول اور آرام طلبی کو واضح کرتا ہے۔ بعض منجم وجفار کا خیال ہے کہ چاند کا مطلب ماں ہے اور جب کہ آدمی کے زائچہ میں بیوی عام لوگ، دوکان دار اور وہ لوگ جن کا تعلق سیال چیزوں سے ہو۔

علماء منجمان کے خیال کے مطابق امراض میں قمر کا تعلق آنکھوں میں تکلیف اور موتیا بند، جوڑوں کے امراض جیسے عرق النساء، گٹھیا، ریگی دردوں، مالیخولیا اور قبض سے اسکا تعلق ہے زکام اور مثانہ گرمی یا خشکی کی وجہ سے پیشاب کی دقتیں، افزائش وتولید خیالات کا یہ ہی مادہ ہے، اور دھاتوں میں چاندی اور پتھروں کے موتی قمر سے تعلق رکھتے ہیں، والدہ کے لئے آرام طلب میوہ جات میں مٹھاس پیدا کرنا اور دودھ وغیرہ بھی اسی سے متعلق ہیں۔

رفتار:۔ ۲۷ یوم ۷ گھنٹہ ۴۳ منٹ ۵ سیکنڈ میں فی گھنٹہ ۲ ہزار ۲۸۰ میل زمین کا ایک چکر پورا کرتا ہے، جسکی روزانہ رفتار یہ ہوتی ہے ۱۱ درجہ ۴۸ دقیقہ ۷ سے ۱۵ درجہ ۱۲ دقیقہ تک۔

قمری سال:۔ ۳۵۴ دن ۸ گھنٹہ ۴۸ منٹ

گردش:۔ مشرق سے مغرب کو۔

طلوع:۔ ہر روز ایک گھنٹہ دیر سے، ہر برج کا وقت سوا دو دن میں طے کرتا ہے ہر ایک درجہ کا کل وقت قریباً دو گھنٹہ۔

قمر کی حالتیں

اجتماع:۔ شمس وقمر کا قران۔

ہلال:۔ چاند کا افق مغرب پر طلوع ہونا ہے۔

تربیع:۔ روشن اور تاریک حصوں کا نصف عرصہ اور یہ نحس وقت ہوتا ہے۔

ہبوط:۔ تین درجہ عقرب پر اور یہ نحس وقت ہوتا ہے۔

اوج:۔ یہ برج سرطان میں ہوتا ہے۔

استقبال:۔ مقابلہ شمس وقمر کو کہتے ہیں یہ بھی نحس ہوتا ہے۔

مجسہ:۔ جب قمر نقطہ راس پر واقع ہو۔

مجنب:۔ جب قمر نقطہ ذنب پر ہو۔

گرہن:۔ اجتماع واستقبال اور راس وذنب کے درجات کے نزدیک ہوتا ہے۔

وبال:۔ جب برج جدی میں ہو۔

عقد تین قمر:۔ راس وذنب کو کہتے ہیں۔

سعد ونحس کی حالتیں

اگر زائچہ میں قمر سعد حالت میں ہو تو علماء منجمان کے نزدیک یہ دولت مندی کی نشانی تسلیم کی جاتی ہے سرداری اور دستگیری کے وسائل پیدا کرتا ہے اور یہ معاون ومددگار اور اونچا اعجاز وفتح

مندی تجارتی کاموں میں کامیابی اور عشق میں خوشگوار موسم پیدا کرتا ہے۔

اور اگر قمر نحس حالت میں واقع ہو تو یہ مندرجہ ذیل امورات پر فائز ہے، ذلت خواری ،گمنامی کو پیدا کرنا انسان کو آوارہ گردی کے لیے مجبور کرتا ہے۔

منازل قمر

سورج اور چاند زمین کے ایک ہی طرف ایک ہی درجہ پر مغرب کی جانب ہوتے ہیں تو اس کو اجتماع قران نیرین کہتے ہیں ،جب یہ شمس سے تقریباً بارہ درجہ دور ہوتا ہے اس کے لئے تقریباً ۲۴ گھنٹہ کا وقت چاہیے ہوتا ہے تب چاند بہ صورت ہلال جانب مغرب افق سے اوپر دکھائی دیتا ہے۔

اور جب نیا چاند شمس کی شعاعوں کے سامنے ہوتا ہے تو اس کی حالت کو محاق کا نام دیا جاتا ہے اور جو دونوں محاقوں کے درمیان جو وقت گزرتا ہے اس کو ہی قمری ماہ کا نام دیا جاتا ہے۔ پچھّم کی جانب جو ہلال کی شکل نظر آتی ہے اس کو دنیا والے نیا چاند کہتے ہیں اور اسی وقت سے ہجری مہینہ کی پہلی تاریخ شروع ہو جاتی ہے اور جب قمر کا آدھا حصہ دکھنے لگتا ہے تو یقیناً مہینہ کا ایک ہفتہ گزر جاتا ہے یہ فاصلہ شمس سے ۹۰ درجہ کا ہوتا ہے اور یہ ہی پہلی تربیع کا وقت ہوتا ہے جب چاند پورا ہو جاتا ہے تب اس کو چودھویں کا چاند یا بدر کا نام دیا جاتا ہے اس وقت عین مقابلہ شمس وقمر ہوتا ہے اور یہ فاصلہ ۱۸۰ درجہ کا تسلیم کیا گیا ہے۔منجم وجفار اس فاصلہ کو استقبال شمس وقمر کے نام سے بولا کرتے ہیں یہ فاصلہ طے کرنے تک چاند ۱۴ منزلیں طے کر لیتا ہے بعد ازاں قمر کی روشنی خفیف مقدار میں زمین کی طرف آنے لگتی ہے اور پھر چاند پہلے کی طرح باریک ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ زیادہ تر حصہ سیاہی میں تبدیل ہو کر رہ جاتا ہے تیسرے ہفتہ میں دوسری تربیع کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور وہ شمس کے عین سامنے پھر آتا ہے اور پچھّم میں عین قران ہو کر چھپ جاتا ہے۔

یہ ۱۴ منزلیں جو باقی رہ گئی تھیں وہ اب طے کر چکا ہوتا ہے اور جب دوبارہ ۱۲ درجہ شمس سے الگ ہوگا تو بعینہٖ بصورت ہلال نظر آئے گا اسی طرح اس کے ہر مہینہ بنتے رہتے ہیں۔

منازل کا بیان

جیسا کہ باب اول میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ ۲۸ منازل ہوتی ہیں جب کہ کل بروج بارہ ہوتے ہیں اور ہر برج کے حصہ میں سوا دو منزلیں آتی ہیں۔ متعلمین حضرات غور کریں کہ جب چاند پہلے برج میں داخل ہوتا ہے تو اس کو منجمان حضرات پہلی منزل شرطین مانتے ہیں سورج ایک منزل کے قریب روزانہ پچھّم سے پورب کی طرف ہٹ جاتا ہے اس وجہ سے جس قدر سورج پچھّم سے دور ہوتا جائے گا اور پورب سے پچھّم کی طرف باعتبار روزانہ چکر کے کھسکتا جاتا ہے اسی قدر چاند باعتبار ماہواری چکر کے پچھّم سے پورب کی طرف ہٹتا رہتا ہے۔

وضاحت طلب ہے کہ ایک منزل میں غالباً تیرہ درجہ ہوتے ہیں اور چاند ایک منزل کا سفر چوبیس گھنٹہ میں پورا کرتا ہے اسی طرح سے وہ اٹھائیس منازل کو طے کر لیتا ہے اور وہ اسمائے منازل منازل کے درجات مع ثانیہ دقیقہ درجہ پر مرقوم ہیں جو باب اول میں تحریر شدہ ہے۔

عطارد کا تاثیری زاویہ

اس کو سورج کے نزدیک مانا جاتا ہے شاید کہ اسی وجہ سے زمین پر دس گنا زیادہ اپنی حرارت ڈالتا ہے اور یہ شمس کے ساتھ طلوع و غروب ہوتا ہے جس کو دن کے وقت عظیم ٹیلسکوب سے دیکھا جا سکتا ہے، عطارد کی حرکات و اثرات کا تعلق شمس سے ہوتا ہے ٹھیک جس طرح چاند کا کرۂ ارض سے تعلق ہوتا ہے ہر سال اس کا دور بمقابل شمس کے پانچ دن چھ گھنٹہ بارہ منٹ اڑتالیس سیکنڈ کا فرق رہتا ہے۔ غور طلب ہے کہ عطارد کا رابطہ بقیہ تمام کواکب سے رہتا ہے

کیوں کہ یہ طاق و جفت کے دونوں طرح کے اوصاف وصفات رکھتا ہے بایں وجہ اچھے تجربات اور عمدہ ذرائع حاصل ہوتے ہیں ضروریات زندگی میں کسی بھی امر کے لئے جو ضروری فعل ہوتے ہیں اس میں رہنمائی عمدہ تدابیر اور ترقی پیدا کرتا ہے یعنی انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے ذہنی اشتیاق سے صحیح راہ پر چلنے میں کوئی کمی یا غلطی سرزد نہیں ہوتی۔

عطارد روح اور مادہ کے درمیان الوہیت کو رکھا گیا ہے۔علمائے منجمان کے نزدیک ذہنی قوتوں سے وابستہ ہے اسے فطرت کا پیمبر اس لئے کہتے ہیں کہ فطرت روح وادراک کے ذریعہ اپنا پیغام دیتی ہے کہا جاتا ہے کہ عطارد خدائی پیغامات اور جسم کے اندر ایک واسطہ ہے۔

عطارد کی سعد و نحس حالتیں

اگر یہ زائچہ میں سعد حالت میں ہو تو فہم وادراک ،تحریر وتقریر،غور فکر کے معاون ہے یہاں تک کہ شرکتی کاروبار میں اعلیٰ کامیابیاں اسی سے منسوب ہیں۔

اور اگر یہ نحس حالت میں ہو تو قوت حافظہ کمزور اور دماغی بیماریاں پیدا کرتا ہے دماغی دشواریاں اور اعصابی نظام میں خرابیاں لانا یہ سب عطارد کی حالت نحس ہی سے منسوب ہیں۔ عطارد کی بنا پر انسان قوت حافظہ،قوت گویائی اور قوت اظہار وخیالات سے محروم رہتا ہے،علم وہنر کا تعلق عطارد سے ہے ماحول کے سانچے میں ڈھالنا،خیالات میں تندی، ذہانت وغور فکر میں تیزی لانا ،تعلقات کو سمجھنے کی کمال صلاحیت ،سچائی کے راستے ہموار کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے عطارد کا تعلق درجہ ذیل اعضاء انسان سے ہے۔پھیپھڑوں ،آنتوں ، ہاتھ ، پاؤں ،منہ، زبان وغیرہ اور یہ متعلق ان بیماریوں سے ہے دماغی امراض کا ہونا مثلاً صرع ،جنون وغیرہ۔

محمد شبیر قادری

کیا عطارد دماغی سرگرمیوں کی نمائندگی کرتا ہے؟

اس میں کسی طرح کا شک وشبہ ہی نہیں کہ سوچ وفکر حسن تدبیر ودلائل اور خیالات وعقل کا سرچشمہ ہے کیوں کہ جولوگ عطاردی قوتوں کے مالک ہوئے ان لوگوں نے سیارگان کی چالوں پر حکمرانی کی ہے ذکاوت وفنون کی صنعت کاری کے ایسے ایسے کارنامہ سرانجام دیئے جن کوفراموش نہیں کیا جاسکتا جب کہ فروغ وگیان اور سائنس کوصرف سوسال کا ہی عرصہ ہوا ہے مگر آج سے تقریباً دوہزار سال قبل ہی واضح ہو چکا جولوگ عطارد کی قوتوں سے متاثر تھے ان لوگوں نے انوکھی ڈوائس (Device) سے واضح کر دیا کہ عطارد دماغی صلاحیتوں کوکس قدر متاثر کرتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب اپریل ۱۹۰۰ء میں اینٹی کائی ٹھیرا آئی لینڈ کے ایک گریس نام کے بحری جزیروں میں سے ہے کہ کچھ اسپنج اور ڈائیورس گرمی سے راحت پانے کے لئے غوطہ لگا رہے تھے تبھی ایک غوطہ خور کو چالیس میٹر کی گہرائی میں کچھ مورتیاں اور مختلف سامان نظر آیا غوطہ خور سمندر کی گہرائی میں جا پہنچا اور اس کو وہاں پر عجیب وغریب منظر نظر آیا وہ یہ ہے کہ سمندر کی تہہ میں کوئی ڈوبے ہوے جہاز کا ملوا تھا جس کو دیکھ کر غوطہ خور نے اپنے تمام ساتھیوں کو اوپر آ کر بتایا کہ سمندر کے نیچے بہت بیش قیمتی سامان اور نادر ونایاب ہیرے موتی ہیں جو تحت البحر بکھرے پڑے ہیں۔

یہ خبر پروفیشنل غوطہ خوروں اور سائنس دانوں کو دی گئی نہایت ہی عجلت کے ساتھ سائنسداں اور پروفیشنل غوطہ خوروں کا ایک ٹولہ وہاں پہنچا اور سمندر کی گہرائی میں اتر گئے وہاں جا کر اچھی طرح چھان بین کی اور پایا کہ واقعی غوطہ خور کا کہنا صحیح تھا وہاں سے ان لوگوں نے غرقاب جہاز کا بیش قیمتی سامان اور نہایت ہی قیمتی ہیرے جواہرات نکالنا شروع کئے تبھی ایک غوطہ خور کو کوئی چاکورشئی نظر آئی وہ وہاں گیا اور اس کو اٹھالایا، جہاز پر ملنے والے مال کو دیکھ کر سارے لوگ حیران رہ گئے جب سائنسدانوں نے اس چاکورشئی کو دیکھا تو انکو وہ صندوق بقیہ تمام چیزوں سے مختلف

نظر آیا اور جیسے ہی اس صندوق کو کھولا گیا تو اس کے اندر کئی چکڑیوں والا ڈھانچہ ملا اس وقت تو یہ کوئی دریافت نہ کرسکا کہ یہ ملنے والی عجیب سی گھریوں والی شئی کیا ہے؟

لیکن کئی سالوں کے بعد کئی سائنسدانوں کی نظر عجائب گھر میں رکھے ہوے اسی ڈھانچہ پر پڑی جو کہ غوطہ خوروں کو صندوق سے برآمد ہوا تھا اس وگیا نک کا دعویٰ تھا کہ یہ دو ہزار سال پرانی چیز پیتل سے بنی تھی جس میں کئی طرح کے مختلف کھانچے تھے اور سب کی بناوٹ الگ تھی ڈھانچہ میں لگا ہر سرکل یا سرکٹ ایک مخصوص پلیٹ کے ذریعہ جڑا تھا ڈھانچہ پر کئی طرح کے گیئر لگے ہوئے تھے جن کا آکار الگ تھا۔ ان تمام سرخیوں کے سامنے آنے کے بعد یہ صاف ہو گیا تھا کہ یہ کوئی عام ڈھانچہ نہیں اور نہ ہی کسی کلا کی نقاشی کا حصہ تھا۔

پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ شئی کیا تھی یہ انوکھی چیز کس لئے بنائی گئی تھی اس میں لگے گیئر کیا کام کرتے تھے دو ہزار سال قبل یہ شئی کس نے بنائی یہ عجیب و غریب ڈیزائن کا کیا مطلب تھا۔

تو آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں ۱۹۱۲ء میں امریکہ کے ایک موجد خاص نے اس کو از سرے نو ڈھانچہ دوبارہ تیار کیا جب اس ڈیوائس کا نمونہ سامنے آیا تو سائنسداں اپنا ماتھا پیٹنے لگے یہ ایک خاص ڈیوائس کا حصہ الگ الگ دانتوں والی گھریوں سے جڑا دکھائی دیا یہ خاص ڈیوائس ہر طرح سیکڑوں گیئر کو ملا کر کے بنائی گئی تھی ہر گیئر ایک دوسرے سے جڑا ہوا تھا اور ہر گیئر مختلف شکل کے تھے۔ اور اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے اندر سو سے زیادہ گیئر کو ملا کر بنایا گیا تھا، تاریخ کاروں نے تواریخ کو کھنگالنا شروع کیا تو مہینوں کی محنت کے بعد تاریخ کا ایک ورق اس انوکھی ڈیوائس کی نشان دہی کر گیا کہ جس کے بعد اس ڈیوائس کا سارا راز کھل گیا سائنسدانوں نے اس کو ایک نام دیا اینٹی کائی ٹھیرا میکینزم یہ سب جاننے کے لئے آپ کو گیریں کے ہزاروں سال پہلی تاریخ میں جانا

ہوگا 6B.c میں پراچین گریس کے لوگوں نے ایک خاص قسم کا کمپیوٹر بنایا تھا جس کی مدد سے کواکب کی تمام چالیں سمجھی جاتی تھیں اور طرح طرح کی مختلف پیشین گوئیاں گریس کے لوگ کیا کرتے تھے جیسا کہ موسمی تغیرات آنے والا کل اور جس کی مدد سے دقیقہ اور درجات کا حساب رکھا جاتا تھا۔

تاریخ میں اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ گریس کے لوگ اینٹی کائی ٹھیرا کی مدد سے کواکب کی تمام پوزیشن دریافت کرلیا کرتے تھے۔

یقین نہیں ہوتا کہ انسان کے دماغ نے ایسی ایسی مخصوص ایجادات کو پیدا کیا جو آج بھی سائنس اور وگیان بھرے دور میں ممکن نہیں زمانہ جدید میں چاہیں سائنس نے کتنے ہی ترقی یافتہ زینہ عبور کئے ہوں مگر پراچین کے ریسرچ و معلومات وتحقیقات کی بلندیوں کو نہ چھو پائی۔

بعض منجم و جفار کے نزدیک جب دنیا میں شمس و قمر کی دو اصول مذکر و مونث قوتیں حرکت کرنے لگیں تو ذات انسانی کو دنیوی تجربات کے لئے عقل کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اپنے مدرک ہونے کا فائدہ اٹھاسکے قمر اپنے طبعی جسم سے نکل کر عطارد علم و عقل کے گوشوں میں جا کر مکمل طور سے صاحب مدرک بن جاتا ہے اور اسی وجہ سے علماء نجوم عطارد کے وسیلہ سے احساسات کو فروغ اور اظہار کرتے ہیں زندگی کے تمام صیغوں میں امر خاص کی برتری اور رہنمائی درکار ہوتی ہے تاکہ تجربات نیک اور بہترین ذرائع حاصل ہوں، تاکہ بہتر زندگی کو مزید بہتر بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔ اور شعار مدرک ہونے کی وجہ سے کچھ امور خاص میں نمایاں تبدیلی لائی جاسکے۔

زہرہ کا تاثیری زاویہ

اس کو دلوں میں امنگ اور امن پسندی، مطابقت پزیری اور الفت و محبت کا سیارہ سمجھا جاتا ہے۔ زہرہ ایک جمیل اور مقناطیسی جیسی چمک والا ستارہ ہے جو سال بھر میں ایک مرتبہ زمین کے

قریب آجاتا ہے صبح کے وقت پچھم میں اور غروب آفتاب کے وقت پورب میں نظر آتا ہے۔ تخمینہ کے طور پر بارہ برجوں کا سفر ۳۲۴ دن ۱۶ گھنٹے ۴۹ منٹ ۹ سیکنڈ میں طے کرتا ہے یعنی تقریباً ایک برج میں ۲۷ یوم رہتا ہے۔

منجم و جفار کے نزدیک اس کے دو برج آتے ہیں ثور اور میزان ہیں یعنی دوسرا ساتواں برج تسلیم کیا جاتا ہے۔ منجمان حضرات کے مطابق ثور شکلی اور میزان روحی یہ دو پہلو ایسے ہیں جو دونوں ہی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ مال و دولت، بخشش عطیات، لذیذ چیزیں، جمع ور، نعم اور نعمات وغیرہ کی طرف برج ثور اپنے شکلی پہلو کے اعتبار سے کام کرتا ہے یعنی ثور کا جز اپنی الفت کا رنگ چھوڑتا ہے اور میزان کا روحی پہلو خدا کی ایجادات پر غور و خوض کے قابل بناتا ہے۔ قارئین حضرات کے لئے یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ خاکی و بادی اور آبی میں زہریہ کی منجمان کے نزدیک مطابقت مانی جاتی ہے جیسا کہ آتشی عنصر سے مخالفت سمجھی ہے۔

زہرہ کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ مادہ اور روح ایک جنس زہرہ کے ذریعہ ہو جاتا ہے تو روح اور مادہ کے اتصال کی تاثیرات یہ حیرت انگیز اثر لاتی ہیں کہ جنسی امنگوں اور خواہشات سے دل بھڑک اٹھتے ہیں بایں وجہ منجم و جفار زہرہ کو محبت و الفت اور راگ و سرور کا کوکب مانتے ہیں عورتوں کے زائچہ میں زیادہ تیزی سے اپنا اثر دکھاتا ہے کیونکہ یہ مؤنث ہے زائچہ میں سعد صورت میں اولوالعزمی اور خوش گوئی فراہم کرتا ہے یہاں تک کہ شادی میں نیک فال اچھی زندگی بسر کرنے اور جذبہ پرست کی ترغیب دیتا ہے۔

اور اگر زائچہ نحس صورت میں ہو تو بے عزتی، مالی نقصان، قیمتی وقت ضائع کرنا، کھیل تماشہ، جھوٹی شان و شوکت اور بے بنیادی عادتوں، آوارہ گردی اور عیاش فطرتوں کے سوا کچھ نہیں دیتا زہرہ کو مالی حضرات زیورات بنانے اور بیچنے، خوشبوؤں کو بنانے فروخت کرنے اور وہ

دوکاندار جو مستورات کے ضروری سامان بیچتے ہیں نوجوان لڑکیوں اور بیوی کے متعلق سمجھا جاتا ہے۔

موسم سرما میں بارش اور موسم گرما میں صاف ستھرا کرنے کا ایک مخصوص آلہ تسلیم کیا جاتا ہے، طلوع آفتاب کے ۱۸۰ منٹ پہلے طلوع ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد ۱۸۰ منٹ کے وقفے سے غروب ہوتا ہے اور یہ چاند کی طرح مختلف صورت اختیار کرتا ہوا اپنی شعاعوں کے ساتھ اپنے خواص واثرات کو جانب زمین بھیجتا رہتا ہے۔

مندرجہ ذیل بیماریاں زہرہ کے متعلق بیان کی جاتی ہیں گردہ کا صحیح طرح سے کام نہ کرنا ضعف باہ اور سرعت انزال کا پایا جانا، مثانہ کی خرابی کی وجہ سے پیشاب کی دقتیں ہونا۔

مریخ کا تاثیری زاویہ

علمائے نجوم اسکو جواں مردی، ہمت وجرأت، جنگ جو، اور قتل وغارت کا تارہ مانتے ہیں اور اسکا آکار زمین کے طول وعرض سے کافی کم مانا جاتا ہے مریخی تاثیرات زمینی تغیرات کے خواص کو قبول کرتی ہیں اور اسی لئے اسکے چکر میں سال بھر کے اندر کسی وقت بھی بھیانک صورت اختیار کر جاتی ہیں جسکی شناخت لال روشنی سے کی جاتی ہے مریخ کی تندوتیز شعاعوں کی تاثیریں بہت زیادہ خطرناک ہوتی ہیں آپ حضرات اسکو دیکھنا چاہیں تو وہ آسمان کی بلندیوں پر ایک سرخ شعلہ کے مثل نظر آئیگا، بذریعہ ٹیلسکوب کے معلوم ہوا کہ اسکے دو چاند ہیں، علمائے نجوم مریخ کو مردکی قوت مانتے ہیں جسکی وجہ مریخ فطرت مثبت یعنی مذکر ہے آتشی اور متحرک ہے متعلقہ لوگ اپنے بازوؤں کے بل بوتے پر کمانے والے، ضدی اور سرکش ہوتے ہیں۔ دور حاضرہ کی تحقیق کے مطابق مریخ پر کوئی انجان مخلوق آباد ہے اور وہ ہم انسانوں کی آبادی سے زیادہ پرانی مانی جاتی ہے بایں وجہ سائنسداں اپنی مختلف ڈیوائس اور الگ الگ اختراعی پہلوؤں اور اپنی اپنی تدابیر خاص سے

وہاں کے لوگوں سے رابطہ قائم رکھنے اور مریخی شعاعوں کے قابو کرنے یا ریکارڈ کرنے میں کوشاں ہیں تا کہ انکے موصول شدہ پیغامات سے اعلیٰ پیمانے پر ایجادات میں ہر صورت سے برتری حاصل کرلیں یہاں پر یہ ازالہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ اب سائنسداں اس بات کو لیکر متفق ہیں کہ حضرت انسان کا دماغ صرف اور صرف کواکب کے بارے میں صرف پانچ فیصدی ہی جان پایا ہے تو ذرا سوچئے کہ جب پانچ فیصدی علم کی روشنی میں انسان نے مختلف ایجادات وآلات اور ڈیوائس تیار کر رکھی ہیں تو سو فیصدی علم کا عالم کیا ہوگا اسی لئے سائنسداں کی نگاہیں مریخ پر مرکوز رہیں مریخ ہیبت وہمت کے لئے منسوب کیا جاتا ہے جو زہرہ سے الگ تھلگ اوصاف کا مالک ہے یعنی جب زہرہ امن وچین اور موافقت پزیری کا پیغام دیتا ہے وہاں پر مریخ خلل پیدا کرتا ہے جہاں زہرہ روح حیوانی پر منفی قوتوں کا مالک ہے تو مریخ مثبت قوتوں کا گہوارہ ہے۔

علماء نجوم کے نزدیک جسم انسانی میں پائے جانے والے پٹھے مریخ سے متعلق ہیں یہ انکے اندر سختی ومضبوطی اور نقل وحرکت نمایاں کرتا ہے اس ستارہ کے دو برج ہیں ایک حمل جو جنسی لحاظ سے مثبت اور عنصری لحاظ سے آتشی ہے اور دوسرا برج عقرب جو منفی اور آبی ہے بایں وجہ اسکی آبی وآتشی میں موافقت اور بادی وخاکی میں مخالفت سمجھی جاتی ہے جو کہ برج حمل اپنی عناصری قوتوں کے ساتھ انسانی وجود میں روحانی پہلو ہمت وجرأت اور حوصلہ کو برقرار رکھے گا جبکہ عقرب اپنے عنصر آبی قوتوں کے ساتھ جذبات واحساسات سے کام لیگا مریخ شدت، خواہشات، جذبات، جوش واشتعال جیسی اوصاف کی نگہبانی کرتا ہے یہ ستارہ ایسے افراد سے متعلق ہے جو فوج و پولیس کی نوکری پر فائز ہوں یا ایسے کام جو جراح وسرجن، لوہا، اسٹیل وغیرہ دھاتوں میں سرخ دھاتیں عقیق اور مونگا جیسے اسکے جواہرات ہیں۔

کیڑے اور آدم خور جانوروں زہر، قلعہ، پہاڑ بے باکی، خون، جرأت، صفراء بادشاہت

اور بھائی کو مریخ سے منسوب کیا جاتا ہے۔

یہ موجد کاروں کی دید کا مرکز اس وقت بنتا ہے جب شمس کے مقابلہ پر ہوتی ہے کیونکہ اسکا مقابلہ تقریباً ۲۶ ماہ بعد ہوتا ہے اور یہ مدار شمس کے اطراف میں سات درجہ تک دیکھا ہوتا ہے یاد رکھئے یہ بھی چاند کی طرح اپنی شکل بدلتا رہتا ہے مگر یہ آدھے چاند سے زیادہ نہیں ہوتا چوبیس گھنٹے ۳۷ منٹ اور ۲۳ سیکنڈ اپنے محور کا چکر پورا کرتا ہے ایک منٹ میں ۹۰۰ میل کی مسافت طے کرتا ہے بارہ بروج کے مکمل چکر کے لئے اسکو ۵۴۰ دن درکار ہوتے ہیں یعنی ایک برج کے لئے تقریباً ۴۵ دن۔

مشتری کا تاثیری زاویہ

دولت وثروت، مذہب اور رہنماؤں کا کوکب ہے اسکو ہماری زمین سے ۱۳۰۰ گنا بڑا مانا گیا، سائنسدانوں کے کہنے کے مطابق مشتری کے چاروں طرف تاریکی ہے اور اسکے نو چاند بھی بتائے گئے ہیں، چار چاند تو صاف طور پر اپنے کوکب کے چکر لگاتے رہتے ہیں تحقیق ہے کہ وہاں جمادات ونباتات کی بہتات ہے مشتری کے چاند اپنی مخصوص رفتار سے چکر لگاتے ہوئے ہر گھنٹے میں اپنی پوزیشن بدلتے ہیں مشتری روشنی میں ریڈیم کی طرح چمکنے والا اور کبھی کبھی کالی راتوں میں اسکی تیز اور زرد روشنی کرۂ ارض پر بھی دکھائی دیتی ہے تجربہ کاروں کا ماننا ہے کہ مشتری کے دو چاند تو ایسے ہیں جو عطارد کواکب سے بھی بڑے گمان کئے جاتے ہیں، مشتری اگر زائچہ میں سعد حالت میں ہوں تو یہ ذاتی معاملات جلد طے کراتا ہے قرض سے سبکدوشی، اچھا اور اونچا عہدہ یا موافق پوزیشن فراہم کرتا ہے طاقت وقوت اور سرگرم وسست اور فراخ دلی، خوش زندگی، اعتقاد، عبادات اور علم وحکمت جیسی خصوصیات، ہی اسکی سعد حالت کو ہی مظہر سمجھا جاتا ہے اور نحس صورت میں گھمنڈ و غرور ظلم وستم تشدد، بے رحمی، نفسانی خیالات کا شیوا، مکاری وانتقام کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

یہ کوکب ہمارے اندر روحانی شعور پیدا کرنے کے لئے معمور ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ جمادات کو اپنے اندر سمائے ہوئے مال و دولت اور تو انگری کے اوصاف پر فائز ہے اسکے بھی دو برج ہیں ایک قوس جو مثبت آتشی ہے اور دوسرا حوت ہے جو منفی آبی ہے اسکو سعد اکبر کہا گیا ہے جبکہ زہرہ کو سعد اصغر کا نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ فضول خرچی، دانشمندی، خیر خواہی جیسے امور کو فروغ دیتا ہے۔

مشتری رشتہ داریوں میں چچا اور خالو وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ افراد جو متعلق ہوتے ہیں۔ مذہب، قانون، مساجد، یونیورسٹیوں سے یا اچھے عہدے والے لوگ جیسے جج یا وکیل وزراء بھی اسی کوکب کے متعلق شمار کیئے جاتے ہیں۔

منجم و جفار خون و جگر کا کوکب مانتے ہیں دل کی دھڑکن، پھیپھڑوں یا ریح کے امراض خون کی خرابی اور جگر کے امراض اسی کے ماتحت ہیں جبکہ مشتری کے متعلقہ جانوروں میں ہاتھی، دھاتوں میں سفید نرم دھات اور جواہرات میں پکھراج وغیرہ۔

زحل کا تاثیری زاویہ

علماء نجوم کے نزدیک صبر و تحمل اور نحس و نڈر، ہوشیار، محنتی اچھے برتاؤ اور اس کوکب کے ماتحت لوگ دوسرے پر پوری طرح حاوی ہو جاتے ہیں۔ زحل کے دو برج متعین کئے گئے ہیں ۔ ایک تو دسواں برج جو جدی کے نام سے بولا جاتا ہے جسکو منفی خاکی قوتوں کے ساتھ اصطلاح نجوم میں وضع کیا گیا ہے اور دوسرا برج دلو ہے جو دائرۃ البروج کا گیارھواں برج ہے یہ بادی اور مثبت برج ہے موجد کاروں کے نزدیک زحل کی چمک اور خوبصورتی مشتری سے زیادہ بیان کی جاتی ہے انکے خیال کے مطابق یہ کسی قدر ہلکے مادہ کا جزو ہے یعنی مختلف سوال سے تخلیق پایا ہوا ایک سیارہ ہے قیاس کیا جاتا ہے کہ زحل کے گرد چھوٹے چھوٹے سیاروں کے جھنڈ ہیں جو اسکے نزدیک کافی تیز رفتاری سے چکر لگاتے ہیں موجد کاروں کا ماننا ہے کہ چھوٹے باریک اور مثل

معدوم سیاروں کے جھنڈوں کے درمیان ایک گھپ اندھیرا بھی پایا جاتا ہے اور اس کا تاریک سایہ زحل کو مرغوب کرتا رہتا ہے اسکو نحس اکبر کہا گیا ہے تجربہ کاروں کے نزدیک زحل کے نو چاند ہیں جو اسکے طواف کے لئے آراستہ کئے گئے ہیں۔ غیر متحرک، انفصالی اور مقناطیسی قوت والا، زحل تنگی، بندش کرنا، الشواد، قانونی کشش، مقطر کرنے کا اصول، کفایت شعاری، باریک بینی اور گہرائیوں تک پہنچنے کے متعلق ہے۔

اگر یہ زائچہ میں سعد حالت میں ہو تو یہ صدمات کے بعد کامیابی دیر سے لاتا ہے ترقی کے سالوں میں اعلیٰ مراتب، رافع اختیار اور منصب میں سخت کوششوں کے بعد شہرت و کامیابی دیتا ہے اور اگر زائچہ میں ناقص یا کمزور حالت میں ہو تو غمگین شعار، ڈرپوک، شکی، حاسد، شرمیلہ، رنج زدہ بناتا ہے اور اگر نحس حالت میں ہو تو تکلیف دہ دباؤ مقروضہ زندگی ضمانت، قانونی گرفت بڑھاپے میں تنہائی اور اکیلاپن لاتا ہے یہاں تک کہ مصیبت و آلام جیسے پر خطر دور لانا اور مال ومتاع کے لئے نقصان کا باعث بنا غرض کہ مال دنیا کے لئے بھاگ دوڑ اور مختلف کاوشیں بھی زحل کی کمزور اور ناقص حالت کی وجہ سے مٹی میں مل جاتی ہیں۔

یعنی منجم جفار کا ماننا ہے کہ زحل نحوستوں کا گہوارہ ہے جسکی مکمل وجہ یہ ہے کہ خواص بقیہ تمام سیاروں سے الگ ہیں یہ متعلق فعل کو ظاہر کرتا ہے حد بندی کے لئے اپنی مثال خود ہے ضروریات زندگی میں شہرت و ترقی یا روحانی فیضان پانے کے لئے انسان کو زحل جیسی خاصیتوں کو حاصل کرنا ہوگا حق گوئی اور دروغ گوئی کا فرق اسی سے پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ زحل کو کمزور اور مصیبتوں کا پیکر سمجھا جاتا ہے۔

یہ متعلق ہے ایسے لوگوں سے جو صبر آزمائی اور نہایت ہی پر آشوب وقت میں عبرت اور سراسیمگی جیسے وقتوں میں بھی درس اور تجربات کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور اچھے تجربات بغیر

قیدو بند کے حاصل نہیں ہو سکتے ماننا پڑیگا کہ اب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں ۔زحل کو مصائب وآلام اور نحوستوں کا پیکر سمجھنے کے لئے علاوہ ازیں اور کیا ہوسکتا ہے زحل جہاں لوگوں کو سراسیمہ سے دوچار کرتا ہے وہیں امتحانات کا بار بھی انسان پر ڈالتا ہے یاد رہے کہ اسکی خاصیتوں میں مسلسل امتحانات و آزمائش بحث وتکرار کے بعد کردار کو پورا کرتا ہے، یہ سچائی پسندی، حد بندیاں، ثابت قدمی، صبر وتحمل ذمہ داری، اختصار کرنا، اپنی حفاظت خود انجام دینا، انصاف، احتیاط کرنا، واضح کرنا ، جیسے امور زحل کے متعلق سمجھے جاتے ہیں یہ زندگی میں کردار کو ادا کرتا ہے جس سے کسی کی غیر ذمہ داری شخصیت واضح ہو سکے، دنیوی پیچیدگیوں اور مشکلات میں ناقص ومصیبت زدہ سمجھا جاتا ہے۔

موت، امراض اور تکلیف دہ وقتوں کے ذریعہ امتحانات اور تجربات لانے والا یہ ہی سیارہ ہے اور یہ متعلق ہے بزرگوں اور والد ماجد سے یا پھر ایسے لوگوں سے جو ذمہ دار عہدوں پر فائز ہوں، صفائی کرمچاری، کمہار، تجارتی، کسانوں اور یہ ان لوگوں سے متعلق تارہ ہے کہ جن ملازمین کو پینشن کے بعد معاوضہ ملے اور جو زحل کے متعلق امراض بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

ضعف سماعت، بادی، ریح، دانتوں اور دق جیسے امراض، انسانی تلی اور ہڈی کو بھی اسی سے منسوب کیا گیا ہے، دھاتوں میں لوہا، سیسہ، کوئلہ، نیلم اور زمرد جیسے بیش قیمتی پتھر بھی اسی سیارے سے متعلق ہیں مٹی کے برتن اور لوہے، تانبہ وغیرہ اسی سے منسوب ہیں۔

محمد شبیر قادری

جدید ترین کواکب سوم یورنس کے متعلق معلومات

یوں تو میں گزشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہوں کہ جب ناظر کسی طاقتور ٹیلسکوپ سے ستاروں کو دیکھے تو کروڑوں ستاروں کے مجامع دائرۃ البروج میں گردش کرتے نظر آتے ہیں وہاں ایک نئی ریسرچ کے مطابق ایک زمانہ تھا جب اپنے وقت کے صنعت وفنون کے ماہر مشہور زمانہ موجد کار جنکا نام ہرشل تھا انہوں نے ۱۷۸۰ء میں یورنس کو دریافت کیا تھا جو ہر برج کا دورہ سات سال میں پورا کرتا ہے اس لحاظ سے کل بروج کا سفر ۸۴ سال میں پورا کرتا ہے۔

سائنسداں یورنس کو زمین سے چار گنا بڑا مانتے ہیں اور انکے نزدیک پانچ چاند بھی مانے جاتے ہیں یورنس کی دریافت کو خاص اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ اسکی دریافت پر پورنم دھات کو حاصل کیا گیا جو کہ ایک بیش قیمتی اور اہمیت کی حامل سمجھی جاتی ہے۔

علمائے منجمان کی تحقیق کے مطابق ہورنس باثرات کوان حضرات کا کواکب مانا جاتا ہے جو دماغی صلاحیتوں سے بہترین تدابیر اختراعی پہلوؤں کو سرانجام دے سکیں یہ کواکب سنہرے مواقع حاصل کرتا ہے یورنس کی روحانی قوت انسان کو آزاد پسند بناتی ہے، خود رائے، بے دھڑک، دلیر، روحانی اور فلسفی بناتی ہے، جدید خیالات، ادراک اور روحانیت کا کوکب مانا جاتا ہے۔

یہاں پر یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر یہ زائچہ میں سعد حالت میں ہو تو غیر متوقع کامیابیاں لاتا ہے عمدہ اور الگ تجربات، اتفاقیہ مراتب، غیر متوقع شہرت، نا قابل اعتبار امارت، اچھے اور اونچے پیمانے کی شہرت اور جحت الفت کی زندگی میں لاشرائط شرکت دینا، انسانی زندگی میں اعلیٰ درجہ کامیابی بذریعہ ریڈیو ٹیلی ویژن کے دیتا ہے۔

اور اگر زائچہ میں کمزور ہو تو یہ توہم پرست، خودسر اور مغرور بناتا ہے، تنہائی لانا، غیر ذمہ دارانہ اقدام یہ سب یورنس کی کمزور حالت میں ہی ممکن ہے ورنہ نحس حالت میں تو آوارہ زندگی

دینا، رشتہ داروں، گھر والوں، بھائی، بہن اور دوستون سے غیر موافقت لاتا ہے۔

علمائے نجوم یورنس کو نحوست کا ستارہ نہیں مانتے شاید اسکی مکمل وجہ یہ ہے کہ یورنس کا نشان اعلیٰ درجہ کا ہے، مولود اپنے عہدہ اور اختیارات سے ہی مشہور زمانہ ہوتا ہے، خواہ وہ کوئی ہو۔ عطارد کی اعلیٰ قوتوں کا مجموعہ ہے۔

یورنس مذکر اور ذوجسدین ہے یہ کوکب ایسے مادہ سے متعلق ہے جو جلد اڑنے والے ہوتے ہیں، اور اپنی مختلف خواص کے بل بوتے پر الگ ایجادات وڈیوائس فروغ دیکر سائنس کو بہتر بناتا ہے۔

یادرہے کہ یورنس کا کام برقی قوتوں کو پہچاننا ہے، روح پھونکنا اور جان ڈالنا، خبردار کرنا، اختراع کرنا، تبدیلیاں کرنا، صدمہ پہنچانا اور مستحکم خیالات کو جدا کرنے کا ہے۔ روحانی علاج، اختراع وایجادات، جدید تخیلات، معنی بیان، ٹیلی پیتھی اور تعویذات واعمال یہ سب یورنس کے ہی متعلق ہیں، یورنس کی قوت مریخ اور چاند کے ذریعہ وجود میں آئی ہے یہ کسی قدر غیر متوقع انداز میں عمل کرتا ہے۔

حکمائے منجمان یورنس کو برج دلو کا حکمران مانتے ہیں۔ دلو کو علم اور معلومات کا مخزن قرار دیا گیا، یورنس کے متعلق ماہر نجوم کا قول ہے کہ یہ انسان کے فہم وفراست پر حاکم ہے جنس کے لحاظ سے مذکر اور ٹخنے اس سے منسوب ہیں۔

(یورنس کے متعلق امراض)

چیچک، آتشک، سوزاک، خارش، کان کا درد، دانتوں کی تکلیف، درد قولنج، اور بواسیر جیسے امراض بھی یورنس سے تعلق رکھتے ہیں۔

ایلمونیم، ریڈیم اور یورنم اسکی مشہور دھاتیں ہیں پتھروں میں لاجورد ہے۔

نپ چون

یہ زہرہ کی طرح خواص و کمال کو اپنے آپ میں منجمد رکھتا ہے، اس سے متاثر لوگ عشق کے چہیتے، تو ہم پرست اور کسی قدر لا پرواہ بھی، مذہب کے متوالے، صلح جو، پریشانی کے اوقات دوستوں اور احباب کے علاوہ بھی انجان لوگوں کی طرف مدد کا ہاتھ بڑھا دینے والے ہوتے ہیں اگر زائچہ میں سعد حالت میں ہو تو یہ مولود پر ہر طرح ممکن قسمتیں معاملات جلد اور بہتر بنا تا ہے، بیماریوں سے شفاء یابی، نوکری میں مزید ترقی، روحانیت کے لئے فروغ اور ذکاوتی میدان کو ہموار بناتا ہے، تجارت میں معقول منافع دینا اسکی فطرت میں شامل ہے ماہرین نجوم کے نزدیک نپ چون ایک جھوٹی شان و شوکت اور بد عقیدہ مبلغوں کے لئے بے بنیادی تقلیدوں کا غمازی سمجھا جاتا ہے اگر زائچہ میں کمزور پوزیشن میں ہو تو یہ غم آلود، فضول خرچی بناتا ہے، کسی قدر لا اعتماد شعبہ دیتا ہے، پرسکون زندگی میں بھی غم آرندہ رہتا ہے۔

نحس پوزیشن میں شراب نوشی جیسے فعل بد کو ابھارتا ہے، مالیخولیا جیسے پر خطر امراض پیدا کرتا ہے، مالی حالت کو نقصانات سے دوچار کرنا اور بداخلاقی لانا یہ سب نپ چون کی نحس حالت میں ہی ممکن ہے۔

یاد رہے کہ نپ چون کو منفی مخنث قرار دیا گیا ہے روحانی علوم میں کمال مہارت دینا اور اپنے خواص کے اعتبار سے ساکن اور انقلابی، وطن بدر، دست برداری، روحانی فیضان و الہام کو بہتر فروغ دینا اسکی پرسکون جبلت میں شامل ہے۔

نپ چون سیارہ کو ۱۸۴۶ء میں دریافت کیا گیا تھا اس کوکب کے پائے جانے میں علم حساب ہی محون منت ہے نپ چون کی نقل و حرکت یورنس کی مقناطیسی پر معلوم ہوئی جسکی بنا پر موجد کاروں کا ایک ٹولہ یورنس پر اثر پیدا کرنے والے ایک اور کوکب کی تلاشی میں کوشاں ہوا کیونکہ نپ

چون کے نظر آنے سے قبل ہی خواص واثرات اور حسابی معلومات اور مدار پورے کر لئے گئے تھے اس کے بعد ہی اسکو دریافت کیا گیا حضرت انسان نے علم الحقیقت کی روشنی میں اور بذریعہ علم اکتسابی کے علم الیقین کی شعاعیں بکھیریں اور حساب دانوں کی نگاہ سے نپ چون سیارہ چھپ نہ سکا بعدازاں ماہرین حساب نے اسکو علم نجوم کے حسابات میں شامل کرلیا لیکن یہ بات ذرا مختلف ہے کہ اسکے بارے میں کچھ زیادہ معلوم نہ ہوسکا مگر یاد رہے جیسے جیسے زمانہ گزرتا جائیگا بقیہ کواکب کی طرح ہی اسکی معلومات میں بھی اضافہ ہوتا جائیگا۔

سائنسدانوں کے مطابق اسکے دو چاند بتائے جاتے ہیں یہ تصورات مخفی امورات اور پوشیدہ سرگرمیوں کا سیارہ مانا گیا ہے دغا، فریب، قیاسی اور حیران کن اثرات جیسی خصوصیات بھی اسی کے منسوبات ہیں یہ پوشیدہ امورات پر حاکم ہے باغی، شعبدہ بازی، منصوبہ بندی، جاسوس اور احتجاج وغیرہ بھی اسی کوکب کے ماتحت ہیں۔

(رفتار)

یہ مدار میں گردش کرتا ہوا کل بارہ بروج کو ۶۰۰۸۰۔۸۳۸۔۱۴۸۔۱۸ گھنٹوں میں اپنا سفر پورا کرتا ہے یعنی تقریباً ۱۶۸ سالوں میں۔ اس حساب سے ہر برج میں تقریباً ۱۴ سال رہتا ہے۔

(نپ چون کے متعلق امراض)

تپ سوداوی، ریاحی امراض، وجع المفاصل۔ مزاج اس کا تر ہے رنگت میں پیلا نقلی جواہرات اسی سے منسوب ہیں۔

محمد شبیر قادری

پلوٹو

جدید علاج بالنجوم میں مختصر طور پر بتایا گیا تھا کہ پلوٹو کو ۱۹۳۰ء میں امریکی موجد کار ڈاکٹر ''لوویل'' نے اسکو دریافت کیا اور وہیں صنعت گاہ میں اس ستارہ کا نام پلوٹو رکھا گیا لیکن ابھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ ہمارے نظام شمسی کا کارکن ہے یا کسی اور کا نظام سورج کے گرد ۲۴۹ سالوں میں اپنا چکر پورا کرتا ہے مگر اتنا ضرور کہا جاتا ہے کہ پلوٹو کے زیر اثر لوگ قدیمی ماحول سے جھجکنے والے ہوتے ہیں اور ہر میدان میں تبدیلی کے خواہاں بھی یہ متعلق ہے دھماکہ خیزیوں سے انسان کو کام کرنے سے قبل غور وفکر کرنے پر آمادہ کرتا ہے اسکے بعد متاثرہ حالات پر مزید مستحکمی کے ساتھ عمل کرتا ہے یہ سیارہ یورنس سے ذرا الگ تھلگ ہے اسی وجہ سے تسلیم کیا گیا کہ یہ اپنے معمول پر برق رفتاری سے واقع ہوتا ہے چنانچہ اگر ایک بار رائے قائم کر لی جائے تو اس پر مضبوطی کے ساتھ لگے رہتے ہیں اگر یہ مولود کے زائچہ میں سعد ہو تو یہ امورات جلد طے کراتا ہے از سر نو حالات کو نکھار کر پورا کرتا ہے، بہتر زندگی کو مزید بہتر بناتا ہے۔

اور اگر جن لوگوں کے زائچہ میں کمزور پوزیشن میں ہو تو ایسے لوگ جلد باز ہوتے ہیں، پیچیدہ ماحول سے گھبرانے والے اور اپنی نامکمل کامرانی سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں جبکہ نحس پوزیشن کاہلی و پراگندگی کو دعوت دیتی ہے مکاری، زیادتی کے لئے آمادہ کرنا، اتحاد جماعت میں انفکاک ڈالنا، قبائلوں میں نااتفاقی پیدا کرنا، مختلف گروہ میں انتشار برپا کرتا ہے۔

قاعدہ:۔ بقیہ سیارگان کے خراب اختراعی اوصاف کو قطع کر زندگی کے لئے بہتر بناتا ہے پوشیدہ معاملات کی جدوجہد، اتحاد جماعت کو منتشر ہونے سے روکتا ہے، اور ایسے وسائل پیدا کرتا ہے جو زندگی میں معاون و مددگار ثابت ہوں پلوٹو کو برج عقرب کا حاکم اصلی مانا گیا یہ نئی زندگی اور پیدائش نو کا برج ہے۔

بلحاظ جسمانی تقسیم کوکب ان لوگوں سے منسوب ہے جو زمین دوز کارساز ہوتے ہیں، اٹامک موجد کار اور وہ لوگ جو مادے میں تبادلہ خیال کے تعلق سے سوچ وفکر میں کوشاں رہتے ہیں۔

عقدتین قمر:۔یعنی راس وذنب کی حقیقت کیا ہے

کچھ منجم راس وذنب کو کواکب مانتے ہیں لیکن بعض منجم و جفار اسکی نفی بھی کرتے ہیں مگر ناچیز کے نزدیک زیادہ صحیح دلیل یہ ہی ہے کہ دونوں کواکب نہیں بلکہ راس وذنب چاند پر معتدل النہار کے وہ نشان ہیں جو دائروں میں تقسیم شدہ ہیں۔

(۱) راس:۔یہ دائرہ شمال کہا جاتا ہے یا دوسرے لفظ میں سر بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۲) ذنب:۔اس کو جنوبی دائرہ کا نام دیا جاتا ہے جسکے معنی دم کے ہوتے ہیں لہذا راس و ذنب ایک دوسرے کی ضد ہیں جو آمنے سامنے ہی رہتے ہیں اسلئے کہ یہ دونوں قطبین کے سائے ہیں اور شاید اسی وجہ سے دونوں میں ہمیشہ ۱۸۰ درجہ کا فرق رہتا ہے بایں وجہ راس وذنب کی رفتار بقیہ سیارگان سے الٹی ہے جو حمل سے برج حوت کی طرف اور میزان سے سنبلہ کی طرف جاتے ہیں۔

ہندو منجمین راس وذنب کو راہو و کیتو کا نام دیتے ہیں ٹھیک جس طرح مشتری اور زھرا کو بر سپت اور شکر کا نام دیتے ہیں راس کا شکلی حرفی سہ ہوتا ہے اور ذنب کا شکلی حرفی نب آتا ہے۔

لیکن کسی بھی حال میں راس وذنب کا شمار سیارگان میں نہیں ہوتا مگر یہ بات الگ ہے کہ تقاویم میں سعد ونحس کی وجہ سے ان کی رفتار لکھی ہوتی ہے البتہ حسابات سے ان نشان ونقاط کا معلوم کرنا ضروری ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ گرہن کے وقتوں کا پتہ اسی سے لگتا ہے کوئی کہ گرہن راس وذنب کے نشان ونقاط کے جس قدر قریب ہوگا اتنا ہی زیادہ اس گرہن کے مکمل ہونے کی توقع ہوگی۔

تاثیر عقدتین کیا اثر لاتی ہے

حکماء منجمین کا ماننا ہے کہ راس و ذنب کے ایک طرف زائچہ کے کسی گھر میں ساتوں کواکب جمع ہو جائیں تو یہ چغلی، حقیری، مذہبی عقیدتوں میں مستحکمی، اور قحط سالی جیسے امور اس سے منسوب ہیں۔ راس سرخ روئی، فتح مندی سرفرازی لاتا ہے تو ذنب متعلقہ امور کو پائے تکمیل سے روکتا ہے۔

عقدتین قمر کی بلحاظ جسمانی تقسیم

سنگساری، جلا وطنی، مقدمہ بازی، معمولی اور چھوٹے افراد، دھنواں، سانپ، خوف، درختوں پر چڑھنے سے خطرہ یہ سب اسی کے مطابق بیان کئے جاتے ہیں۔

بلحاظ امراض، بخار اور وہ امراض شامل ہیں جو زہریلے کیڑے مکوڑوں کے ڈسنے پر پھیلتے ہیں اطباء حضرات ایسے مرضوں کو طاعون کا نام دیتے ہیں وہ درد جو تلی میں ہوا بھر جانے سے پیدا ہوتا ہے یعنی درد قولنج وغیرہ اسکو جسم انسانی میں ناف سے نسبت ہے بدصورتی اعضاء اور بدن کے نشانات بھی اسی سے متعلق ہیں اور جگہ کے لحاظ سے ریگستان، چٹیل جنگل شمشان گھاٹ و قبرستان، گھاٹی یہ سب اسی کے متعلق ہیں، جنگ و جدال اور ظلم و تشدد کو ہوا دیتا ہے۔

ایک برج میں تقریباً ۱۹ مہینے رہتا ہے کل بروج سفر ۲۲۸ مہینوں میں طے کرتا ہے جو روزانہ کی رفتار = ۳ دقیقہ اور ۱۱ ثانیہ ہوتی ہے۔

راس و ذنب ایک دوسرے کے مقابل ساتوں برج میں رہتے ہیں اور انکا فاصلہ ۱۸۰ درجہ کا ہوگا لہٰذا انکا صعود، شدید العمل سے ہی واقع نقصانات ان کے عرض پر ہی منحصر ہے۔

محمد شبیر قادری

سعد و نحس حالت

طلوع راس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسکی تاثیر مشتری کے مثل ہوتی ہے جبکہ طلوع ذنب کی تاثیر زحل کے یورنس کی نحس تعبیروں کے مانند ہوگی جب ذنب کے ساتھ کسی نحس کوکب کا قران ہوتا ہے اس وقت یہ اور بھی زیادہ نحس ہوتا ہے لیکن جب کسی سعد ستارے کے ساتھ اسکا قران ہوتا ہے تب اسکی نحس تاثیروں میں تخفیف واقع ہوتی ہے اور اگر راس کے ساتھ نحس کواکب ہوں تو اسکی حالت سعد میں کمی واقع ضرور ہوگی۔

عقدتین

اہل نجوم کا دعویٰ ہے کہ جب چاند اپنے مدار پر چلتا ہوا طریق الشّمس کو دو مقابل نشان و نقاط پر قطع کرتا ہے سیارگان میں چاند کا حرکتی دائرہ طریق الشّمس سے الگ ہے کیونکہ چاند کے مدار کا مادہ صرف پانچ درجہ ہے جب کہ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے ہر مہینے کی گردش میں قمر چودہ دن دائرۃ البروج سے شمال کی طرف اور چودہ روز جنوب کی جانب رہتا ہے جن نشان پر چاند طریق الشّمس کو قطع کرتا ہے انکو عقدتین کہتے ہیں۔

سبق:۔ جس نشان پر چاند دائرۃ البروج کے جنوب سے شمال کی جانب حرکت کرے گا اسی کو راس کا نام دیا جاتا ہے اور ذنب مقابل کے عقدہ کو کہا جاتا ہے۔

سبق:۔ علمائے نجوم کے بیان کے مطابق ٹھیک اسی طرح بقیہ سیارگان کے بھی مدار ہوتے ہیں اور دو نشان یا دو نقطے مقام قطع دائرۃ البروج کے مقابل ہیں ہر ایک ستارے کے ان نشانوں مقاطع کو راس اور ذنب ہی کہا جاتا ہے لیکن چاند کے ان نشانوں کو عقدتین کہا جاتا ہے اور بقیہ سیارگان کو جوزہرین یا جوزہرات کا نام دیا گیا ہے یہ نشانوں یا نقطوں سیارگان کے قرانات و

مقابلہ بہتر پوزیشن اور کم تر پوزیشنوں کے دریافت کرنے کا مخصوص آلہ سمجھا جاتا ہے۔

﴿زمین﴾

منجمان کے نزدیک زمین ایک سیارہ ہے جسکو دیگر سیارے والے نیلا سیارہ کے نام سے پکارتے ہیں زمین و آسمان کے مانند گول اور بیضاوی شکل رکھتی ہے کہ جسکے دونوں بالائی سرے دھنسے ہوئے بتائے جاتے ہیں اور دیگر سیارگان کے مانند گردش کرتی ہے جسکے تین حصے غیر آباد ہیں جنکے تعلق سے کہا جاتا ہے کہ ان میں پانی کے سوا کچھ نہیں باقی جو ایک چوتھائی حصہ آباد ہے جس میں جزائر و براعظم ہیں اب اسکے دو حصہ اور کروٹ معلوم ہوگا شمس ایک حصہ کے بالکل سامنے ہوگا اور ایک حصہ دوسری جانب ہوگا اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک حصہ میں رات ہوگی اور دوسرے حصہ میں دن ہوگا قطبین کے قریب برف اور گرم ہوا ہے۔

(ہماری زمین کی کیا کیفیت ہے)

جہاں تک میری معلومات کا سوال ہے یا دیگر احوال عالم میں غور و فکر کرنے والے حکماء کی کتابوں سے یہ بات اظہر ہوتی ہے کہ زمین گول ہے اور پانی کے عنصر سے گھری ہوئی ہے گویا ایک انگور کا دانہ پانی پر تیر رہا ہے۔ جب حق تعالیٰ نے اس پر حیوانات پیدا کرنے چاہے اور اسے نوع انسان سے جسے تمام حیوانات پر برتر و بالا ہونے کی سعادت حاصل ہے، آباد کرنا چاہا تو اسکے بعض کناروں سے پانی ہٹا دیا اس سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ زمین پانی کے نیچے ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں کیونکہ زمین کے نیچے اسکا درمیانی نقطہ اور کرہ ارض کا مرکز ہے اور زمین کے تمام اطراف اپنی کشش ثقل کی وجہ سے اسی مرکز کی طرف مائل ہیں اور جو پانی زمین کو گھیرے ہوئے ہے وہ زمین کے اوپر ہے البتہ ایک اعتبار سے پانی زمین کے نیچے بھی ہے۔

(زمین کا نصف حصہ کھلا ہوا ہے)

جیسا کہ مقدمہ ابن خلدون سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین کا وہ حصہ جس سے پانی ہٹ گیا ہے آدھا ہے اور اسے چاروں طرف سے پانی نے گھیر رکھا ہے اسی کو علماء غور و فکر کر کے بحر محیط کہتے ہیں اور بعض لبلا براور اوقیانوس کہتے ہیں اور اسے بحر اخضر و اسود بھی کہتے ہیں۔

(زمین کا کتنا حصہ آباد ہے؟)

پھر زمین کا یہ نصف کرہ جس سے آبادی کے لئے پانی ہٹ گیا ہے آباد بھی ہے اور غیر آباد بھی بلکہ ویرانہ آبادی سے زیادہ ہے اور جنوبی حصہ بہ نسبت شمالی حصہ کے زیادہ ویرانہ ہے، آباد حصہ کرۂ ارض پر شمالی جانب زیادہ ہے کروی سطح کی شکل میں سمت جنوب میں خطہ استوا پر ختم ہو جاتا ہے اور شمالی جانب سمت خط کروی پر ختم ہو جاتا ہے جس کے پیچھے پہاڑ ہیں جو اسکے اور بحر اوقیانوس کے درمیانی مائل ہیں ان ہی کے درمیان دیوار یا جوج، ماجوج پائی جاتی ہے۔ یہ پہاڑ مشرق کی طرف چلے گئے ہیں اور مشرقی اور مغربی دونوں سمتوں سے آکر بحر محیط پر ختم ہو جاتے ہیں لوگ زمین کے کھلے ہوئے حصے کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ آدھا کرہ ہے بلکہ کچھ کم ہی ہے اس کھلے ہوئے حصہ کے چوتھائی میں آبادی ہے۔

(کرۂ ارض کی تاثیرات)

زمین خلا میں معلق گردش کر رہی ہے عناصر اربعہ اور دوسرے سیارگان سے مختلف شعاعوں کے تاثیرات کی وجہ سے ہر وقت بدلاؤ اور تغیرات جیسی خصوصیات رکھتی ہے موبائل اور ریڈیائی جیسی کرنیں و دیگر مختلف قسم کی بجلی کی لہروں میں جو دوسرے سیاروں سے آتی ہے زمین متاثر ہوتی

رہتی ہے جسکی بنا پر جمادات، نباتات، جاندار سب تأثر لیتے رہتے ہیں اور ہزاروں قسم کی کیمیاوی تبدیلیوں جیسی خصوصیات واضح ہوتی رہتی ہیں۔

(زمینی طبقات)

زمین کے گرد اور قطبین کے درمیان ایک فرضی لکیر ہے جسکو مشرق سے مغرب تک شمار کیا جاتا ہے منجمین حضرات کا ماننا ہے کہ جب شمس اس خط استوا پر آتا ہے تو دن رات برابر ہو جاتے ہیں۔

اور جو شمال وجنوب لکیریں جو کہ قطبین کو ملانے میں مدد دیتی ہیں انکو طول بلد کہا جاتا ہے اور مشرق سے مغرب جو لکیریں ہیں انکو عرض بلد کا نام دیا جاتا ہے زمین کے ایک جانب ۱۸۰ درجہ سمندر مانا جاتا ہے اور ۷۰ درجہ تا حد شمال آبادی ہے اسکے بالکل سامنے خط استوا ہے اس سے تخمینہ طور پر شمس ۲۳ درجہ شمال اور جنوب کی طرف رہتا ہے اسی بنا پر زمین کے ۴۷ درجہ کا درمیانی علاقہ شمس کے مقابل رہتا ہے جبکہ یہ علاقہ گرم ہوگا اس کے جانب شمال اور جنوب ۴۳ درجہ متوسط ہوگا اسکے آخر ۲۳ درجہ سرد ہے کل ۳۶۰ درجات ہوتے ہیں جنکا ہر درجہ چوتھے منٹ میں شمس کی روشنی کے سامنے آتا ہے جبکہ مقابل حصہ اندھیرے میں ہوتا ہے سارے جہاں کا ٹائم ان ۳۶۰ درجات پر موقوف ہے یاد رہے کہ زمین کے ایک درجہ کا فرق تخمینہ طور پر ۶۹/۲/۷ میل ہے۔

(جنتری پر بھی ایک نظر)

سبق:۔ جنتریوں اور زائچہ میں حسابات اور گردش وغیرہ کا شمار نہیں ہوتا ہے کیونکہ انکے بدلے جو ولادت کے وقت افق مشرق پر چمکتا ہے جسکو طالع کہا جاتا ہے اصل میں وہ یہ ہی برج ہے۔

جو زائچہ میں حالات زندگی کا درجہ رکھتا ہے بایں وجہ زمین کی بجائے شمس کی رفتار کو جنتریوں میں دیا جاتا ہے لہٰذا زمین کے نشانوں نقاط منقلب اور دور ونزدیک سورج کو دکھایا جاتا ہے۔

(دورۂ زمین)

منجم وجفار کے نزدیک اسکی محوری گرد ۲۳ گھنٹے ۵۶ منٹ ۴ سیکنڈ۔

روزانہ کی رفتار ۶۸ ہزار میل، جو کہ ایک سیکنڈ کی رفتار ۱۸٫۵ میل۔

سال:۔ ۳۶۵ دن ۶ گھنٹے ۴۲ منٹ ۵۳ سیکنڈ اور سال کا دورہ ۸۱ لاکھ ۳۸ ہزار ۴ سو میل کا سفر کرتا ہے خط استوا کا چکر ۱۰۴۰ میل فی گھنٹہ میں پورا کرتا ہے۔

(زمین سے حرکات سیارگان کا جغرافیہ)

منجمین کے مطابق اگر آپ چوتھے سیارہ شمس پر ہیں تب آپ کو سارے سیارگان کی نقل و حرکت ایک جیسی اور ایک ہی سمت نظر آئے گی کیونکہ شمس مرکز ہے باقی تمام سیارگان سورج کے گرد ایک رفتار مخصوصہ سے گردش کرتے ہیں سورج ہر ستارے کے ساتھ ایک الگ بیضوی مدار کا خاصہ ہے جس کی بنا پر شمس سے متعین درجہ پر دو بالمقابل نشان و نقاط پر وہ زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کرنے کو بعد الشّمس کہا جاتا ہے اور قرب الشّمس اس کو کہا جاتا ہے جو دو بالمقابل نشان و نقاط سے قریب تر قریب ہو۔

اصول:۔ بعد الشّمس پر سیارگان کم رفتار سے گردش کرتے ہیں اگر ہم زمین کو مرکز مانکر اس کو متحرک سمجھیں کہ جس کے گرد تمام سیارگان گردش کر رہے ہیں تو زمین کی حرکت میں کچھ الگ قسم کی میانہ روی سی نظر آئے گی کیونکہ عطارد اور زہرہ شمس کے گرد گردش کرتے دکھائی دیں گے اور

شمس زمین کے گرد گھومتا ہوا نظر آئے گا لیکن کچھ وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ شمس اور زمین کے وسط میں عطارد اور زہرہ کواکب ہوں گے۔ اصطلاح نجوم میں اس کو قران ادنیٰ کہا جاتا ہے اور بعض دفع یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ شمس کے دوسری جانب زمین سے بہت دور ہوتے ہیں اس کو منجمین حضرات قران اعلیٰ کا نام دیتے ہیں اور پھر کسی دوسرے اوقات وہ شمس کی جانب مشرق یا جانب مغرب ناظر کو دکھائی دیتے ہیں۔ باقی دوسرے سیارگان ارضی مدار سے زیادہ بڑا مدار ہوتا ہے معلوم ہوا کہ اس کے چاروں طرف چکر لگانے میں بہت زیادہ وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ درجہ پر ہوتے ہیں جس کی مکمل وجہ یہ ہے کہ طلوع و غروب، رجعت، مستقیم اور قران و مقابلہ جیسی خصوصیات اس وقت میں ہی ممکن ہیں جب کہ وہ اپنے مدار پر گردش کرتے ہوئے مختلف نشان و نقاط پر ہوں۔

میں نے جو علمائے نجوم کے نظریات بیان کئے ہیں وہ یقیناً قابل غور ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر چیز کا علم ہے اس کا ثبوت درجہ ذیل آیت سے واضح ہے:۔

﴿الم تران اللہ یولج اللیل فی النھار و یولج النھار فی اللیل و سخر الشمس و القمر ؗ کل یجری الیٰ اجل مسمی و ان اللہ بما تعملون خبیر﴾

(سورہ لقمان۔ آیت نمبر، ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان :۔ اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کرتا ہے رات کے حصہ میں ۵۱ اور اس نے سورج اور چاند کام میں لگائے ۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

اب ذرا تفسیر پر بھی غور کریں حضور صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تحریر

فرماتے ہیں ۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹا تا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے۔ ۵۲ بندوں کے نفع کے لئے۔ ۵۳ یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقات معینہ تک سورج آخری سال تک اور چاند آخری ماہ تک۔

جب ہم نے تفسیر کو بغور پڑھا تو قرآن کی مذکورہ آیت کا مکمل مفہوم سمجھ میں آ گیا یعنی جب دن گزرتا ہے تو رات آتی ہے اور رات گزرتی ہے تو دن آتا ہے اور مسلسل روز آخر تک یہ ہی قانون رہے گا اگر یہ گذشتہ رقم شدہ تحریر اور آیت تفسیر دونوں کو بغور دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں کس قدر مماثلت ہے یہ ہی وہ قانون ہے جس کو میں نے اصول وقواعد کے ساتھ مشترکہ طور پر سمجھانے کی کوشش کی ہے اور اگر ہم آیت تفسیر ۵۲ پر نظر ڈالیں کہ جہاں دیا گیا ہے بندوں کے نفع کے لیے بس ثابت ہو گیا کہ دونوں مماثل طور پر واضح ہیں کیوں کہ یقیناً بندوں کے فوائد بیان کرنا یہ شمس وقمر کی تاثیرات کی طرف اشارہ ہے۔

باب پنجم

خط استوا، منطقۃ البروج اور معدل النہار

ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ ایک چوتھائی حصہ یعنی جس میں آبادی ہے مقدمہ ابن خلدون میں اس کو سات حصوں میں بٹا ہوا ثابت کیا گیا ہے، خط استواء کرۂ ارض کے مشرق سے مغرب تک دو برابر حصہ کر دیتی ہے اس کو زمین کا طول کہتے ہیں اور کرۂ ارض میں یہی سب سے بڑا عرضی خط ہے جیسے کہ آسمان پر سب سے بڑا خط منطقۃ البروج اور معدل النہار ہے منطقۃ البروج ۳۶۰ درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ایک درجہ زمین کی مسافت کے اعتبار سے ۲۵ فرسخ کا ہوتا ہے اور ہر فرسخ ۱۲ ہزار گز کا ہوتا ہے اور ایک میل پونے چار ہزار گز کا ہوتا ہے لہذا ایک فرسخ تین میل اور پانچ سو گز کا ہوتا ہے ایک گز ۲۴ انگل کے اور ایک انگل ۷ جو کے برابر ہوتا ہے، قطار میں لمبے لمبے برابر برابر زمین پر رکھے جائیں اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں تو دائرہ معدل النہار سے جو زمین کے خط استواء کے محاذ میں ہے اور آسمان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اور دونوں قطبوں کے درمیان ۹۰ درجہ کا فاصلہ ہے لیکن شمال میں آبادی خط استواء سے ۶۴ درجہ تک ہے اور باقی حصہ ویران ہے، کیونکہ اس میں انتہائی برودت ہے اور برف جمی رہتی ہے جیسے جنوب میں فرط حرارت کی وجہ سے بالکل آبادی نہیں۔

(جنوبی حصہ ویرانہ ہے)

جنوبی حصہ بالکل غیر آباد ہے بہت سے حکماء نے اسکی یہ وجہ بتائی ہے کہ وہاں شدت

حرارت نا قابل برداشت ہے سورج تقریباً سر پر ہی رہتا ہے اور اگر ہٹتا بھی ہے تو جیسے آٹے میں نمک۔ آیئے ہم اسکی تشریح ایک دلیل سے کریں اس دلیل سے یہ بات بھی سمجھ میں آجائے گی کہ شمال میں تیرہ اقلیم تک آبادی کی کثرت کیوں ہے؟

اور جیسا کہ مقدمہ ابن خلدون کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ قطب جنوبی اور شمالی جب اپنے اپنے عین افق پر ہوں تو آسمان پر ایک فرضی سب سے بڑا دائرہ (دائرہ معدل النہار) مان لیا گیا ہے یہ دائرہ آسمان کے برابر برابر دو حصہ کر دیتا ہے آسمان پر مشرق سے مغرب تک جس قدر دائرہ تصور کر لئے جائیں ان سب میں دائرہ معدل النہار بڑا ہے اور باقی تمام دائرے اس سے چھوٹے ہیں، علم ہیئت کے طلبہ جانتے ہیں کہ سب سے اوپر والا آسمان ۲۴ گھنٹے میں مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتا ہوا اپنا ایک دورہ مکمل کرتا ہے اسکے ضمن میں اندرونی تمام آسمان بھی گھوم جاتے ہیں آسمان کی ۲۴ گھنٹے والی حرکت مشاہدہ میں آتی ہے اسی طرح علم ہیئت میں بھی ثابت ہے کہ دیگر سیارہ بھی اپنے اپنے افلاک میں گردش کر رہے ہیں مگر ان کی گردش پہلے آسمان کی گردش کے برعکس ہے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف ہے پھر سرعت و سست رفتار کے اعتبار سے تاروں کی پورے دورہ کی مدت میں تفاوت ہے اپنے اپنے فلک میں ان تاروں کی گردش کی گزرگاہیں ہیں جو دائرہ فلک البروج کے محاذ میں ہوتی ہیں یہ دائرہ بارہ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور دائرہ معدل النہار کو دو آمنے سامنے کے نقطوں پر کاٹتا ہوا گزرتا ہے یہ دو نقطے حمل اور میزان کے اول میں ہیں یوں سمجھئے کہ دائرہ معدل النہار دائرہ فلک البروج کے دو مساوی ٹکڑے کاٹ دیتا ہے ایک ٹکڑا دائرہ معدل النہار سے شمالی رخ پر ہے اور دوسرا ٹکڑا اراس میزان سے برج حوت کے آخر تک جنوبی رخ پر ہے جب زمین کے تمام گوشوں میں دونوں قطب افق پر ہوں تو سطح زمین پر دائرہ معدل النہار کے محاذ میں ایک گول خط فرض کر لیجئے یہ خط مغرب سے مشرق کی جانب

فرض کیا جائے گا اسے خط استواء کہتے ہیں، علماء جغرافیہ بتاتے ہیں کہ رصدگاہوں کی رو سے یہ خط پہلی اقلیم کے مبداء سے شروع ہوتا ہے اسی طرح خط کے شمال میں جس نسبت سے آبادی بڑھتی ہے اسی نسبت سے قطب شمالی اٹھتا ہے حتیٰ کہ اس کا ارتفاع ۶۴ درجہ پہنچ جاتا ہے یہ ساتویں اقلیم کی انتہا ہے اور یہاں آکر آبادی ختم ہو جاتی ہے اور جب افق پر ۹۰ درجہ تک ارتفاع ہو اس فاصلہ تک جو قطب اور معدل النہار میں ہے افق سے مل جائیگا اور چھ شمالی برج زمین کی سطح کے اوپر ہوں گے اور چھ جنوبی برج اس کے نیچے ہونگے۔

(۶۴ درجہ سے ۹۰ درجہ تک آبادی نہیں)

۶۴ درجہ سے ۹۰ درجہ تک آبادی ممتنع ہے اور یہ بات ہم اپنے ذہنی اختراع سے نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ ہم اس کو مقدمہ ابن خلدون سے ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ درجوں میں گرمی اور سردی میں ایک طویل زمانہ کا فاصلہ ہے اس لئے پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے کیونکہ طبعی امتزاج ناممکن ہو جاتا ہے، اس بیان کی رو سے جب آفتاب راس الحمل اور راس المیز ان میں داخل ہوتا ہے تو وہ خط استواء پر اور وہاں کے لوگوں کے سروں کے محاذ میں ہوتا ہے پھر اس محاذ سے ہٹ کر راس سرطان اور راس جدی تک پہنچتا ہے ان کا انتہائی فاصلہ معدل النہار سے ۲۴ درجہ ہے پھر جوں جوں قطب شمالی افق سے اٹھتا جاتا ہے اسی قدر دائرہ معدل النہار سر کے محاذ سے جنوبی سمت میں ہٹتا جاتا ہے اور اسی قدر قطب جنوبی گرتا جاتا ہے اور قطب شمالی کے اسی ارتفاع کا نام عرض بلد ہے اور جوں جوں دائرہ معدل النہار سر کے محاذ سے جنوب کی طرف جھکتا جاتا ہے اسی نسبت سے برج سرطان تک شمالی برج سر کے محاذ کی طرف اٹھتے جاتے ہیں اسی نسبت سے جدی تک برج جنوبی پست ہو جاتی ہیں کیونکہ دونوں قسم کے برج خط استواء پر سمت سر سے دونوں طرف واقع ہیں، افق شمالی اٹھتے اٹھتے اپنی انتہائی حد تک راس سرطان میں جو ارتفاعی کی حد ہے آجائیگا

اور ٹھیک سر کی سمت میں پہنچ جائے گا، جن مقامات کا عرض بلد ۲۴ درجہ ہوتا ہے جیسے حجاز وغیرہ وہاں پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر قطب شمالی کا ارتفاع ۲۴ درجہ سے زیادہ ہو جائے تو سورج سر پر نہیں آئے گا بلکہ جنوب ہی کی طرف مائل رہے گا اور ۶۴ درجہ تک جھکتا ہی چلا جائے گا یہاں انتہائی سردی کے باعث اور ایک طویل مدت تک حرارت مفقود ہونے کی وجہ سے حیوانات کے وجود کا بالکل امکان ہی نہیں پھر سورج اپنے سمت راس کے یا اس کے قریب قریب کے زمانہ میں اپنی کرنیں سیدھی یعنی عمودی خط میں ڈالتا ہے اور دوسرے زمانہ میں ٹیڑھی یعنی ترچھی خط میں ڈالتا ہے جس سے زاویہ منفرجہ یا حارہ پیدہ ہوتا ہے جب سورج کی کرنیں عمودی خط ترچھا ہوگا اتنی ہی روشنی مدھم ہوگی اور کم پھیلے گی اسی لئے جب سورج راس میں ہوتا ہے تو گرمی زیادہ ہوتی ہے اور جوں جوں سمت راس سے ہٹتا ہے گرمی میں بتدریج کمی آجاتی ہے کیونکہ روشنی حرارت و برودت کا سبب ہے۔ سال میں دوبار سورج خط استواء پر سر پر آتا ہے جب برج حمل یا برج میزان میں ہوتا ہے اور جب سر سے ہٹتا ہے تو زیادہ نہیں ہٹتا اور جب وہ راس سرطان اور جدی میں داخل ہوتا ہے جو اس کے میلان کی انتہائی حد ہے تو ہنوز حرارت معتدل نہیں ہوتی کہ پھر سر کی سمت کی جانب چڑھنے لگتا ہے اس لئے افق پر عمودی خط میں ہی کرنیں پڑتی رہتی ہیں اور ان کا زمانہ طویل ہوتا ہے یا دائمی اس لئے ان علاقوں میں ہمیشہ گرمی پڑتی ہے اور ہوا شدید گرم رہتی ہے گرمی کا یہ ہی حال ان مقامات کا ہے جو دائرہ معدل النہار سے شمالی سمت میں ۲۴ درجہ والے علاقوں میں آباد ہیں کیونکہ ان علاقوں میں کرنوں کا وہی حال ہے جو خط استواء والوں کا ہے انکے سر پر بھی آفتاب دوبارہ آتا ہے اور فرط حرارت سے ہوا گرم وخشک ہوجاتی ہے جس سے حیوانات کی پیدائش رک جاتی ہے کیونکہ جب شدت کی گرمی پڑے گی تو پانی خشک ہو جائے گا اور رطوبت فنا ہوجائے گی اور کانوں میں اور حیوانات ونباتات میں پیدائش کا سلسلہ بند ہوجائے گا کیونکہ پیدائش کا مدار تری پر ہے پھر جب

راس سرطان سر سے ۲۵ درجے بلد کی یا مابعد کی دوسری پر ہٹتا ہے تو آفتاب بھی ہٹ جاتا ہے اور حرارت معتدل یا قریب الاعتدال کے برودت بڑھتی جاتی ہے کیونکہ کرنیں سطح زمین پر ترچھی پڑتی ہیں اور پیدائش کے سلسلے میں خرابی پیدا ہونے لگتی ہے، ہر حال شدت حرارت و برودت دونوں سے پیدائش کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر اس میں فرط حرارت بہ نسبت فرط برودت کے زیادہ مؤثر ہے اس لئے کہ حرارت بڑی سرعت کے ساتھ رطوبت کو سکھا دیتی ہے لیکن برودت اتنی سرعت سے رطوبت کو جماتی نہیں اسی بنا پر پہلی اقلیم اور دوسری اقلیم میں آبادی زیادہ نہیں۔ اور تیسری اور چوتھی اور پانچویں اقلیم میں درمیانی ہے کیونکہ روشنی کی کمزوری کی وجہ سے حرارت معتدل ہے اور چھٹی اور ساتویں اقلیم میں آبادی بہت ہے کیونکہ ان میں گرمی برائے نام ہے کیونکہ ٹھنڈ گرمی ہی کی طرح ابتداء ہی میں پیدائشی سلسلہ میں اثر انداز نہیں ہوتی کہ پیدائش کے مادہ کو منجمد بنا دے اس وقت اثر کرتی ہے جب انتہائی شدید ہو جاتی ہے اور حالات شدت میں برودت میں پیوست ہو جاتی ہے جو پیدائش میں حائل ہو جاتی ہے یہ حالت ساتویں اقلیم کے ماوراء میں پیش آتی ہے اسی واسطے شمالی چوتھائی حصہ میں آبادی کی کثرت ہے۔

چونکہ حرارت پیدائش پر بہت تیز اثر ڈالتی ہے اس لئے حکماء فرماتے ہیں کہ خط استواء سے ہٹ کر جنوبی مقامات پر آبادی نہیں اور وہ ویران ہے حالانکہ یہ قول محل نظر ہے کیونکہ متواتر خبروں سے اور مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی آبادی ہے مگر بظاہر حکماء کے اس قول سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ہی آبادی نہیں ہے بلکہ ان کی دلیل سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ شدید حرارت کی وجہ سے وہاں پیدائش سلسلہ زیادہ تر فساد پزیر اور باطل ہو جاتا ہے اس لئے عقل چاہتی ہے کہ وہاں آبادی بالکل نہ ہو یا ہو تو بہت کم، مشاہدہ بھی یہ ہی بتاتا ہے کہ خط استواء اور راس کے پاس والے علاقوں میں آبادی تو ہے مگر بہت کم ہے مقدمہ ابن خلدون میں ابن رشد کے حوالے

سے دیا جاتا ہے کہ ان کی رائے کے مطابق خط استواء کے مقامات معتدل ہیں اور اس کی جنوبی جہت میں شمالی جہت کی طرح آبادی ہے فساد پیدائش کی راہ سے ابن رشد کا قول ناممکن نہیں البتہ خط استواء کے جنوبی حصہ میں اس لئے آبادی ناممکن ہے کہ وہاں سطح زمین پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور شمالی حصہ میں جس قدر آبادی ہے اسی کے مقابلہ میں جنوبی حصہ کی زمین تر پر آب ہے پھر جب معتدل علاقہ پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے ناقابل آبادی ہے تو غیر معتدل علاقہ تو بدرجہ اولیٰ ناقابل آبادی ہوگا کیونکہ آبادی کا سلسلہ از راہ خود تدریجی ہے از راہ امتناع نہیں یعنی آبادی کا آغاز عدم سے نہیں ہوتا کہ پہلے کچھ بھی نہ ہو پھر ایک دم آبادی بڑھتی چلی جائے خط استواء پر آبادی کے نہ ہونے کی رائے صحیح نہیں۔

ممالک کے اختلاف اوقات

سائنسدانوں کے مطابق شمس بیک وقت ہر جگہ اجالا نہیں دے سکتا کیونکہ زمین گولائی شکل (گیند کی طرح) اختیار کیے ہوئے ہے جس کے چاروں سمت آبادی ہے قطبین کے درمیان اور زمین کے گرد جو لکیر تصور کی جاتی ہے جس کا شمار مشرق سے مغرب تک ہوتا ہے ٹھیک اسی لکیر سے جو آبادیاں شمال وجنوب کی طرف ہیں ان میں شمس کی کرنیں ٹیڑھی گرتی ہیں، ماہ مارچ سے لیکر مئی تک جب سورج برج حمل سے دائرۃ البروج کے تیسرے برج یعنی جوزا تک گردش کرتا ہے تو جانب شمال ۳۴ درجہ تک جھکاؤ ہوتا ہے اور کسی قدر اس کی رفتار میں کچھ تخفیف واقع ہوتی ہے اوپر آنے والا دن ۱۵ دقیقہ بڑا ہوتا ہے بعینہ کل پیمائش ۱۳ ساعت ساڑھے دس درجہ (یعنی ۴۲ منٹ) ہوتی ہے اور رات کا کل حصہ ۱۰ ساعت ساڑھے چار درجہ ہوتا ہے۔ اور ایسی پوزیشن میں سورج کی نقل وحرکت ۵۶ دقیقہ ۵۱ ثانیہ روزانہ ہوتی ہے ان ہی دنوں میں جو آبادی کا حصہ اس لکیر یعنی خط استوا سے جانب جنوب واقع ہے وہاں دن چھوٹا اور رات بڑی ہو جاتی ہے کیونکہ جون کے مہینہ

میں جب سورج چوتھے برج کی سیر کرتا ہے تو بالا مقدار سے دن چھوٹا ہونے لگتا ہے اور جب ستمبر کے مہینہ میں شمس ساتویں برج میں داخل ہوتا ہے تو دن رات خط استوا کے مما لک میں برابر ہو جاتے ہیں بعدازاں شمس جانب جنوب جھکاؤ لیتا ہے تو ساتویں، آٹھویں اورنویں برج میں رات بڑھنے لگتی ہے غرض کہ شمس ۲۴ درجہ تک جنوب کو مائل ہوتا ہے اب جوکہ آبادی کا حصہ شمال کو باقی رہ گیا ہے اس حصہ میں رات کا لمبا ہونا لازمی ہے اور یہاں تک کہ دنیا کی آبادی کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے کہ جہاں سورج نکلتا ہی نہیں اس کے بعد انگریزی سال کے یکم ماہ سے تیسرے ماہ تک جب سورج دسویں گیارہویں اور بارہویں بروج میں ہوتا ہے تو رات کم ہونے لگتی ہے۔

دائرۃ البروج کے پہلے برج درجہ ایک پر آ کر خط استوا کے پاس والے مما لک میں رات اوردن یکساں ہوجاتے ہیں۔

سبق:۔آفتاب کی گردش کا چکر ذکر کردہ بارہ الگ الگ گھروں کو طے کرتا ہے دائرۃ البروج کا احاطہ وہ چکر ہے جو آفتاب و زمین کے گرد مشرق و مغرب کی فرضی لکیر کو متوازی صورت پیدا کرتا ہے بعینہ شمس کا احاطہ اس لکیر کو دو جگہوں پر منقسم کرتا ہے۔ پہلا گھر اور ساتواں گھر ہی ثابت کرتے ہیں کہ منطقۃ البروج کا احاطہ اسی نقطہ سے شروع ہوتا ہے جہاں خط استواء اس طور پر قطع ہو کہ وہ نقطہ نصف النہار سے پہلے گھر شمار ہو۔

محمد شبیر قادری

علمائے منجمان آفتاب کے اس گھر میں آنے سے مستقبل کا حساب لگایا کرتے ہیں درج کیا گیا نقشہ ثابت کرتا ہے کہ آفتاب چار جگہ پر منطقۃ البروج کو شرقاً غرباً شمالاً جنوباً منقسم کرتا ہے



یہ وہ گھر ہیں یعنی پہلا، چوتھا، ساتواں اور دسواں جہاں سے طلوع وغروب کا اور دن رات کا بدلنا ان ہی گھروں سے ہوتا ہے۔ علماء منجمان ان ہی چاروں نشان ونقاط کو منقلب مانا کرتے ہیں، جیسا کہ مطلوبہ نقشہ سے ثابت ہوتا ہے۔

قارئین حضرات کے لئے غور طلب ہے مشرق اور مغرب زمین کو جو دو حصوں میں بانٹتا ہے اس خط استوا پر آفتاب کے جانب شمال یا جانب جنوب مائل ہو جانے سے لیل ونہار میں ضرور کمی بیشی آئے گی یہ ہی اوقات علماء منجمان کے لئے اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ اب ہر ملک، قریہ قریہ، بستی بستی غرض کہ ہر جگہ پر اوقات میں کچھ کمی بیشی پائی جائے گی مگر ہاں یہ بات ذرا مختلف ہے کہ کچھ ممالک میں ساعتوں کا فرق ہوگا تو کہیں پر دقیقہ اور ثانیہ کا بایں وجہ ہر ایک کا طالع ولادت الگ ہو جاتا ہے کیونکہ اسی وجہ سے سب کا کردار عمل اور مزاج جدا ہوگا اور مولود مختلف غم ومصیبتوں پر ہی زندگی گزارتا ہے اختلاف اوقات میں جتنا وسیع فاصلہ ہوگا اتنا ہی الگ ہوگا سرا سیمہ سے دوچار ہوگا جس کی وجہ یہ ہے کہ گردش کواکب فلکی ایک بڑا بدلاؤ ہر پانچ منٹ میں لاتی ہیں لیکن جن دو بچوں کی ولادت ایک ہو ان کے حلیہ حالات ومزاج کسی قدر ایک ہوتے ہیں اور کیا بعید ہے کہ انکی موت بھی ایک ہی وقت پر ہو۔

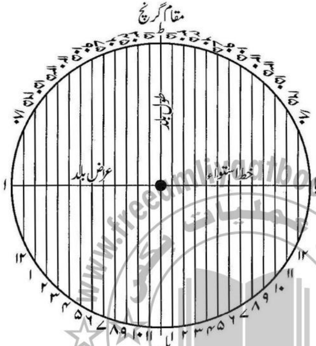
اصطلاح نجوم میں اسٹنڈرڈ ٹائم کی کیا اہمیت ہے

مقام گرینچ کو صفر درجہ مان کر ہر جگہ کے اوقات کی تصحیح کی جاتی ہے ہر وہ جگہ 0 درجہ سے جس قدر طول بلد جانب مشرق ہوگا تو وہاں سورج چار منٹ فی درجہ حساب سے دیر سے طلوع ہوگا فرض کرو اگر کوئی شہر گرینچ سے جانب مغرب سولہ درجہ پر واقع ہے تو ہم نے ۱۶ کو ۴ پر ضرب دی ۴×۱۶ = ۶۴ یعنی ایک گھنٹہ چار منٹ کا فرق ہوگا۔

سبق :۔ ناظرین حضرات غور کریں ایک دقیقہ چار سیکنڈ کا ایک درجہ چار منٹ کا تسلیم کیا جاتا ہے جبکہ مقام گرینچ سے ۱۸۰ درجہ مشرق اور ۱۸۰ درجہ مغرب اور وسط میں 0 درجہ مقام گرینچ دونوں کے درجات ملا کر کل ۳۶۰ درجات مانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دن رات ۲۴ گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتے اس بنا پر منجم جفار ۳۶۰ درجات کو ۴ پر ضرب دیتے ہیں جو کہ ۱۴۴۰ منٹ ہوتے ہیں اب ۱۴۴۰ کو ۶۰ پر تقسیم کیا تو ۲۴ ہوا تو اب معلوم ہوا کہ ۳۶۰ درجات کے کل چوبیس گھنٹہ ہوئے بعینہ دقیقہ اور ثانیہ کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔

لیکن جب کوئی ملک 0 درجہ پر جانب مغرب ہو تو قانون ھٰذا کے مطابق ان ممالک میں شمس چار منٹ فی درجہ پہلے طلوع ہوگا یا پھر یوں کہیں کہ جن ممالک میں سولہ درجہ کا فرق ہو وہاں پر ایک گھنٹہ چار منٹ کا فرق آئے گا۔

ذیل میں درج ایک نقشہ بنا کر سمجھاتا ہوں جس کو آپ ایک آسمانی گھڑی بھی کہہ سکتے ہیں، پہلے آپ اس کو یوں سمجھئے کہ مقام الف کی جگہ مشرق اور مقام



باء کی طرف مغرب اور طاء کی جگہ شمال اور یا کی جگہ جنوب تصور کرلیں، یا اس کو یوں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ مقام الف اور باء کی جو پیمائش ہے اسکو عرض بلد اور جو طا اور یا کی طرف پیمائش ہے اس کو طول بلد کہتے ہیں۔ اب اس گھڑی کو یوں سمجھیں کہ ۱۵ درجہ ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ مذکورہ نقشہ یہ بتائے گا کہ جب 0 درجہ پر بارہ بجے کا ٹائم ہوگا۔

تو ٹھیک ۱۵، ۳۰، ۴۵، ۶۰، ۷۵، ۹۰، ۱۰۵، ۱۲۰، ۱۳۵، ۱۵۰، ۱۶۵، ۱۸۰۔

الف اور باء پر یعنی مشرق اور مغرب کی سمت پر کیا وقت ہوگا۔

سبق:۔ جب آپ حساب بالا کو خط استوا پر اوقات منقسم کرلیں گے ہر جگہ کے اوقات تصحیح اور فاصلہ دریافت کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

سبق:۔ آپ اپنے ملک یا علاقہ کا وقت بہت آسانی سے نکال سکتے ہیں مگر اس کے لئے

مشرق و مغرب عرض بلد کے درجات کا حساب سمجھنا ہوگا۔

﴿اسٹینڈرڈ ٹائم﴾

اوقات صحیح متعین کرنے کے لئے خط استوا پر عرض بلد کی بنا پر جو منقسم کیا گیا ہے وہ دو ملکوں میں اسٹینڈڈ ٹائم کا فرق پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔

وضاحت طلب ہے کہ اسٹینڈرڈ ٹائم اس کو کہا جاتا ہے کہ کسی ملک کے شہر کو مخصوص اہمیت دے کر وہاں پر اسٹینڈرڈ ٹائم سیٹ کیا جاتا ہے اب کسی ملک میں کوئی دو چار شہر آباد نہیں ہوتے بلکہ ملک کی وسعت کافی حد تک وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے جس کی بنا پر ایک اور علاقائی ٹائم کا قانون نافذ ہوتا ہے جس کو عموماً لوکل ٹائم کا نام دیا جاتا ہے۔ اسٹینڈرڈ ٹائم جس درجہ عرض بلد مقام سے مقرر کیا جاتا ہے اب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ملک کے سارے شہر اسی درجہ مقام الف یا مقام باء کی طرف واقع ہوں یعنی ایک ہی سمت ہو یہ ناممکن بات ہے جبکہ اصول حقیقت یہ ہے کہ بہت سارے شہر مقام الف کو واقع ہوتے ہیں یعنی مشرق کو اور کچھ باء کی طرف یعنی جانب مغرب کو ہوتے ہیں بایں وجہ اسٹینڈرڈ ٹائم کے درج شدہ 0 درجہ سے جو شہر یا جگہ مقام الف کو ہوگی جتنے درجہ پر واقع ہوگی وہ ذکر کردہ قانون کے مطابق ہوگی یعنی ایک گھنٹہ فی ۱۵ درجہ کے حساب سے۔

اور وہاں آفتاب دیر سے طلوع ہوگا اور اب جو شہر یا علاقہ صفر درجہ اسٹینڈرڈ ٹائم سے جانب باء یعنی مغرب کو واقع ہوگی وہاں آفتاب قائم شدہ ٹائم سے پہلے طلوع ہوگا علماء نجوم اسکو تفاوتی وقت کا نام دیتے ہیں دنیا بھر کی مقامی جنتریوں میں تفاوتی وقت کا ایک نقشہ وضع کیا جاتا ہے جو ہمارے لئے بہت ہی سودمند ثابت ہوتا ہے کیوں کہ اسی سے آپ یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ جہاں پر اسٹینڈرڈ ٹائم قائم شدہ ہے اس شہر سے وہ مقام جہاں آپ رہتے ہیں وہاں پر کتنے منٹ کا فرق ہے اب اس فرق کو اسٹینڈرڈ ٹائم میں جمع کرتے ہیں تب وہاں کا لوکل ٹائم نکلتا ہے مگر یاد رکھیے

کہ یہ قاعدہ مشرقی مقام کے لئے ہوگا جبکہ مغربی مقام کے لئے مطلوبہ فرق اسٹینڈرڈ ٹائم سے تفریق ہوگا۔

آفتاب اور دیگر سیارگان کے طلوع وغروب کے اوقات جنتریوں میں شائع کئے جاتے ہیں وہ کسی مخصوص جگہ کے نہیں بلکہ قانون اسٹینڈرڈ ٹائم کی روشنی میں ہوتے ہیں ان تحریر شدہ اوقات میں اگر اپنے مقام یا جگہ کا ذکر کردہ تفاوتی وقت نقشہ کو سامنے رکھ کر اس میں جمع یا تفریق کرنے سے آپ کا مقامی وقت یعنی لوکل ٹائم نکل آئے گا لیکن اگر جنتری میں اوقات طلوع اور غروب کسی مخصوص جگہ کے ہوں تو اس جگہ سے جتنا فرق آپ کی جگہ کا ہوگا وہ جوڑنے سے یا پھر نکالنے سے مقصود جگہ کا وقت نکل آتا ہے۔

آپ کے یہاں کا مقامی وقت کیا ہے؟

جس جگہ پر آپ رہتے ہیں اس مقام پر آفتاب کی کیا پوزیشن ہے اس کا نام لوکل ٹائم ہے۔ یونانی حکمائے نجوم کے مطابق دوپہر کا وقت تب تسلیم کیا جاتا تھا جب شمس عین سر پر ہو ورنہ نہیں۔

مگر ہماری گھڑیوں میں وہ ٹائم دیا جاتا ہے جو حکومت میں رائج کردہ اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہو مگر کچھ ممالک ایسے بھی ہیں کہ جہاں کسی ضرورت کے تحت اصل اسٹینڈرڈ ٹائم میں نئے اضافوں کے ساتھ قائم شدہ ہے۔

مگر جہاں تک میری معلومات کا سوال ہے یا پھر علماء نجوم کی شائع کردہ کتب جنتری یا پھر اٹلس سے ہو صحیح طور پر واضح یہ ہے کہ پاکستان صفر درجہ سے 67.5 درجہ مشرقی طول و بلد پر واقع ہے۔

یاد رہے کہ بٹوارے کے بعد ہی پاکستانی حکمرانوں نے اسٹنڈرڈ ٹائم قائم کیا پھر کسی

مصلحت کے تحت تیس منٹ کا اضافہ کر دیا گیا۔

لیکن یہ گزشتہ صفحات پر تحریر ہو چکا ہے ۱۵ درجہ ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے اس حساب کے مطابق پاکستان کا پرانا رائج کردہ اسٹینڈرڈ ٹائم ہے یعنی 67.5 مشرقی طول بلد ہے اس کے ۴:۳۰ گھنٹہ کا فرق صفر درجہ کا ہوا اور وہ تیس منٹ جو حکومت پاکستان سے بعد میں نیا اضافہ کیا اس کو ملا کر ۵ گھنٹوں کا فرق ہوا۔

بنگلہ دیش کا کل وقت چھ گھنٹہ ہوا کیوں کہ یہ 0 درجہ سے ۹۰ درجہ مشرقی طول بلد پر واقع ہے اور ہندوستان صفر درجہ سے ۵ گھنٹہ کا فرق ہے کیونکہ بھارت 0 درجہ سے 82.5 درجہ مشرقی طول بلد پر ہے یہاں پر یہ بھی صاف کر دینا ضروری ہے کہ کسی زمانہ میں اسٹینڈرڈ ٹائم مدراس میں قائم ہوا اور یہ 5.5 گھنٹہ کا فرق تھا۔ بعد ازاں مشرقی بنگال گورنمنٹ نے ۳۶ منٹ کا نیا اضافہ کیا کلکتہ کے لوکل ٹائم میں ۳۶ منٹ کا فرق ہوا پھر کہیں جا کر ۱۹۴۲ء میں ایک گھنٹہ بڑھا دیا گیا اس کے بعد چھ گھنٹے کا فرق مانا گیا۔

قارئین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس شہر میں رہتے ہیں وہ شہر کس درجہ پر ہے یہ جاننے کے لئے آپ کو کسی اٹلس سے پتہ کرنا ہوگا کہ اس شہر کے درجات اسٹینڈرڈ ٹائم سے کیا فرق ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم کرنا ہوگا کہ آپ کا شہر یا جگہ جانب مشرق ہے یا جانب مغرب۔

سبق :۔ آپ نے جو درجات کا فرق اٹلس سے حاصل کیا اس کو چار پر ضرب دینا ہوگا مثلاً آپ کا مقام ۳۰ درجہ پر ہے تو اس کو چار پر ضرب دیا ۴×۳۰=۱۲۰ ہوا یہ ہمارے لئے منٹوں کا کام کریں گے لیکن یاد رہے اگر آپ کا شہر جانب مغرب ہے تب ایک سو بیس منٹ جنتریوں کے اوقات سے تفریق کئے جائیں گے اور اگر آپ کا مقام جانب مغرب واقع ہے تو اتنا ہی فرق یعنی ۱۲۰ منٹ جنتری کے اوقات میں جمع ہوں گے۔ جمع شدہ اور تفریق سے جو وقت نکلے گا سمجھو وہی

آپ کا مقامی وقت ہوگا۔

علماء نجوم کے نزدیک مندرجہ بالا طریقہ نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ جب ہمارے پاس عموماً ایسی جنتریاں ہوتی ہیں جن میں تفاوتی وقت نہیں دیا گیا ہوتا ہے ایسے حالات میں ذکر کردہ حسابات امور کار میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔

بذریعہ طول بلد۔ پیمائش وقت

طول بلد کے تقسیم شدہ درجہ، دقیقہ، ثانیہ کو ارضی گھنٹوں، منٹوں میں تبدیل کرنے کے لئے ذہن کے گوشوں میں یہ قاعدہ محفوظ کر لیں تاکہ حسابات میں گڑبڑی نہ ہو، کہ ایک درجہ دائرۃ البروج میں اتنا ہی وقت لیگا جتنا ارضی وقت کے ۴ منٹ صرف ہو جاتے ہیں اب یو سمجھیں کہ پاکستان 67.5 درجہ پر واقع ہے اور بنگلہ دیش ۹۰ درجہ پر کل فرق 22.5 درجہ یعنی 1.5 گھنٹہ۔

دو شہروں کا تفاوتی وقت نکالنا

یہ قاعدہ منقول ہے طبیب روحانی صاحب علم اشراق واقف اسرار خفی وجلی علم الاعداد و علم جفر جناب حضرت کاش البرنی صاحب سے جو آپ آثار النجوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شہر کے طول بلد کے درجہ و دقیقہ کو دوسرے شہر کے درجہ و دقیقہ سے تفریق کریں اور حاصل شدہ تفریق کو دقیقہ بنا کر (۹۰۰) سے تقسیم کریں خارج قسمت گھنٹہ ہوگا جو باقی بچے اس کو ۶۰ سے ضرب دے کر پھر ۹۰۰ سے تقسیم کریں خارج قسمت منٹ ہوں گے اور جو باقی رہے اس کو پھر ۶۰ سے ضرب دے کر ۹۰۰ پر تقسیم کریں خارج قسمت سیکنڈ ہوں گے یہ ہی باہمی فرق ہوگا پھر جو مقام زیادہ طول بلد پر ہوگا اس کا وقت بھی زیادہ ہوگا یہ بیان کردہ حساب نہایت ہی مفید ہے کیوں کہ علمائے نجوم اسی حساب کو میزان عمل میں لا کر یہ ہی طلوع اور غروب آفتاب کا پتہ لگایا کرتے ہیں اور آفتاب کے

طلوع وغروب سے دن رات بنتے ہیں پھر دن رات کا حساب گھنٹوں منٹوں میں کیا جاتا ہے۔

﴿زائچہ کس طرح تیار کریں﴾

زائچہ کا مطلب یہ ہے کہ آسمان پر کواکب کی پوزیشن معلوم کرنا جس کے لئے کئی چیزیں درکار ہوتی ہیں جیسا کہ مطلوبہ سال کی جنتری کا ہونا، کسی اچھی اٹلس کا اپنے پاس ہونا اور پرکار وغیرہ کا ہونا اس کے علاوہ بھی کچھ اور بھی امور درکار ہوتے ہیں جیسا کہ مقام پیدائش، تاریخ پیدائش، ماہ پیدائش اور سال پیدائش وغیرہ وغیرہ جملہ تاریخوں کا معلوم ہونا نہایت ہی اشد ضروری ہے، جس کی بنا پر ہی وقت اور جگہ سے ہی آسمانی پوزیشن کا پتہ لگتا ہے ان ہی اندازوں کی بناء پر لا متناہی قانون قدرت کو حدود علمی تک مطالعہ کیا جاتا ہے لہٰذا کوکبی وقت اور سیارگان کی حرکات جاننے کے لیے تاریخ پیدائش کا معلوم ہونا بہت ضروری ہے۔ دوسرا دریافت ارضی حرکات کے لئے وقت پیدائش مدد دیتی ہے۔ اور تیسرا قانون یہ کہ عرض بلد اور طول بلد کے درجات جو اٹلس سے حاصل کئے جاتے ہیں وہ جگہ پیدائش کے بغیر ممکن نہیں اور درجات عرض بلد کے لئے نقشہ تسوید البیوت کارآمد ثابت ہوگا اور جب کہ طول بلد کے درجات سے صفر درجہ کے مقام سے تفاوت وقت واضح ہوگا مثلاً مقام امرت سر صبح ۴ بجے ۲۵ جون ۱۹۱۱ء کا زائچہ بنانا مقصود ہے لہٰذا ۲۵ جون ۱۹۱۱ء کا کوکبی وقت ۶ گھنٹے ۹ منٹ ۳ سیکنڈ تھا اس سال کی جنتری میں سے کواکب کی مطلوبہ دن کی رفتاریں بھی رقم کیں، یاد رہے کہ وقت پیدائش نقطہ اعتدال ماقبل دوپہر سے ۸ گھنٹے کی ہے، قانون کے مطابق ہم آٹھ گھنٹے کوکبی وقت سے کم کریں گے تو تسوید البیوت سے حصول کار کے لئے کوکبی وقت نکل آئے گا۔

محمد شبیر قادری

	سیکنڈ	منٹ	گھنٹہ
کوکبی وقت	۳	۹	۶
زائد جمع	ـ	ـ	۲۴
کل وقت	۳	۹	۳۰
تفریق وقت	۰	۹	۸
حاصل شدہ وقت	۳	۹	۲۲

چونکہ ۶ گھنٹے کم ہونے کے باعث ۲۴ کا اور اضافہ کر کے اس کو تیس کر لیا گیا اس کے بعد آٹھ سے تفریق یعنی کم کیا جواب یہ ہے ۳-۹-۲۲۔

جگہ پیدائش طول بلد ۷۴ درجہ ۵۷ دقیقہ شرقی اور عرض بلد ۳۱ درجہ ۳۵ دقیقہ شمالی ہے لہٰذا ۳۱ درجہ کی نزدیکی تسوید البیوت استعمال کریں گے تا کہ طالع اور زائچہ کے گھر معلوم ہو سکیں اور عرض بلد سے 0 درجہ کے مقام کا تفاوت نکالیں گے اور وہ قانون کے مطابق ہوگا یعنی فی درجہ چار منٹ کے حساب سے جو نیچے کی مثال سے واضح ہے۔

درجہ ۷۴×۴ = ۲۹۶ منٹ = ۴ گھنٹے ۵۶ منٹ ۰۰ سیکنڈ

دقیقہ ۵۷×۴ = ۲۲۸ سیکنڈ = ۰۰ گھنٹہ ۳ منٹ ۴۸ سیکنڈ

فرق = ۴ گھنٹے ۴۹ منٹ ۴۸ سیکنڈ یا ۵ گھنٹے

واضح رہے کہ مطلوبہ فرق اس بنا پر معلوم کیا جاتا ہے کہ ملکی اسٹینڈرڈ ٹائم اور اس مقامی جگہ کا فرق نکالا جا سکے کیوں کہ بھارت میں مدراس کے اندر اسٹینڈرڈ ٹائم تھا اور اس کا وقت ساڑھے پانچ گھنٹے تھا اس سے معلوم ہوا کہ آدھا گھنٹہ کا فرق اطرات سرکی گھڑیوں میں زائد ہوگا لہٰذا

پیدائش وقت سے ہم نے تیس منٹ کم کئے دراصل ۴ بجے صبح مقامی وقت تھا۔

سبق:۔نقطۂ اعتدال ماقبل دوپہر سے ۸ گھنٹے کی پیدائش ہے بایں وجہ جنتری میں دیئے گئے کواکب کی رفتاروں میں آٹھ گھنٹے کی مذکورہ بیان کے مطابق کمی کرلیں گے تب اصل پیدائش وقت کی رفتاریں نکل آئیں گی۔

نوٹ:۔کوئی بھی جنتری ہواس میں یا تو رات کے ۱۲ بجے کا کوبی وقت دیا ہوتا ہے یا پھر دن کے بارہ بجے کا اور دونوں کے ہی اصول الگ الگ ہیں۔

اگر رات کے ۱۲ بجے کے بعد کا کوبی وقت دیا گیا ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ پیدائش وقت سے اتنے گھنٹے کوبی وقت سے تفریق کئے جاتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ پیدائش وقت بعداز دوپہر ہو تو اتنے گھنٹے اس کے کوبی وقت میں جمع ہوتے ہیں۔

	سیکنڈ	منٹ	گھنٹہ
لوکل میں۔ٹائم پیدائش	۰	۳۰	۵
مقام پیدائش کا وقت	۰	۰	۵
	۰	۳۰	۰

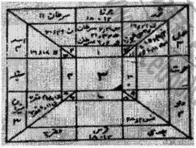
حضرت کاش البرنی صاحب آثار النجوم حصہ دوم میں ذکر کردہ اصول کے مطابق تحریر [illegible] ہیں کہ تیس منٹ مدراس ٹائم سے کم کرنا چاہئیں جس کی وجہ وہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ امرت سر جانب مغرب واقع ہے، پاکستان کے اندر مشرق و مغرب پاکستان کے اسٹینڈرڈ ٹائم سے فرق لینا چاہیئے، بنگلہ دیش کا ۹۰ درجہ اور پاکستان میں ۶۷ ہے اور اب زائچہ بنانے کے لئے تسوید البیوت کے کوبی وقت کو نکالنا ہے غور کریں۔

محمد شبیر قادری

	سیکنڈ	منٹ	گھنٹہ
پیدائش کا کوکبی وقت =	۳	۹	۲۲
	۵۰	•	•
پانچ گھنٹہ کا فرق یہ بھی خیال کریں	۵۰	•	•
کہ دس سیکنڈ فی درجہ کے لحاظ سے	۴۳	۱۰	۲۲

ہم نے ذکر کردہ حساب میں شامل کرلیا۔ مزید یہاں ایک اور اصول کا اضافہ ہوتا ہے اس حساب میں پانچ سیکنڈ کا اضافہ کرنا ہوگا جو دو سیکنڈ برائے تین درجہ کو مدنظر رکھ کر ۷۵ درجہ کا فرق بنیاد سے ۵۰ سیکنڈ ہوتے ہیں جواب اصلی کوکبی وقت ۲۲ گھنٹے ۱۰ منٹ ۴۳ سیکنڈ ہے۔

بعدازاں ۱۳ درجہ ۳۵ دقیقہ کی تسوید البیوت سے ۲۲ گھنٹہ ۱۰ منٹ ۴۳ سیکنڈ یا پھر اس کے نزدیکی وقت کو تلاش کر کے زائچہ کے چھ گھروں کے درجات مع طالع اٹھائیں اور زائچہ مکمل کریں۔ جو کہ طالع جوزا ہے اس کا حاکم



کوکب عطارد اپنے ہی گھر میں موجود ہے شمش طالع میں ہے مگر وہ سرطان میں طلوع ہے جوزائچہ کا خانہ مال ہے، خانہ نمبر ۱۲ میں قمر موجود ہے اور وہ جوزا میں طلوع ہو رہا ہے جو طالع پر طلوع ہے، وتد السماء برج حوت ہے جس کا کوکب پانچویں گھر پر قابض ہے مگر وہ عقرب میں طلوع ہے، قارئین حضرات زائچہ کو اس طرح پڑھیں کہ طالع میں شمس عطارد اور پلوٹو ہیں دوسرے خانہ میں نپ چون پانچویں گھر میں مشتری و ذنب آٹھویں خانہ میں یورنس گیارہویں میں مریخ اور بارہویں میں زحل و قمر موجود ہیں تجزیہ یہ ہوگا۔

محمد شبیر قادری

(۱) شمس طالع میں ہے اپنے ذیلی کوکب عطارد کے گھر میں ہے جو مساوی ہے دائرۃ البروج میں یہ سرطان میں حرکت کر رہا ہے جو قمر کا یعنی دوست کا گھر ہے لہٰذا باقوت ہے۔

(۲) عطارد اپنے گھر میں ہے یعنی برج عروج ہمراہ شمس کے ہے لہٰذا باقوت۔

(۳) مشتری خانہ پنجم میں ہے اور برج عقرب (دوست کے گھر) میں حرکت کر رہا ہے لیکن ذنب کی قربت سے متاثر ہو رہا ہے۔

(۴) مریخ خانہ گیارہ میں اپنے عروج برج میں حرکت کر رہا ہے اس وجہ سے باقوت ہے۔

(۵) زحل خانہ بارہ میں اپنے دوست کے گھر موجود ہے۔

(۶) یورنس آٹھویں گھر میں برج دلو میں حرکت کر رہا ہے یہ اس کا برج عروج ہے۔

(۷) نپ چون دوسرے گھر میں برج شرف میں حرکت کر رہا ہے۔

(۸) راس و ذنب خانہ گیارہ پنجم کی منسوبات پر اثر انداز ہوں گے ان دونوں کی زائچہ میں کوئی سعد یا نحس نمایا حالت موجود نہیں البتہ زحل و مشتری عقدتین کے نزدیک حرکت کر رہے ہیں اس لئے یہ دونوں ان سے متاثر ہو رہے ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ مولود ساری زندگی قرض سے دوچار رہے گا زحل خانہ بارہ میں ایسا قرضہ دیتا ہے جو تکلیف دہ، پریشان کن اور بدنامی لائے۔

نوٹ:۔ گھنٹہ اور منٹ اور کوکبی وقت کو جمع کرنے سے ۲۴ گھنٹوں سے کم ہوں تو یہ ہی لینگے اور اگر ۲۴ سے زائد ہو توں ۲۴ گھنٹہ تفریق کر کے حاصل کوکبی وقت کو تسوید البیوت کے نقشہ میں دیکھ کر ٦ گھروں کے درجات زائچہ میں لکھ لیں گے جو سب سے زیادہ اہمیت کے حامل اور باقی ان کے مقابل کے ٦ گھر ان ہی مقابل کے درجات پر لکھ لیں گے پس زائچہ تیار ہوا۔

سبق :۔ مطلوبہ دن کا طالع وقت نکالنے کے لئے اولاً اس دن کا کوئی وقت معلوم کیا جاتا ہے اور کوئی وقت میں اس وقت کو جمع کرنا ہوتا ہے جس وقت کا طالع دریافت کرنا ہے لہٰذا حاصل شدہ وقت کو نقشہ تسوید البیوت دیکھا تو طالع یا خانہ اول کے ماتحت اور وقت مطلوب کے سامنے درجات ہوں گے اور اوپری جانب دیکھیں گے تو برج لکھا ہوگا یہ ہی طالع ہوتا ہے اکثر وقتی زائچہ میں طالع کے درجات لے کر زائچہ بناتے ہیں مگر یہ درجات ہر گھر کے ایک جیسے ہوتے ہیں۔

نوٹ :۔ وقت مطلوب کے متعلق ذہن نشیں کر لیں کہ ایک بجے دو پہر کو ۱۳، دو بجے کو ۱۴ اور رات کے ۱۲ بجے کو ۲۴ کہا جاتا ہے اور مزید معلومات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مذکورہ حسابات کے لئے ہماری گھڑیوں میں ۳۰ منٹ کم ہونگے کیوں کہ یہ گھڑیاں آدھا گھنٹہ آگے ہیں بایں وجہ گھڑیوں کے وقت سے ۳۰ منٹ کم کئے جاتے ہیں۔

زائچہ کے بارہ خانوں کی تفصیل

علمائے نجوم کے نزدیک پہلا گھر بقیہ تمام گھروں سے قوی تصور کیا جاتا ہے کیوں کہ ان کے مطابق اس میں نیلگو آسمان کا وہ حصہ شامل ہوتا ہے جو پیدائش وقت افق سے نمایاں ہوتا ہے طالع میں جو بھی برج اور سیارگان ہوتے ہیں وہ سارے ہی اپنی موافقانہ یا مخالفانہ طور سے مختلف اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ اگر طالع میں مذکر بروج میں سے کوئی واقع ہے تو صاحب زائچہ کو اوصاف پدر پائے جائیں گے جب کہ بصورت مؤنث والدہ کے۔

ہماری دنیوی زندگی میں یہ زائچہ کے بارہ گھر ہی مختلف مصیبتوں اور حالات پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ بشکل مزاج اور بذریعہ روح سیارگان کا عدم وجود ممکن نہیں، امور خاص ہر گھر کے لئے کیوں منسوب ہے اصل میں منسوبات بروج کی قدرتی منقسم ہے جو جسمانی اعضاء کے لحاظ سے کی گئی ہے، کل بروج کی تعداد بارہ ہے اور اتنے ہی ان کے متعلق گھر ہیں جو کہ انسان کے

دنیوی معاملات اور تعلقات ان ہی سے وابستہ ہیں۔

پہلا گھر زندگی کے مختلف دور یعنی ترقی فلاح اور ارفع امورات یا حزن وملال اور تنزلی کو ظاہر کرتا ہے۔

خانہ اول سے ہی انسان کے نتائج وحالات سامنے آتے ہیں متعلقہ گھر انسان کے سر سے تعلق رکھتا ہے۔آپکو معلوم ہوگا کہ انسان کا دماغ ہی دنیوی زندگی کے حالات یعنی مسرت و حزن اور سکھ، دکھ کا سرچشمہ ہے جسکا ثبوت یہ ہے کہ دماغ ہی بقیہ اعضاء کے نیٹ ورک کو مستحکم اور مضبوط بناتا ہے، یہ برج حمل ہے جسکا حاکم مریخ ہے جو متعلق ہے مادی طاقت اور حرکت سے اور ساری مادی طاقت وحرکت جسمانی کے ظہور کا مرکز یہی ہے منجم وجفار کے مطابق یہ نباتاتی زندگی کی صورت میں پہلا گھر ہے پودے کی جڑ سے منسوب ہے۔

پہلا گھر ٹھیک سامنے ساتواں خانہ ہوتا ہے جو منسوب کیا گیا ہے شریک زندگی سے اور یہ متعلق ہے شرمگاہ سے کہ جہاں انسانی تخم پروان ہوتا ہے بایں وجہ ساتواں خانہ منسوب ہے خاوند بیوی اور تعلقات زن وشوہر سے۔

زائچہ کا چوتھا خانہ گھر کے متعلق ہے اور والدہ سے منسوب ہے خاص طور سے جسکی وجہ یہ ہے کہ چوتھا متعلق سینہ سے اور سینہ میں ہی دل اور چھاتیاں ہوتی ہیں بچہ ماں کی چھاتیوں سے پرورش پاتا رہتا ہے اور مختلف احساسات قلب سے ہی منسوب ہیں اگر یوں کہا جائے کہ دل تسکین ہی مسرت ویاس کا نام ہے تو بیجا نہ ہوگا چوتھا گھر جسکی مطابقت خالق اکبر کی منقسم وترتیب سے برج سرطان سے ہے اسکا حاکم قمر ہے جو تولید ونمود جسمانی پر حکمران ہے خاص طور سے اسی بنا پر یہ خانہ مقام وحالات وذریعہ پیدائش سے منسوب ہے اور واضح کرتا ہے کہ مولود کو کیسی رنج وراحت کا سامنا ہے نیز اسی بنا پر یہ خانہ دنیا کے متعلق جائے سکونت یعنی زمین اور قواعد زمین سے متعلق ہے۔

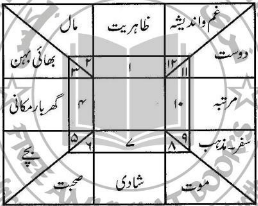
دسواں گھر یہ چوتھے خانہ کے مقابل کا گھر ہے یا دوسرے لفظوں میں آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ماں کے بالکل سامنے باپ کا خانہ موجود ہے کیا ہی عجیب وغریب تقسیم ہے کہ ان میں دونوں خانوں کے وصل سے ہی وجود انسان کا ظہور ہو کر خوشے تیار ہوتے ہیں۔

ان ہی چار گھروں کو منقلب مانا جاتا ہے پہلا، چوتھا، ساتواں، دسواں اور علمائے منجمان کے نزدیک زائچہ کے ان ہی مقامات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے انکو اوتاد اربعہ بھی کہتے ہیں انکے مقابل بقیہ خانے ضعیف اور یہ زیادہ باقوت مانے جاتے ہیں ٹھیک ویسا ہی امر سوچ وچار کے لئے بقیہ خانوں کی خصوصیات کے متعلق بھی دریافت کیا جاتا ہے تیرا گھر بہن بھائیوں سے متعلق اسلیئے ہیں کہ برج جوزا انسانی بازو سے تعلق رکھتا ہے جو تیسرے خانے کا نشان ہے ٹھیک جس طرح بازو انسان کی حفاظت کرنے کے لئے مخصوص ہے ویسے ہی امور کار میں بہن بھائی اسکے محافظ و مددگار ہوتے ہیں یا پھر دوسری مثال سے یوں سمجھایا جا سکتا ہے کہ آپ نے درخت کی جڑوں کو بغور ملاحظہ کیا ہوگا جو اپنے اندر سے شاخوں کو پیداوار میں مدد دیتی ہیں ایسے ہی بذریعہ وصل والدین سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور پھر بعد ازاں وہی دوسرے بچوں کا باعث پیدائش ہوتا ہے تو ثابت ہوا کہ سارے بچے درختوں کی الگ الگ شاخوں کے مثل ہیں اور سب کے سب آپس میں بہن بھائی کہلائیں گے قدرتی منقسم سے ثابت یہ ہوتا ہے کہ جوزا ان خصوصیات کو ظہور میں لائے گا جو وصل والدین سے پیدا ہوں جوزا کا حاکم تارہ عطارد ہے۔

پانچواں خانہ یہ اولاد سے متعلق ہے جسکی مکمل وجہ یہ ہے کہ پانچواں گھر شکم سے متعلق ہے اور اسکے مقابل کا خانہ پشت کے مقام سے منسوب ہے پشت ہی وہ مقام ہے جہاں مادہ تولید پنہاں ہوتا ہے اور شکم مادر کی دائیں جانب رحم ہوتا ہے لہذا شکم و پشت یعنی پشت و پہلو سے مقامات اولاد ہوتے ہیں برج اسد کا حاکم سیارہ شمس ہے اور یہی مادہ حیات وروح انسانی کا نشان ہے گویا

ایک جاندار سے دوسری جاندار ہستی کا ظہور عمل شمس کی برقی شعاعوں اور قوتوں کا موجب ہے۔

یہ بات بھی کافی حد تک وضاحت طلب ہے اور برتر حیرت میں ڈالتی ہے کہ زائچہ کے اول خانہ سے چھ تک سب خانے انسان کے دائیں جانب کے حصوں سے منسوب ہیں جبکہ ساتویں خانہ سے لیکر بارہ خانوں تک یہ بائیں طرف کے حصوں سے متعلق ہیں منسوبات زائچہ اور اسکے اطراف کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ اندرونی زائچہ میں جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ کبھی نہیں تبدیل ہوتے ہمیشہ ہی اسی جگہ رقم کئے جاتے جہاں آپ نقشہ ہذا میں دیکھ رہے ہیں اور باہری حصوں میں خانہ منسوبات ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ کونسا گھر کس کے متعلق ہیں۔



اوران گھروں میں بروج وکواکب مع درجات لکھے جاتے ہیں جو کار امور کے اخذ میں مدد دیتے ہیں ماقبل اسکے کہ زائچہ کے بارہ گھروں پر بروج کے اثرات کو واضح طور پر رقم کیا جائے ضروری ہے کہ زائچہ اور تصویر انسانی کو بیان کیا جائے جیسا کہ ناچیز نے خانئہ اول کو علمائے منجمین کے مطابق ابتداء سے بیان کیا تھا اگر ہم رقم کردہ خانہ کے خانہ دوم اور بارہ کو ملاحظہ کریں تو حدود تصورات میں لایا جاسکتا ہے کہ یہ دونوں گھر ہماری دونوں آنکھوں کے متعلق ہیں، خانہ تین اور گیارہ دونوں کان مانے جاتے ہیں ۔ چوتھا اور دسواں گھر سینہ اور دل سے منسوب ہیں جبکہ پانچواں اور نواں گھر پہلو اور پشت سے تعلق رکھتے ہیں نمبر چھ اور آٹھ یہ رانوں اور پاؤں سے متعلق

بیان کئے جاتے ہیں جبکہ خانہ اول کے مقابل ساتواں خانہ اعضائے تناسل اور تولید سے منسوب ہے۔

اب تک آپ منسوبات زائچہ کے متعلق ایک پہلو کو بغور پڑھ چکے ہیں زائچہ کا دوسرا پہلو بھی برتر حیرت کے لئے کافی ہے خانہ اول سے مشرق مراد ہے چوتھے خانے سے جنوب ساتواں خانہ مغرب کے لئے ہے جبکہ دسواں گھر شمال سمجھا جاتا ہے منجمین حضرات ان چار گھروں کو کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

بیت اول افق شرقی

بیت ہفتم افق غربی

انکے مابین جو خانہ ہیں وہ انکے اطراف کا اظہار کرتے ہیں بایں وجہ زائچہ سے پورے آٹھ اطراف کی توضیح بیان ہوتی ہے۔

بیوت زائچہ

بروج منقلب یعنی اوتاد اربعہ پہلا، چوتھا، ساتواں اور دسواں جو ہیں وہ بیت اول وتد الطالع، بیت چہارم وتد الارض، ساتواں وتد الغرب اور دسواں وتد السماء تصور کئے جاتے ہیں یہ چاروں خانے ایک دوسرے سے باقوت ہیں یعنی پہلا خانہ سب سے زیادہ قوی اور دوسرے نمبر پر دسواں قوت رکھتا ہے اسکے بعد ساتواں باقوت ہے پھر چوتھا یہ اصول تب ہیں جبکہ قوتوں کی بنا پر دائیں جانب سے زائچہ کا شمار ہوتا ہے بایں طور ہر گھر دوسرے سے زیادہ قوت رکھتا ہے اور ان ہی اوتاد اربعہ یعنی منقلب سے زمانہ حال مراد لی جاتی ہے، ماہر نجوم ذکر کردہ گھروں کو خانہ ہائے اوتاد کے نام پکارا کرتے ہیں۔ جبکہ زمانہ مستقبل سے متعلق جو گھر ہیں وہ درج بیان ہیں ۲، ۵، ۸، ۱۱ ہیں جن کو دیگر قدیمی کتب میں خانہ ہائے مائل اوتاد کے نام درج کیا گیا ہے اور اگر ہم ماضی کی بات

کریں تو ۳، ۶، ۹، ۱۲ یہ وہ گھر ہیں جو زمانہ ماضی کی خبر گیری کرتے ہیں

حاکم اور قابض میں کیا فرق ہے؟

حاکم کوکب اسکو کہا جائیگا کہ جو کوکب اپنی ہی بروج میں ہو اور اسکو قابض بھی کہیں گے کیونکہ حاکم کوکب اپنی ہی برج میں قابض ہے اور اگر وہ ہی کوکب دوسرے بروج میں میں داخل ہو تو وہ صرف قابض ہی کہلائے گا نا کہ حاکم مثلاً اگر حمل کا حاکم کوکب مریخ یا ثور کا حاکم کوکب زہرہ یا پھر دیگر بروج کے حاکم کواکب اپنے اپنے برجوں میں ہوں تو یہ قابض اور حاکم دونوں ہونگے جب کہ بصورت دیگر یہ کواکب دوسرے برجوں میں ہوں تو صرف قابض ہونگے حاکم نہیں کیوں کہ حاکم تب ہونگے جبکہ اپنے ہی برجوں میں داخل ہوں۔

باب ششم۔ بیت الطالع

بروج کے تاثرات زائچہ کے گھروں میں کیا ہوتے ہیں

بیت الطالع پہلا گھر:۔ مولود کے ظاہری مفاد سے وابستہ ہے حرکات ومصروفیات اور خوبصورتی معلوم ہوتی ہے، طالع کے متعلق تفصیلات آئندہ صفحات میں الگ سے دی گئی ہیں۔

بیت المال دوسرے گھر میں مختلف بروج کی کیفیت برائے حمل:۔ مالی حالت کو بہترین اور اعلیٰ پیمانے پر عمدہ اسکیمیں مزین اور آراستہ کرنا۔

بیت المال برائے ثور:۔ اپنے بااختیار اور بااقتدار کیلئے خود کو تیار رکھتا ہے۔

بیت المال برائے جوزا:۔ اپنی ذہنی صلاحیتوں سے دوطرفہ پیسہ اکھٹا کرنے اولوالعزمی سے کام لیتا ہے۔

بیت المال برائے سرطان:۔ آخری عمر کے لئے خود کو آمادہ کرنا اور گھریلو زندگی سودمند

ہو۔

بیت المال برائے اسد:۔دست ملازمین سے فائدہ حاصل ہو۔

بیت المال برائے سنبلہ:۔اصول ذکاوت سے بہترین ذریعہ معاش بڑے کارخانے میں اچھے عہدہ پر فائز ہو۔

بیت المال برائے میزان:۔حصول روپیہ کسی شریک کار سے ہاتھ میں آئے گا۔

بیت المال برائے عقرب:۔ایسا لین دین جو پوشیدہ طرز پر ہو اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتا ہے۔

بیت المال برائے قوس:۔دوگنا کمانے کی انکی چاہت ہوتی ہے۔انشورینس،فضول خرچ کی ترغیب دیتا ہے۔

بیت المال برائے جدی:۔بہترین زندگی کی چاہت رکھتے ہیں گویا خوش حالی کے خواہاں ہوتے ہیں،اوراس کوورثہ ہاتھ آئے۔

بیت المال برائے دلو:۔اچھی اور بڑی تنظیم سے پیسہ حاصل ہو۔

بیت المال برائے حوت:۔خفیہ امورات اوراندیشہ مال دنیا۔

بیت الاقربا۔یعنی زائچہ کا تیسرا گھر

بیت الاقربا برائے حمل:۔شاہی زندگی اچھی ذہانت اور حاضر جواب سفر پسند ہوتے ہیں۔

بیت الاقربا برائے ثور:۔دماغی صلاحیتوں میں مستحکم اور مضبوط ذہن قربت گھر کے لئے تیار رہے۔

بیت الاقربا برائے جوزا:۔نکتہ داں ذہانت رکھنے والا عمدہ مشیر اور صاحب محتاط۔

بیت الاقربا برائے سرطان:۔پراچین چیزوں کی طرف مائل ہونے والا احساس اور پسندیدہ تخیلات اور مضبوط ارادوں والا۔

بیت الاقربا برائے اسد:۔خاندان کے لئے فکر مند اور جاہ وحشمت والے۔

بیت الاقربا برائے سنبلہ:۔دار التجربہ کے متعلق ہے نیز اختلاف امور کے لئے اچھا ذہن رکھنے والے۔

بیت الاقربا برائے میزان:۔خاندان کے دلدادہ اور یہ اچھے تعلقات سے آراستہ کرتا ہے اور بہترین قیاس بازی لاتا ہے۔

بیت الاقربا برائے عقرب:۔فنون ذکاوت کے ماہر، اپنوں سے اختلاف پیدا کرتا ہے مگر امور معلومات میں بہتر دلیل ہے۔

بیت الاقربا برائے قوس:۔یہ اطراف سے محتاط رکھتا ہے جستجو بے باکی اور بہادری بھی لاتا ہے۔

بیت الاقربا برائے جدی:۔ہوشیار اور اپنے لوگوں سے فائدہ ہوتا ہے خاص طور پر جس میں خاندان شامل ہے۔

بیت الاقربا برائے دلو:۔یہ تبدیلی دلاتا ہے اور بہتر، منظّم بناتا ہے خصلت و عادات میں سدھار کے لئے مدد دیتا ہے۔

بیت الاقربا برائے حوت:۔عزیز و اقارب کے ذریعہ کلفت پہنچے، روحانیت میں دلچسپی، سنگ کاری کی امنگ پیدا ہو۔

محمد شبیر قادری

بیت الارض یعنی زائچہ کا چوتھا گھر

بیت الارض برائے حمل:۔ گھریلو حالات میں بدلاؤ اور مزید اتار چڑھاؤ۔

بیت الارض برائے ثور:۔ رسومات طریقہ پر گھریلو زندگی گزارنا۔

بیت الارض برائے جوزا:۔ دستاویز، کاغذات اور خط و کتابت سے بڑی وابستگی ایک سے زیادہ مکان ہونگے اور زندگی کا زیادہ عرصہ رشتہ داروں کے ساتھ گزرے گا۔

بیت الارض برائے سرطان:۔ اطاعت والدین، گھر سے پیار، زیادہ سفر کے عادی لوگوں کی حیثیت سے، اندازلگانے میں ماہر۔

بیت الارض برائے اسد:۔ اہل خاندان کی نظر میں انکے رتبہ بلند اور حقوق میزبان کے طلب گار ہونگے۔

بیت الارض برائے سنبلہ:۔ باتونی اور ملنسار اور مکان کی صفائی و ستھرائی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

بیت الارض برائے میزان:۔ نغمہ وسرور اور خوبصورتی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں۔

بیت الارض برائے عقرب:۔ ہر بات راز رکھنا اور انکو گھریلو بات چیت کرنا نا مناسب گزریگا۔

بیت الارض برائے قوس:۔ ایسے لوگ اپنے گھر میں ہر چیز عمدہ چاہنے والے خاندان اور اپنے گھر پر فخر کریں گے۔

بیت الارض برائے جدی:۔ گھر کے حالات میں اپنے آپ کو اسیر پائیں گے اور مفلسی کی چادر میں اکثر عمر کا حصہ گزرے گا۔

بیت الارض برائے دلو:۔ یہ گھریلو زندگی میں پابند رہیں گے اور بڑی عمر کے لوگ اثر انداز ہوں گے۔

بیت الارض برائے حوت:۔ایسے لوگ گھر کے حالات سے خوش نظر آتے ہیں اور باتونی، کسی قدر اچھے میزبان بھی ہوتے ہیں۔

بیت الاولادوالعشق۔یعنی زائچہ کا پانچواں گھر

بیت الاولادوالعشق برائے حمل:۔عشق ومحبت کے متوالے دلوں میں جنونی کیفیت تلاطم محبت سے خود کو دوسروں پر ظاہر کرنے والے۔

بیت الاولادوالعشق برائے ثور:۔ یہ کم سن عمر کے بچوں کے ساتھ وابستگی دیگا اور جذبات کو بھڑکائے گا۔

بیت الاولادوالعشق برائے جوزا:۔عزیز واقارب کے ساتھ پیار سے پیش آنے کی دلیل ہے، بیک وقت دو عورتوں سے محبت کرینگے۔

بیت الاولادوالعشق برائے سرطان:۔یہ بچوں سے شفقت اور پیار سے پیش آئیں گے۔

بیت الاولادوالعشق برائے اسد:۔کئی لوگوں پر جان نثاری کے بعد خود ہیچ ہونے اور پھر کہیں جا کر کسی سے راحت ملے محبت کے متعلق بھی جواں بازی جیسا ماحول اور مختصر خاندان۔

بیت الاولادوالعشق برائے سنبلہ:۔پیار ومحبت کے میدانوں میں ماہر اور نہایت ہی تجربہ کار، ضرورت سے زیادہ محبوب سے مقاصد کے طالب۔

بیت الاولادوالعشق برائے میزان:۔نہایت ہی جذباتی قوتوں کے مالک ہونگے لیکن بیک وقت دو سے محبت کا دم بھریں گے۔

بیت الاولاد والعشق برائے عقرب:۔ جذبات میں بہہ جانے والے، چاہئے کہ خود پر قابو رکھیں۔

بیت الاولاد والعشق برائے قوس:۔ بے لوث محبت کے عادی زندگی سے پیار اور اولاد سے اس کو خوشیاں نصیب ہوں گی۔

بیت الاولاد والعشق برائے جدی:۔ بیرونی طرز پر غیر معمولی مزاج رکھیں گے مگر کشش کار۔

بیت الاولاد والعشق برائے دلو:۔ یہ بہت سارے لوگوں سے محبت کا دم بھریں گے شادی اپنے کسی بے سروسامان قریبی سے کریں گے، زیادہ بڑبولاپن اور ہٹ دھرمی سے اجتناب کریں گے۔

بیت الاولاد والعشق برائے حوت:۔ احساسات کی بھرمار ہوگی جبکہ دو افراد سے بیک وقت محبت کریں گے۔

بیت المرض۔ یعنی زائچہ کا چھٹا گھر

بیت المرض برائے حمل:۔ جدید ترین اسکیموں کا ماہر چاہے کہ وہ امور کار میں ذرا احتیاط سے کام لیں۔

بیت المرض برائے ثور:۔ کسی بھی حد تک بھروسہ کیا جا سکتا ہے خاص کر امور کار کے لئے۔

بیت المرض برائے جوزا:۔ یہ لوگ اس جگہ کے خواہاں ہوتے ہیں جہاں پر اپنے حکیم و دانا ونکتہ چین جیسے کمال صلاحیتوں کو مستعمل کر سکیں۔

بیت المرض برائے سرطان:۔ کسی قدر آسودہ حال مگر عادت واطوار میں یکتا۔

بیت المرض برائے اسد:۔ ایسے لوگ کسی بھی امور کار کے لئے اپنی تمام تر قوتوں کے متقاضی ہوتے ہیں۔

بیت المرض برائے سنبلہ:۔ یہ دستور انسانی زندگی کی انعکاسی کرتے ہیں صفائی اور بہترین غذا کے چاہنے والے ہوتے ہیں۔

بیت المرض برائے میزان:۔ انکی تمام شفقت مریضوں کے لئے ہوتی ہے شادی کرنا اس سے بڑا خیال کرتے ہیں جسکو کوئی خاطر میں نہ لائے۔

بیت المرض برائے عقرب:۔ ساکت اور جامد ہی ان کا بہترین راہ عمل ہے۔

بیت المرض برائے قوس:۔ اچھے اور بہتر ملازم ثابت ہوتے ہیں جو کبھی فرائض سے رو گردانی نہیں کرتے۔

بیت المرض برائے جدی:۔ بڑے کارخانوں میں بلا شبہ اچھا کام کرنے والے نظم ونقل میں انکی انقباضی صاف چمکتی ہے۔

بیت المرض برائے دلو:۔ کسی شریک کار یا شادی سے پوشیدہ حال نظر آنے والے۔

بیت المرض برائے حوت:۔ اسکے ہاتھ کبھی مایوسی نہیں آسکتی ،حصول مقاصد کے لئے حوصلہ بلند ہونا چاہئے۔

بیت الزوج۔یعنی زائچہ کا ساتواں گھر

بیت الزوج برائے حمل:۔ انتفاعی نقل وحرکت میں دشواریاں اور بندشیں خود پر قابو کرنا ہوگا۔

بیت الزوج برائے ثور:۔ کسی اچھی جگہ رشتہ ازدواج لگے بشرطیکہ کوئی باہری مخالفانہ نظریات نہ ہوں۔

بیت الزوج برائے جوزا:۔غلط فہمی کا شکار معاملات دشواریاں اور ایک سے زیادہ شادیوں کا امکان۔

بیت الزوج برائے سرطان:۔رشتہ ازدواج میں خوشگوار زندگی ہو۔

بیت الزوج برائے اسد:۔یہ جذبہ قربانی لاتا ہے بشرطیکہ انسان کی زندگی رشتہ ازدواج میں جکڑی ہو۔

بیت الزوج برائے سنبلہ:۔یہ پریشانیاں پیدا کرتا ہے کیونکہ شریک زندگی میں بیزاریاں بہت ہیں۔

بیت الزوج برائے میزان:۔شریک حیات نہایت ہی پرخلوص اور سادہ لوح خوش کن موسم وغیرہ۔

بیت الزوج برائے عقرب:۔شادی شدہ زندگی میں پیچیدگیاں اور شادی سے حصول انتفاع۔

بیت الزوج برائے قوس:۔جوش اور خلوص سے بھرپور مخلصانہ ساتھی مگر ایک سے زائد شادیاں ہوسکتی ہیں۔

بیت الزوج برائے جدی:۔شادی وغیرہ میں رکاوٹ یا پھر شادی کے ذریعہ پابندیاں۔

بیت الزوج برائے دلو:۔یہ مشکلات اور ناخوش گوار بناتا ہے اور شادی شدہ زندگی۔

بیت الزوج برائے حوت:۔ناامیدیاں اسکی غیر عملی شریک زندگی میں خوشگواری کا سبب بنیں۔

بیت الخوف۔یعنی زائچہ کا آٹھواں گھر

بیت الخوف برائے حمل:۔فولاد کی طرح مضبوط بدن، جنسی طاقت، قابل قدر خدشہ

حادثات اور دماغی بخارات سے پرآلود۔

بیت الخوف برائے ثور:۔ کسی شریک سے حصول فائدہ۔

بیت الخوف برائے جوزا:۔ سادگی بے مثال اور وہ پیسہ جس میں کسی کی حصہ داری واقع ہو دشواریاں پیدا کرے۔

بیت الخوف برائے سرطان:۔ اس طرح کے لوگ ایسے مخفی علوم کو اپنی توجہ کا مرکز رکھتے ہیں جس سے موت کا تعلق واقع ہو۔

بیت الخوف برائے اسد:۔ ایسے عہدے کے اختیارات کے خواہاں جو کسی رقم کے متعلق ہوں اور کسی عزیز کی موت کے بعد حصول ملکیت۔

بیت الخوف برائے سنبلہ:۔ حالات کو جانچنے، ماحول پر کڑی نگاہ رکھنے اور تأثرات کو پرکھنے میں ماہر، کسی قدر سخی دست۔

بیت الخوف برائے میزان:۔ حصہ داری سے جائداد حاصل ہو۔

بیت الخوف برائے عقرب:۔ ساجھے داری سے فائدہ اٹھائے۔

بیت الخوف برائے قوس:۔ مذہبی لوگوں سے رشتہ بہتر نہ ہو اور پیشہ وارانہ کاموں میں تذبذب پیدا ہو۔

بیت الخوف برائے جدی:۔ شریک کار کی رقم کو خرچ کرنا ممنوع ہوگا۔

بیت الخوف برائے دلو:۔ شریک کی دولت وثروت میں روزانہ اتار چڑھاؤ ہوگا۔

بیت الخوف برائے حوت:۔ حصہ داری کی مقدار رقم کوئی سودمند نہ ہوگی۔

محمد شبیر قادری

بیت السفر ۔ یعنی زائچہ کا نواں گھر

بیت السفر برائے حمل:۔ بہترین سفر کی توقع۔

بیت السفر برائے ثور:۔ معاملات مذہبی میں دل چسپی نہ ہوگی نہایت ہی ضدی اور سرکش اپنے عقائد کے لئے ڈٹے رہنا گھر کے قریب رہنے کو ترجیح دیگا۔

بیت السفر برائے جوزا:۔ سفر کو خوش خیال کرے گا مگر خاندان کے ساتھ اور اس کے نظریات میں تبدیلی ہمہ وقت رہے گی۔

بیت السفر برائے سرطان:۔ مذہبی معاملات میں بطور شدید العمل تبدیلی کرے مگر لائق پراسرار۔

بیت السفر برائے اسد:۔ پسندیدہ حقائق، نہایت ہی حسن غواصی میں یکتا مگر امور کار کو بحیثیت ارباب اختیار سے انجام دے۔

بیت السفر برائے سنبلہ:۔ مذہبی معاملات میں زیادہ دلچسپی اور جدید ترین معاملات مذاہب میں بھی گرہ کشائی اختیار کرے۔

بیت السفر برائے میزان:۔ خیالات مذہبی اس کے لئے خوشی کا باعث بنیں اور سفر قلیل کا امکان۔

بیت السفر برائے عقرب:۔ بعض مذہبی رسومات سے اکتا جانے والا، دوران سفر کوئی دشواری پیش آئے اور مقدمات کا امکان لہذا احتیاط کریں۔

بیت السفر برائے قوس:۔ یہ اختیاری متصوف بناتا ہے نہایت ہی مذہبی رجحان والا، زاد راہ میں بڑی دلچسپی۔

بیت السفر برائے جدی:۔ کٹر مذہبی بنا تا ہے، شرعی معاملات اس کے لئے واضح ،سفر کے مقابل گھر کو اہمیت دینے والا۔

بیت السفر برائے دلو:۔ مذہبی خیالات میں آراستگی اور اسکا سفر تجربہ کار ثابت ہوگا۔

بیت السفر برائے حوت:۔ سفر بحری اسکے لئے سود مند لائق تعریف، مذہبی تجربات۔

بیت العزۃ۔یعنی زائچہ کا دسواں گھر

بیت العزۃ برائے حمل:۔ مختارانہ ماحول پیدا کرے اس کو چاہئے کہ صاحب محتاط ہو۔

بیت العزۃ برائے ثور۔ امور کار میں سہولت کو مدنظر رکھنے والا ،لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔

بیت العزۃ برائے جوزا:۔ متواتر کئی سارے کام لوگوں کے ساتھ کرنا پسند کریں گے۔

بیت العزۃ برائے سرطان :۔ غیرت مند مگر تماشائی قوت کے مالک ،اپنے کام کاج کا اشتیاق، کھانا بنانے کا اچھا فن ہوگا۔

بیت العزۃ برائے اسد:۔ لائق داد شخصیت، قابل قدر ذات اور لوگ معتبر خیال کریں۔

بیت العزۃ برائے سنبلہ :۔ کمائی اور روپیہ پیسہ کا راستہ ہموار ہو، حکیم و دانا اور نکتہ داں ثابت ہو۔

بیت العزت برائے میزان :۔ کسی مخصوص کام سے عوام کی توجہ کا مرکز بنا رہے پر سکون زندگی کا لطف اٹھائے۔

بیت العزۃ برائے عقرب :۔ معلومات وتحقیقات امورات وغیرہ کی دلچسپی کارگر ثابت ہوگی۔

بیت العزۃ برائے قوس :۔ نہایت ہی پرخلوص اپنے ارباب اختیار سے سانٹھ گانٹھ بنی

رہے گی۔

بیت العزۃ برائے جدی:۔ قابلیت سے بھرپور امور حکومت میں فلاح مندی کا اظہار کرے گا۔

بیت العزۃ برائے دلو:۔ یہ کئی ایسے لوگوں سے مل جل کر رہنے کو ترجیح دیگا جو کسی شعبہ یا محکمہ سے متعلق ہوں۔

بیت العزۃ برائے حوت:۔ اچھے اور ارفع خیالات با کمال قابلیت، مگر صاحب احتیاط بنے رہیں۔

بیت الامید۔ یعنی زائچہ کا گیارہواں گھر

بیت امید برائے حمل:۔ رفیقوں میں پرسکون اور اچھے تعلقات بنے رہیں گے لہذا بحث وغیرہ سے اجتناب کریں۔

بیت امید برائے ثور:۔ احباب کی نظر عمیق بنی رہے تعلقات پرسکون ہونے کے باوجود اسکے دوستوں پر بار ڈالنا نامناسب ہے۔

بیت امید برائے جوزا:۔ اپنے احباب کی صحبت اختیار کرے جو قابل، حکیم اور نکتہ داں ہوں اور مسئلہ ادب میں اس کی گنتی ہو۔

بیت امید برائے سرطان:۔ بچوں سے پیار بنا رہے گا نیز تأثرات خاندان بہتر ہوں گے اسکا تماشائی حلقہ میں شمار ہوگا۔

بیت امید برائے اسد:۔ اچھے دوستوں سے واسطہ پڑے تعلقات کافی بہتر ثابت ہونگے۔

بیت امید برائے سنبلہ:۔ امور کی انجام دہی میں بہتر ثابت ہو ہمہ اوقات دوستوں کے

لئے کمر بستہ رہیں۔

بیت امید برائے میزان:۔ بیک وقت جنسی خیالات کے مطابق دولوگوں سے دوستی بنی رہے گی۔

بیت امید برائے عقرب:۔ احباب کے تعلق سے تشویش ناک تحقیقات امور کی بنا پر افسردہ ہونگے مگر پھر بھی عارضی خوشی کا اظہار کریں گے۔

بیت امید برائے قوس:۔ لوگوں میں تال میل رکھنے والا معاشرہ میں اچھا رسوخ دیکھنے کو ملے۔

بیت امید برائے جدی:۔ ایسے احباب اسکے دوست ہونگے جو سیاسی دماغ کے مالک ہوں۔

بیت امید برائے دلو:۔ ان احباب کے متعلق ہے جو چرب زبان اور بہت زیادہ بولنے والے ہوں۔

بیت امید برائے حوت:۔ ایسا علم جو خفیہ امور کی نشان دہی کرے انکی وابستگی بنی رہے گی اور رفیق و احباب میں افسردگی کے تاثرات ہونگے نیز کوئی ہمراہ چلنے کو تیار نہ ہو۔

بیت الاعداء۔ یعنی زائچہ کا بارھواں گھر

بیت الاعداء برائے حمل:۔ بہت زیادہ جوش اور جذباتی ہونا انکے لئے بہتر نہ ہوگا کہ خود پر قابو رکھیں۔

بیت الاعداء برائے ثور:۔ جلد بازی میں نہایت تندی و تیزی اور جذباتی کو نہ آنے دیں اچھا ہوگا اپنے مزاج پر قابو رکھیں۔

محمد شبیر قادری

بیت الاعداء برائے جوزا:۔ مشاغل احباب سے زیادہ دلچسپی اچھی نہ ہوگی۔

بیت الاعداء برائے سرطان:۔ کسی قدر مزاج پسندی بہتر نہ ہوگی کہ طبعیت میں سدھار لائیں۔

بیت الاعداء برائے اسد:۔ تکرار و بحث و حاضر جوابی کا مظاہرہ نہ کریں اور اپنے اہل و عیال کو یہ ہی سبق دیں اچھا ہوگا۔

بیت الاعداء برائے سنبلہ:۔ جب کسی کام میں ملوث ہوں تو مزاج میں تندی و تیزی کو دور کر دیں۔

بیت الاعداء برائے میزان:۔ آگاہی حاصل ہو احباب کے مخفی امور سے، غلط کاموں سے دور رہیں۔

بیت الاعداء برائے عقرب:۔ ایسے دشمن پیدا ہونگے جن کا آپ کو علم نہ ہوگا اچھا ہوگا اگر آپ فہم و فراست کا سامنا کریں گے۔

بیت الاعداء برائے قوس:۔ کچھ دینے میں احتیاط کریں جلد بازی اچھی نہیں وجہ یہ ہے کہ یہ عمل نا قابل پائیدار ہوگا۔

بیت الاعداء برائے جدی:۔ جب تک کسی امر کا نتیجہ کھل کر آشکارہ نہ ہو وہ نا قابل یقین ہے ایسا خیال کرنا صاحب زائچہ کے لئے بہتر ہے۔

بیت الاعداء برائے دلو:۔ امور فرائض سے اکتا جانے والے مگر دوسرے لوگوں کے انتفاع کے لئے فکر مند رہیں۔

بیت الاعداء برائے حوت:۔ اگر یہ تھوڑی کوششیں میزان عمل میں لائیں تو دوست بہت ہونگے لہٰذا مایوسی اچھی نہیں۔

محمد شبیر قادری

کواکب کے کیا اثرات ہیں بارہ مختلف گھروں میں

(بیت الطالع)

یہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ بیت الطالع یہ زائچہ کا پہلا گھر ہے اور یہ انسان کی شخصیت و کردار اور خوش قسمتی و بدقسمتی سے منسوب ہے جس کی بنا پر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب زائچہ کس نوعیت کا آدمی ہے پہلا گھر کس برج سے تعلق رکھتا ہے یہ آپ کا زائچہ بتائے گا اس برج کا حاکم کوکب صاحب زائچہ کا کوکب ہوتا ہے چاہیں وہ کوکب اپنے برج میں ہو یا نہیں اور اگر بوقت ولادت اس برج میں کئی سارے کواکب موجود ہوں تو وہ طالع کے قانون کے مطابق اثر پزیر ہونگے۔ مثال کے طور پر اگر پہلے گھر میں برج حمل ہو تو اس کا حاکم کوکب مریخ ہوگا۔ چاہے وہ اس وقت برج حمل میں ہو یا نہیں اور اگر اس وقت برج حمل کے اندر دوسرا کوکب ہو تو وہ صرف قابض ہوگا جبکہ مریخ کو حاکم اور قابض دونوں کا نام دیا جائے گا۔

پہلا گھر انسانی ذات اور کردار واضح کرتا ہے اس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ صاحب زائچہ کے کیا تأثرات ہونگے اس کے اندر موجود کوکب اسی تأثرات کو از سرنو قوی طور سے پیدا کرتا ہے۔

میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ یہ گھر منسوب ہے چہرہ اور سر سے تو بس ظاہر ہے کہ کسی کوکب کی حالات نحس کی وجہ سے ان کا فکری عمل یہ ہوگا کہ صاحب زائچہ کا سر اور چہرہ خاص طور پر متاثر ہوں گے جیسا کہ طالع میں مریخ کی موجودگی کی بنا پر سر اور چہرہ پر زخم یا کوئی داغ یا دھبہ وغیرہ کا ہونا لازمی ہے اگر پہلے گھر میں کوئی کوکب حالت رجعت میں ہو تو صاحب زائچہ کی زندگی کے متعلق معاملات کبھی پائے تکمیل کو نہ پہنچیں گے۔ چاہے انکی انجام دہی کسی بھی وقت ہوا اگر اس مذکورہ گھر میں کسی اور کوکب کی موجودگی پائی جائے جیسے کہ مشتری کی تو صاحب زائچہ ان امور کا

مالک ہوگا۔ چہرہ سے وقار جھلکے مگر بارونق پرخلوص کسی قدر شریف النفس اور خوش بختی کی علامت شمار ہوگی۔

پہلے گھر میں کواکب کی خصوصیات رقم کی جاتی ہیں جوطلب وضاحت ہیں۔

شمس:۔صاحب زائچہ کا چہرہ بردباری، رعب ودبدبہ اور جاہ وجلال کی انعکاسی کریگا۔

قمر:۔ چہرہ سے زرد صاف، شفاف آنکھیں سفر کو جی چاہیگا لطافت گفتگو اور رومان پیدا کریگا گھریلو اشیاء نیز ہوٹل، پنساری کا ساز وسامان اسکے لئے فائدہ مند ہوگا۔

عطارد:۔دماغی قوت اعلیٰ درجہ کی ہوگی خیالات تبادلہ کے ماہر تجارتی مصروفیات بڑھ جائیں گی۔

زہرہ:۔ یہ خوش بختی لاتا ہے عشق وسرور میں ڈوبا رہے ڈیزائن اور پینٹنگ کی طرف دل مائل ہو۔

مریخ:۔ یہ دعوت دیتا ہے جرأت شجیع کے فوری طور پر عمل پیرا ہوتے اور جدید اسکیموں کو بہتر خیال سے کرتے ہیں۔

مشتری:۔حصول مال وثروت اور اچھا کاروباری بناتا ہے اپنی لیاقت وصلاحیت کو دوسروں پر ظاہر کرنے والے نہایت ہی خوش قسمت۔

زحل:۔ضدی اور چرب زبان مگر صاحب احتیاط اور دوراندیش، کسی قدر جلد باز اور کام میں ماندگی لائیگا۔

یورنس:۔ یہ پراچین ایجاد کی طرف مائل کریگا جدید خیالات کا ادراک بدعقیدگی کی طرف مائل کریگا۔

نپ چون:۔کسی قدر نفس پرست اور توہم پرست بناتا ہے دغا اور فریب جیسے خیالات

پیدا کرتا ہے۔

پلوٹو:۔ مخفی امورات حیران کن وہمی رموز و کنایات فریبی قیاسی تقویت علوم معانی بیان اور نئے تخیلات پیدا کریگا۔

راس:۔ ذہن اور صحت کے لئے مزید تقویت کا باعث ہوا امور زندگی میں کامیابی۔

ذنب:۔ بعض نے اس کو امور صحت کے لئے مضر خیال کیا مگر ابتدائی عمر میں مشکلات ہونگی۔

بیت المال

بار ہا آپ پڑھ چکے ہیں کہ یہ زائچہ کا دوسرا گھر کہلایا جاتا ہے اسکے متعلق تمام منسوبات رقم کئے جاتے ہیں جو طلب ذہن نشین ہے روپیہ پیسہ اور دنیا بھر کی تمام امانت داریاں اسی گھر سے منسوب ہیں، جمع پونجی یا تنخواہ اور آمد و خرچ کا یہ خانہ مانا جاتا ہے آزادانہ ماحول پیدا کرنا نیز سرداری اور محکمانہ رعب ڈالنا جس کی مکمل وجہ یہ ہے کہ صاحب زائچہ کے نظریات اور جسم کی نقل و حرکت ارباب اختیار جیسی خصوصیات بیت المال کے اثرات و خواص کی مرہون منت ہوتی ہیں۔

زائچہ کا دوسرا گھر یعنی بیت المال متعلق ہے آنکھوں اور گلے سے، دوسرے گھر میں کواکب کی موجودگی جن اثرات کی حامل ہوتی ہے وہ درج ذیل بیان کی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شمس:۔ ثانی حاتم طائی اور سخاوت کا اعلیٰ درجوں کا مجموعہ ہے آگاہی کرتا ہے بربادی دولت کی شان ارفع کے لئے مزین اور آراستہ ہوتے ہیں اور اگر مشتری کی اس کے ساتھ سعد نظر ہو تو یہ اولوالعزمی اور امور خاص میں کامران اور صاحب ثروت کے لئے جو امور درکار ہوتے ہیں ان میں مدد دیتا ہے

قمر:۔ مذکورہ گھر میں بھی غیر مخالفانہ ہونے کی وجہ سے یہ انسانی زندگی پر آمد وخرچ کے وسائل مزین کرتا ہے جس کی وجہ سے جمع شدہ روپیہ پیسہ میں دن رات اضافہ ہوتا رہتا ہے لوگوں میں اس کے حسن تعلق وغیرہ کا چرچا عام ہوتا ہے مگر اس کو اپنی دولت کے لئے ذرا احتیاط سے کام لینا ہوگا جب کہ بیت المال میں برج عقرب ہو یعنی دونوں کی موجودگی پائی جائے تو بربادی ،دولت وثروت کا سبب بننا لازمی ہوگا لیکن تاہم قمر برج عقرب کی موجودگی میں غلط تاثیر ظاہر نہیں کرتا مگر فزع یہ ہوتا ہے کہ مال ودولت اور روپیہ وغیرہ کی حفاظت سے سبکدوشی اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

عطارد:۔اس کی بیت المال میں موجودگی نا قابل بیان ہے کیوں کہ یہ دوسرے گھر کی غیر تاثیرات طریقہ پر اپنا سفر تمام کرتا ہے البتہ لوگوں میں کمانے کی جستجو لائق دید ہوتی ہے۔

زہرہ:۔ایسے لوگوں کو روپیہ برباد کرنے کا شوق ہوتا ہے اور نفس پرستی ان میں غیر متناہی حدود طے کر لیتی ہے اور اپنا جمع شدہ روپیہ پیسہ سب گم کر دیتے ہیں کیوں کہ زہرہ دوسرے گھر میں ہو تو یہ ضروری اخراجات کی طرف توجہ دینے کے مانع ہوتا ہے اور بیش قیمتی ملبوسات کا احساس دلاتا ہے جب کہ ایسے لوگ اچھی قیمت پر بیچی جانے والی چیزوں کے ذریعہ اچھے پیمانہ پر منافع حاصل کرتے ہیں دوست واحباب کی نمائندگی میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

مریخ:۔ یہ صاحب زائچہ کے لئے دریا دلی اور سخاوت جیسی خصوصیات پیدا کرتا ہے اکڑ اور نڈر پن کی وجہ سے جانی نقصانات کا خدشہ مگر وقار بلند ہونے کی دلیل ہے مریخ کی دوسرے خانے میں موجودگی صاحب زائچہ کو مال دنیا کی طرف رغبت اور فائدہ بھی دلاتا ہے۔

مشتری:۔صاحب زائچہ کو لا پرواہی سے اجتناب کرنے کی ضرورت ہے باغ وزراعت اسکے لئے سودمند ہونگے اور اگر مشتری کے ساتھ شمس کی موجودگی واقع ہو تو یہ سرداری اور ارباب

اختیار جیسے وسائل پیدا کرتی ہے تو انگری اور کامرانی اسی کا باعث ہے۔

زحل:۔ دوسرے گھروں میں اس کی موجودگی نحس ہوتی ہے، حصول دولت میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے مال کی بربادی کے نقصانات زیادہ اگر مذکورہ گھر نے کسی اور سعد کواکب زحل سے سعد نظر رکھی تو ضرور اسکی ناموافقت اور نحوست میں کمی واقع ہوگی۔

یورنس:۔ یہ پیسہ اور سرداری کے لئے بہتر انوکھا دماغ رکھتا ہے حصول روپیہ اور اپنے حواس کی بنا پر اسکو برباد کرنا، جوئے کی لت اسکو غلط ثابت ہوگی کیوں کہ دوسرے خانے میں یورنس کی موجودگی دعوت دیتی ہے اسے خطرات کو جو دولت کے متعلق ہو۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ حالات و واقعات پر مکمل قابو رکھیں اور کسی مناسب وقت کا انتظار کریں۔

نپ چون:۔ غربت کی وجہ سے صاحب زائچہ کے لئے بیزاری کا سبب بنتا ہے یہ ہمیشہ دوسرے گھر میں انسان کو کم تر درجہ کی طرف ڈھکیلتا ہے منجمین حضرات اسکو فریب کار تسلیم کرتے ہیں بہتر ہوگا کہ دھوکہ بازی، خوشبو سے پرہیز کریں چاہیئے کہ آنکھ بند کر کے یقین نہ کریں، نپ چون اگر دوسرے خانہ میں واقع ہو تو ان کے ذرائع آمد و خرچ کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں جن پر صاحب زائچہ کو بھی یقین کامل نہ ہو۔

پلوٹو:۔ یہ غربت کو دور کرتا ہے اور ترقی لاتا ہے اور نا آشنا لوگوں سے بھی مالی مفاد کا باعث بنتا ہے ناپسند لوگ بھی اسکے مفاد کا ذریعہ بنتے ہیں۔

راس:۔ یہ ایسے رشتۂ ازدواج سے منسلک کرتا ہے کہ جو صاحب ثروت ہوں یا صاحب علم و فن یا وہ جن کی شماری مالی حالت میں غیر معمولی ہو۔

ذنب:۔ یہ بدقسمتی کو دعوت دیتا ہے اور ساتھ ہی ایسے وسائل بھی پیدا کرتا ہے جو کسی رکاوٹ پر مبنی ہوں چاہیں ان مراحل کا طے پانا امید سے کہیں زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

بیت الاقربا

یہ زائچہ کا تیسرا گھر ہے یعنی بیت الاقربا اسکے متعلق بتانا ضروری ہے کہ یہ چار امور خاص کی وضاحت کرتا ہے۔(۱) وہ رشتہ دار جن سے نزدیکی رابطہ ہو جیسے بھائی بہن وغیرہ۔(۲) قرب و جوار یعنی نزدیکی سفر وغیرہ ۔(۳) تمام تحریری امور جیسے کہ خطوط و تحریر و کتابت وغیرہ۔ (۴) مختلف جسم کے تغیرات۔

بیت الاقربا میں تمام سیارگان کس طرح مختلف امورات کی نشان دہی کرتے ہیں غور کریں۔

شمس:۔ یہ زیادہ سفر کی اجازت نہیں دیتا مگر جب کوئی آبی برج واقع ہو تو ضرور اس کی تاثیر موافق ہوگی۔

قمر:۔ سفر کی یہ مخالفت نہیں کرتا مگر شرط یہ ہے کہ نزدیکی سفر اور وقت سے متعلق ہو، بیت الاقربا کے حالات اخذ کرنے کے لئے قمر کی سعد نظرات کو دریافت کرنا ہوگا جو بیت الاقربا میں قمر پر واقع ہو رہے ہوں کیوں کہ صحیح حکم صادر کرنا ہی نظرات کی مرہون منت ہے۔

یاد رہے کہ اگر قمر طلوع ہو تو بھائی بہن سے مدد کی توقع زیادہ ہے۔

عطارد:۔ تحریری امورات کی طرف مائل کرتا ہے عطارد کی بیت الاقربا میں موجودگی خط و کتابت میں سبب فروغ بنتا ہے اور نا دانشتہ کام کی تلاش کرتا ہے نشر و اشاعت تصنیفات اور چھپائی جیسے امورات میں کامرانی کا سبب بنتا ہے اس کی موجودگی بھائی بہن کے رشتوں میں مضبوطی بنانے میں مدد دیتی ہے مگر ساتھ ساتھ معدہ کی گرفت کی وجہ سے درد ریحی کا سبب بھی بنتا ہے۔

زہرہ:۔ صاحب زائچہ کے بیت الاقربا میں واقع ہو تو امور زندگی میں پر سکون ماحول رہے گا ، زندگی کا آخری مرحلہ تسلی بخش ہوگا ، پیدائشی زائچہ کے بیت الاقربا میں زہرہ کی موجودگی

جائداد کا باعث ہوتی ہے زہرہ مذکور گھر میں آدمی دل کش بناتا ہے، اچھے خیالات کے مالک اور انکو ورثہ حاصل ہو، سفر وغیرہ۔بہن بھائی خط وکتابت یا ذرائع وغیرہ کے مفاد کا سبب بنتا ہے۔

مریخ:۔ بیت الاقربا یعنی تیسرے میں ہو تو زندگی کے تمام تغیرات کو بہتر اور مزین طریقے سے آراستہ کرتا ہے، بحث ومباحثہ اور اپنی نکتہ دانی کے باعث اپنا مقام الگ ہی رکھتا ہے رشتہ دار، امور کتابت کے متعلق لوگ، سفیر لوگوں سے حجت کرنا اور بات بات پر مخالفت کا سبب بننا یہ سب مریخ کے ہی باعث ہوتا ہے اسلیئے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ جب سفر کریں تو بیٹھے رہنے ہی کو ترجیح دیں کیوں کہ حوادث کا خطرہ لاحق ہے اور اپنی ذمہ داریوں پر اچھی طرح کام کرتے ہیں۔

مشتری:۔ بیت الاقربا کے متعلق تمام امور کے لئے ایک اچھی فال ہے، تالیف وتصنیف کے ذریعہ کامیابی دیتا ہے۔

زحل:۔ یہ تیسرے خانہ میں آدمی کو سوچنے اور سمجھنے میں کسی قدر کاہلی پیدا کرتا ہے عجیب و غریب واقعات صاحب زائچہ کے لئے توجہ کا مرکز بنتے ہیں، سفر کے متعلق اندیشۂ نقصان، رشتہ داروں سے اختلاف ہونا، بہن، بھائی سے نااتفاقی پیدا ہونا ملتوی خط وکتابت وتحریر۔

یورنس:۔ یہ صاحب زائچہ کے لئے سرداری میں پختگی پیدا کرتا ہے کسی قدر نفع بھی ملے گا صاحب زائچہ کو اپنا یعنی خود اپنی گفت ونوشت کا خیال اور اپنے اطراف کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

نپ چون:۔ یہ سراسیمہ جیسے حالات پیدا کرتا ہے ایسے لوگوں کے من روحانیت کی طرف مائل ہوتے ہیں کارنا آشنائی میں خلش پیدا ہوتا ہے۔

پلوٹو:۔ بیت الاقربا میں اس کی موجودگی ایسا تأثر دیگی جو اچانک وارد ہونے والے حالات ہوں، چاہیئے کہ ایسی ترقیاں جو امتنانات کی مرہون منت ہوں، پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔

محمد شبیر قادری

راس:۔اس سے دوسرے لوگوں سے اچھے تعلقات کی توقع رکھی جاسکتی ہے، کسی محکمے کے عہدہ میں کامرانی۔

ذنب:۔دوسروں پر مشفق ومہربان ہونے کے باعث کسی حزن و ملال کے دو چار، پڑھائی وغیرہ میں دقتیں پیدا ہوں اہل تبار کے سامنے عظیم مشکلات۔

﴿بیت الارض﴾

اس چوتھے گھر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کارزندگی کا خانہ ہے گھر اور والدین ہیں جو اسکے متعلق بیان کیئے جاتے ہیں خاص طور پر یہ ماں سے متعلق ہے باپ کی نسل اور اولاد اور جائداد وغیرہ اسکے منسوبات ہیں اور وہ تمام چیزیں جو باپ کی جانب سے ملیں چاہے وہ جسمانی لحاظ سے ہوں یا نہ ہوں اور یہ متعلق ہے اس امر سے جو وراثتی کردار ادا کرے صاحب زائچہ کی اپنی آخری عمر کا کتنا کردار نمایا ہوگا وغیرہ وغیرہ، بیت الارض کے خانہ میں تمام سیارگان کی موجودگی سے تمام منسوبات کیسے متأثر ہوتے ہیں درج ذیل ہیں۔

شمس:۔صاحب زائچہ کو کسی طرح کی فکر لاحق نہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ آخری عمر کے دن اچھے اور موافق طور سے گزریں گے حصول مفاد والد سے ہوگا۔

قمر:۔کاشتکاری، ترقی پزیری اور زمین سے متعلق ہوگی ماقبل کامرانی بہت سے تغیرات ہونگے مگر بیت الارض کے خانہ میں قمر زندگی کے آخری وقت میں فلاح مندی لائیگا۔

عطارد:۔یہ صاحب زائچہ کے لئے اچھی فال ثابت ہوگا کیوں کہ امور زندگی میں ہر بلندی اور سرفرازی امید سے زیادہ ہے جو سفر یا تجارت کے متعلق ہو یا پھر بذریعہ آمد و رفت سے حصول تحقیقات وغور وفکر اور تحریر وکتابت وغیرہ سے فائدہ ہوگا اور یہ کامرانیاں آخری ایام میں حاصل ہونگی اور صاحب زائچہ گھر میں امور ذہنی میں منہمک رہے گا۔

زہرہ:۔عمر کے آخری ایام میں بذریعہ والد کے مسرتوں کا دور رہے ایسے لوگوں کے دلوں میں خاندان کی الفت ہوتی ہے اور امور جائیداد میں روپیہ خرچ کر اچھا فروغ حاصل کرنا یا پھر اپنے بچوں کے کسی امر سے بہترین منافع ہونا ہے۔

مریخ:۔ یہ صاحب زائچہ کے لئے اور والد کے لئے عمر کے آخری ایام میں مریخ نا مناسب ثابت ہوگا دونوں ہی صورتوں میں یہ تأثر اچھا نہیں دیتا ہاں اگر مریخ سے کوئی سعد نظرات ہوں تو ضرور اس کی نحوست و تنقیص واقع ہوگی ایسے لوگ اپنے گھر وار اور اہل وعیال کے معاملات پر ہر دم متحرک رہتے ہیں۔صاحب زائچہ کے مال ومتاع کو آگ لگنے اور چوری ہونے کے خطرات ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے دل کو فکر مندی سے آزاد کریں۔

مشتری:۔عمر کے آخری ایام میں کامیابی نصیب ہوگی یاد رکھو مشتری اگر حالت رجعت یا کمزور یا کسی نحس نظر سے متأثر ہو تو بڑھاپے میں کسی بڑے خطرہ کی دلیل ہے،والدین سے ربط و ضبط بنا رہے گا گھریلو معاملات میں کسی قدر کامیابی نصیب ہوگی۔

زحل:۔ یہ جس برج میں ہوگا اسی کے ماتحت کردار ادا کرے گا جبکہ زحل کے تأثرات میزان جدی اور دلو میں اچھے ہوتے ہیں،صاحب زائچہ از خود سر بلندی اور آرام طلب زندگی حاصل کرتا ہے اور اگر یہ نحس نظر رکھے تو یہ کمزوری اور والد کی صحت خراب یا نقصانات وراثت یا چڑھتی عمر میں پریشانیاں اور گھر کے امورات میں سخت گیری والدین کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کا باعث بنتا ہے۔

یورنس:۔والد کے تعلقات کے مابین بہت ساری اونچ نیچ پیدا ہو۔

نپ چون:۔عمر کا آخری حصہ بیزاری کے ساتھ گزرے گا نپ چون بیت الارض میں ضعیف ہوتا ہے۔

محمد شبیر قادری

پلوٹو:۔ یہ غیر مناسب تاثرات ہیں۔

راس:۔ ازدواجی زندگی بہتر طور سے گزرے، گھر کے معاملات سودمند ثابت ہوں۔

ذنب:۔ گھریلو زندگی بہتر ثابت نہ ہو سکے گی اور خدشہ نقصانات روپیہ پیسہ وغیرہ تنہائی اور آپسی تعلقات میں رخنہ پیدا ہو۔

بیت الاولاد والعشق

یہ پانچواں خانہ شمار ہوتا ہے یہ پانچ کاموں کو واضح کرتا ہے مختلف قسم کے سٹہ بازی امور کے مختلف نقصانات جیسے حالات پیدا کرتا ہے، دوسرا نسل کے متعلق ہے اور تیسرا حالت معشوق کے اور چوتھا سوشیل اور شاعرانہ کتابت اور پانچواں پشت اور دل کے متعلق جیسے امراض ہیں۔

شمس:۔ یہ اگر خانہ پنجم میں واقع ہو تو یہ صاحب زائچہ کے لئے لوگوں کی آنکھوں کا تارا بنتا ہے اور اگر یہ مرد کے زائچہ میں موجود ہو تو یہ نسل قلیل کی پیدائش کا باعث ہے۔

قمر:۔ ایسے لوگ اہل تبار کے لئے جان چھڑکنے والے ہوتے ہیں مگر صاحب زائچہ کو مالی منافع کا جلد تر حصول اور ان تجویز و تدبیروں میں نقصانات کے امکان ہوتے ہیں جیسا کہ ریس اور سٹہ بازی وغیرہ۔

عطارد:۔ کسی نشہ آور شئی کے استعمال کرنے اور جلد فائدہ دینے والی تدابیروں کے اشتیاق کے خلاف خبردار کرتا ہے عطارد کی موجودگی بیت الاولاد میں واقع ہو تو یہ تخلیق امورات کی طرف مائل کرتا ہے اور کچھ علمائے نجوم بچوں کے متعلق سے بھی بیان کرتے ہیں۔

زہرہ:۔ بیت الاولاد میں ہو تو بچوں کی زندگی میں کامرانی کا باعث بنتا ہے سٹہ بازی یا انعامی تدابیروں اور تجویزوں میں یہاں پر روپیہ پیسہ وغیرہ برباد کرنے کا امکان ہو، ان تجویزوں

کے منافع کا سبب بنتا ہے، مستورات کی نگاہوں کا مرکز اور عشق میں کامرانی لاتا ہے، تخلیقی تدابیر اور بچوں کے کارامور میں فائدہ دیتا ہے۔

مریخ:۔ بیت الاولاد میں واقع ہو تو خواتین حضرات سے عاشقانہ معاملات سے گریز کرنا چاہیئے، بچوں کے متعلق غلط فہمیاں لانا یہاں تک کہ وہ بچہ اپنے ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری جیسے امور کے لئے کمر بستہ نہ ہو ایسے لوگ جسمانی محنت کے شوقین، اطاعت نہ کرنے اور نافرمانی کے سبب انہیں مارنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں اور ایسی تجدیدوں میں کہ جن میں انعام وغیرہ کی امیدیں وابستہ ہوں نقصانات سے بیزار رہے ان کو چاہیئے کہ مخالفت سے بچیں۔

مشتری:۔ یہ ارفع و اعلیٰ عہدہ پر فائز کرنے میں مدد دیتا ہے سٹہ بازاروں سے اچھا اور امید سے بڑھ کر نفع دیتا ہے اور اولاد کے ذریعہ ماں، باپ کو ناز و فخر ملے اور امور تخلیقی موافق ثابت ہوں گے۔

زحل:۔ باہری مصروفیات میں ناموافق ماحول پیدا ہو بچوں کے لئے پر الم زندگی یا پھر تخلیقی جستجو میں فکرمندی لانا۔

یورنس:۔ مالی نقصان بچوں کے ہاتھوں سے ہو عشق میں ناموافق حالات پیدا ہوں اگر یہ کسی عورت کے زائچہ میں واقع ہو تو اسے کامیابی کبھی نہ ملے اور محبتی میدان میں اور مایوسی ہاتھ آئے گی۔

نپ چون:۔ انسانی خواہش کی مخالفت کرنا اس کی فطرت ہے وہم و وسوسہ لانا اس کا کام ہے کیوں کہ بیت الاولاد میں نپ چون کا ہونا ہی خطاؤں کا سبب بنتا ہے۔

پلوٹو:۔ یہ سٹہ بازاروں اور دیگر ریس کے میدانوں میں ترقی اور کامرانی لاتا ہے مگر بچوں کے متعلق اجتنابی اور بے وفائی لاتا ہے۔

محمد شبیر قادری

رأس:۔انعامی تدبیروں سے فائدہ حاصل کرنا اور بچے آرام طلبی کا سبب بنیں۔

ذنب:۔مسرت وشادمانی کے راستوں میں دقتیں ہونگی اور چلتے کاموں پر دیواریں حائل ہونگی نیز انعامی تدابیر اس کے لئے سودمند نہ ہوسکیں، بچوں کے متعلق دل پریشان رہے۔

بیت المرض

یہ گھر چھٹا خانہ مانا جاتا ہے اس سے چار امر واضح ہوتے ہیں مثلاً صحت کے متعلق امور اور دوسرا صاحب زائچہ کا کردار و عمل اور تیسرا ملازمین حضرات یا پھر ان کے ماتحت کام کرنے والے حضرات اور چوتھا اہل تبار یا پھر دوست واحباب یا وہ لوگ جو خاندان سے منسوب سب نیک عزم رکھتے ہیں یا پھر وہ لوگ جو سرداری کے اہل ہوں بیت الارض میں سیارگان کی موجودگی جو تاثر لاتی ہے وہ ذیل کے منسوبات سے سمجھیں۔

شمس:۔امراض کہنہ مسلط ہوں لیکن کچھ منجمین حضرات کے مطابق مریض معمولی امراض سے بیزار رہے اور وہ امراض جلد نہ جاسکیں، ملازموں اور ماتحتوں سے نیک نیتی کی امید کی جاسکتی ہے اور امدادی مدد چچی، چچا سے دستیاب ہو۔

قمر:۔صحت کے متعلق دقتیں معمولی ثابت ہوتی ہیں مگر یہ ایسے حالات پیدا کرتا ہے جس سے انسان کسلمندی اور پژمردگی محسوس کر ہارنے لگتا ہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قمر ایسے کاموں کو قبول نہیں کرتا جس میں محنت ہو اور دوسری یہ بھی وجہ ہے کہ یہ اپنا اثر دیر تک قائم نہیں رکھتا۔

عطارد:۔صاحب زائچہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے ممکن ہے کہ ماتحتی لوگ اس کو دھوکہ دیں یا پھر ماتحت لوگ اپنے عہدہ سے ناموافق فائدہ حاصل کریں، متعلق لوگ تعلیم یافتہ یا اس کے متعلق کام کرنے کے شوقین ہوتے ہیں اور ان کی دلچسپی ایسی اشیاء کی طرف زیادہ ہوگی جو خورد و نوش سے متعلق ہوں۔

زہرہ:۔ یہ بیت المرض میں واقع ہوتو یہ مالی منافع اور نقصان کے لئے مساوی رہتا ہے یعنی نقصان اور نہ نفع اس کے متعلق لوگ خوشی کے طور پر کام کرنے والے ہوتے ہیں اور مدد کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مریخ:۔ وہ شخص جو کسی عہدہ پر فائز ہو بیماری یا کوئی حادثہ پیش آئے ایسے لوگ جب کوئی کام کرتے ہیں تو سخت گیری کا مظاہرہ کرتے ہیں، دوسرے لوگوں کی مدد کے لئے بھی تیار رہتے ہیں، چاہئے کہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اعلیٰ اور عام نوعیت کی رہائش کے خواہاں ہوتے ہیں۔

مشتری:۔ یہ بیت المرض میں ہوتو اچھی صحت کی دلیل ہے ماتحت لوگ ایسے وسائل پیدا کریں جو صاحب زائچہ کی ترقی ارفع درجہ کا باعث بنے۔

زحل:۔ یہ صحت کے لئے اچھی فال نہیں ہے ماتحتوں کے ذریعہ سے خطرات ونقصانات کچھ مختلف قسم کے تغیرات لانا، قابل فکر مند اور پیدا کرنا تشویش جیسے حالات یہ سب اس کے اختیار میں ہیں۔

یورنس:۔ نا قابل بھروسہ سکریٹری سے اسکا دل تردد کا شکار ہوتا ہے۔

نپ چون:۔ بلا غرض مختلف امراض کا سامنا کرنا پڑے۔ سکریٹریوں سے اجتنابی یا مخالفانہ جیسی تدبیروں میں وقت برباد کرے۔

پلوٹو:۔ حصول فائدہ ان لوگوں سے ہوگا جو غیر معمولی نہ ہوں، علاوہ ازیں پلوٹو کے تأثرات نا قابل بیان ہیں۔

راس:۔ یہ صحت وطاقت کی مخالفت نہیں کرتا، سکریٹریوں یا انکے نیچے کام کرنے والے حضرات مالی منافع کا باعث بنیں۔

ذنب:۔ یہ اگر بیت المرض کے خانہ میں ہوتو ان امورات کو لائے گا جیسے ماتحت لوگوں

کے ساتھ دشواریاں اور پیچیدگیاں اور ضعف اور صحت۔

﴿بیت الزوج﴾

یہ ساتواں خانہ ہے جہاں یہ شادی کے متعلق ہے وہیں یہ اور بھی کئی امورات کو واضح کرتا ہے مثلاً شریک حیات جنگ وجدال، مقدمات جیسے مشکلات، قانون یا پھر اس کے متعلق امورات یا پھر کسی دشمن کی ظاہری حالت سے منسوب ہے جب کوئی سیارہ ساتویں گھر میں اپنی موجودگی درج کرتا ہے تو وہ متعلقہ گھر کے منسوبات کو کس طرح تأثر دیتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

شمس:۔ یہ ساتویں گھر میں موجود ہو تو مدبروں کو چاہئے کہ وہ نظریات پر بھی غور کریں البتہ تاہم شمس کی موجودگی ایک خوش بختی کی علامت ہے۔

قمر:۔ ہر امر کو اچھے طرز پر پورا کرتا ہے، شریک زندگی عین منشاء اور موافق ہوگی۔

عطارد:۔ چاہئے کہ غلط فہمیوں کے شکار نہ بنیں خاص طور پر شادی اور شریک زندگی کے متعلق چرب زبان اور بڑبولے پن سے ہرگز شادی نہ کریں۔ جن حضرات کے زائچہ کے ساتویں خانہ یعنی بیت الزوج میں عطارد ہو ایسے لوگ مشترکہ طور پر امور کی انجام دہی میں بہتری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے تعلقات بڑھانے میں اچھی صلاحیت رکھتے ہیں۔

زہرہ:۔ یہ کم سن عمر میں شادی کراتا ہے مگر کامرانی اور خوش بختی کے اوامر ثابت ہونگے۔ زہرہ جب ساتویں گھر میں ہوتا ہے تو شریک زندگی یا مشترکہ امور نفع بخش ہوتے ہیں لیکن کسی امر کو اپنے بل بوتے پر انجام دیا جائے تو نحس ثابت ہوگا یعنی بے عزتی لائے گا کہ جمہوری طور پر کام کیلئے جائیں۔

مریخ:۔ ساتویں گھر میں مریخ کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ شادی کے متعلق فیصلہ فہم وفراست سے لیں، کیوں کہ حدود وقیاس ممکن ہیں کہ صاحب زائچہ کی بیوی بے وفاء ثابت ہو اور

آپ کو دل کے متعلق جان لیوا امراض کا سامنا کرنا پڑے، عورت کے زائچہ کے خانہ سات میں مریخ کی موجودگی ہو تب بھی یہ ہی حکم ثابت ہوگا کہ اس کا خاوند بے مروتی برتے گا اور اس کو خاطر میں ہرگز نہ لائے گا اور بحث و مباحثہ اور تکرار قطعی نہ کریں اگر جھگڑا بڑھ جائے تو اس کو اپنے درمیان ہی سلجھالیں، قانونی مداخلت نہ کریں۔

مشتری:۔ یہ شادی کے متعلق نیک فال ہے لہٰذا خوش بختی لائے گا، مشتری کے متعلقہ اوامر مریخ کے منسوبات کے برعکس ہوتے ہیں، قانونی داؤ پیچ میں کامیابی اس کا مقدر ہوتی ہے۔ کار مشترکہ اور دیگر کاروباری لوگوں سے بذریعہ تعاون فلاح مندی ثابت ہوگی۔

زحل:۔ صاحب زائچہ کے لئے عجیب کردار ادا کرتا ہے اس کو کئی شادیوں کی طرف مائل کرتا ہے، ایسے امور جو مشترکہ طور پر پائے جائیں ان میں ناپائیداری اور ناز یب جیسے حالات پیدا کرتا ہے۔

یورنس:۔ اس کی موجودگی لائق فخر نہیں ہوسکتی، ہر کام کی طرف تفکرات لاتا ہے کیونکہ کاروبار کو الگ ہی موڑ دیتا ہے صاحب زائچہ کو چاہئے کہ وہ ساجھے داری سے اجتناب کرے اور قانونی چارہ جوئی سے پرہیز کرے۔

نپ چون:۔ اس کے تاثرات لائق تحریر نہیں لیکن تاہم شادی کے متعلق عجلت فہم و فراست نکتہ چینی کورٹ کے چکر یہ سب خسارے کا سبب بنیں گے۔

پلوٹو:۔ اس کے متعلق کوئی مناسب حکم نہیں۔

راس:۔ شادی اور وہ کام جو مشترکہ طور پر کئے جائیں یہ ان کی مخالفت نہیں کرتا۔ اور قانونی معاملات میں بہتری کا سبب ہے۔

ذنب:۔ شادی اور شرکت کے متعلق غم اندوہ ثابت ہو اور مختلف پیچیدگیاں مال دنیا کے

لئے نفع بخش اور ولولہ انگیزی کے لئے رنجیدہ۔

بیت الخوف

آٹھویں گھر سے کئی امور ثابت ہوتے ہیں میراث وساجھے داری وشریک زندگی مال و متاع وغیرہ سب اسی گھر کے منسوبات ہیں نیز لوٹ مار، وضع حمل، قحط خطرات جیسے امور شامل ہیں یہ منسوبات کواکب کی وجہ سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

شمس:۔ازدواجی زندگی کو خطرات درپیش ہیں چاہیئے کہ صبر وشکر و دماغ سے کام لیں، کیونکہ یہ لڑائی جھگڑوں کو بھی لائے گا۔

قمر:۔شادی یا محبوب کی وجہ سے مالی حالت میں سدھار آئے ارادہ بلند اور مستحکم ہو۔

عطارد:۔ایسے لوگ گھریلو معاملات میں زیادہ مصروف رہتے ہیں ان کا بھائی، بہنوں سے تعلق کافی گہرہ رہتا ہے، تحریروں میں شاعرانہ انداز کو ترجیح دیتے ہیں۔

زہرہ:۔صاحب زائچہ کو مال ومتاع سسرال سے دستیاب ہو لیکن مذکورہ حکم تب ثابت ہوگا جبکہ زہرہ کسی نحس نظر سے پاک اور سعد ہو، موت دشوار نہ ہوگی۔

مریخ:۔شادی کے متعلق یا بیت الخوف کے منسوبات کے متعلق خدشات ہیں یا بحث و تکرار، بیوی یا مال مشترکہ کے حصول کے لئے بحث وتکرار کا سامنا ہو، ورثہ داری کے لئے حجت قائم ہوگی۔علم روحانی سے دلچسپی ہو اور مختلف ادویات اس کے لئے منافع کا سبب بنیں۔

مشتری:۔اسکے تأثرات موافقانہ ہوں بیاہ شادی اور دوسرے منسوبات کے متعلق سود مندی دیتا ہے، جائداد کے متعلق وصایا، لمحات ترقی وکامیابی کا ذریعہ ثابت ہوں، موت آسان طریقہ پر ہو۔

زحل:۔بیت الخوف کے متعلق جو منسوبات دیئے گئے ہیں زحل ان تمام کے خلاف کام

کرے گا، جنسی معاملات کے جو امور ہوتے ہیں وہ دشواریوں اور نفرتوں کا سبب بنیں وہ امور دوسرے لوگوں کے ہوں ان میں دخل اندازی اس کی مالی حالت میں تنزلی اور مشکلات پیدا کرے گی، ولولہ انگیزی اور غصہ اس کی مصیبتوں کا سبب ثابت ہوگا۔

یورنس:۔ اس کے لئے تر دماغی کی ضرورت ہے اور اپنے تر زبانی سے لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کرنا اچھا ہوگا، کیوں کہ اس کے لئے تکلیف دہ اور غیر مزین حالات کا سامنا ہے۔

نپ چون:۔ یہ صاحب زائچہ کے لئے غیر مناسب ہوگا وہم بطور وراثتاً اور کسی خزانہ کے متعلق بے اعتباری لائے گا۔

پلوٹو:۔ اس کے لئے کوئی مناسب خیال نہیں تاہم مفت کی دولت ہاتھ آئے۔

راس:۔ خاتمہ ہوگا طویل مسرت بھری زندگی کا یا بزرگوں کی وراثت ملے۔

ذنب:۔ جذبات کو قابو میں رکھے کسی قدر ممکن ہے کہ اس کے بڑھنے پر یہ نقصان کا سبب بنے اور مرنے والے کی دولت کے لئے عظیم نقصان و مشکلات اور تنزلی پیدا ہو۔

بیت السفر

یہ نواں خانہ ہے جو بیرونی ممالک کے سفر اور دوسرے ملکوں کے مفاد یا ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، زیارت حج اور تدابیر وغیرہ یا قانون کے متعلق معاملات، علم و مذہب، کتابیں، خیرات یہ سب اس گھر کے منسوبات ہیں۔ لہٰذا سیارگان ان کو کس طرح انجام دیتے ہیں وہ رقم ذیل ہیں۔

شمس:۔ اگر بیت السفر کے امورات کے متعلق کام کئے جائیں تو شمس کامیابیاں لائے گا۔

قمر:۔ یہ مختلف امور کی انجام دہی کے لئے فکر مند رہے اور مشیروں کی خدمت میں حاضر رہے وہ کردار جو طلب مشورہ کی بناء پر مزین ہو، خواہش رکھے گا کیوں کہ قمر مذکورہ گھر میں ارفع

شخصیت کی نمائندگی کرتا ہے، تاکہ وہ اپنے اوامر کی انجام دہی کا فیصلہ کر سکے۔

عطارد:۔ یہ اعلیٰ درجہ کی کامیابی لائے گا، صاحب زائچہ کی شخصیت نرالی ہوگی، حصول علم و فلسفہ کی چاہت رکھے گا، بیرونی ممالک سفیروں کے متعلق اشاعت کرے، برآمدگی مال تجارت میں لائے۔

زہرہ:۔ یہ عاشقانہ مزاج لاتا ہے، ترقی اور بیرونی ممالک سے مفاد پر اکساتا ہے، زائچہ کے خانہ نمبر نو میں زہرہ ہوتو یہ ملکی اور غیر ملکی شادیاں کراتا ہے۔

مریخ:۔ صاحب زائچہ کو سخت گیری کا سامنا ہو کیوں کہ مریخ نویں گھر میں مخالفانہ تاثر رکھتا ہے ایسے لوگ آزاد پسند ہوتے ہیں، برآمدگی مال کی تجارت اور سفر کے شوقین ہوتے ہیں اور مالی مشکلات اور غیر ملکوں سے رنجیدہ خاطر ہو۔

مشتری:۔ نویں خانہ کے ہر امر میں کامیابی اور حوصلہ بلند لوگوں میں اعلیٰ شخصیت ظاہر کرے صاحب زائچہ اپنے بل بوتے پر فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، بیرونی ممالک سے لین دین اور کاروباری معاملات سود مند ہوں۔

زحل:۔ کامیاب ثابت ہوگا اس کا اپنے ملک میں لیکن چاہیئے وہ ہی کام کریں جس میں اس کو معلومات ہو اس کو چاہیئے کہ کوئی کام اپنی صلاحیتوں کے خلاف نہ کرے ہوسکتا ہے کہ دوران سفر ناامیدیاں ہاتھ آئیں۔

یورنس:۔ یہ بیت السفر میں ہوتو کوشش کرو، کامیابیاں آپ کے مقدر میں ہیں لیکن بعض لوگوں سے ملتے وقت تر دماغی کا سامنا کرو خاص طور پر نزدیکی لوگوں سے۔

نپ چون:۔ یہ ناقابل بیان ہے یعنی نامناسب تاثر دیتا ہے۔

پلوٹو:۔ اس کی یہاں پر کوئی اہمیت اور وقعت نہیں۔

راس :۔ اس کو ذہنی قوتوں کے لئے مفید مانا جاتا ہے کیوں کہ ذہنی قابلیت میں اضافہ کرتا ہے صاحب زائچہ کی جو حیثیت ہوتی ہے اس کی شریک حیات اس اہمیت وحیثیت سے زیادہ کی حامل ہوتی ہے ، کیوں کہ راس نویں گھر میں ہو تو یہ اعلیٰ درجہ کی شادی کراتا ہے اور میدان سیاست میں ترقی لاتا ہے۔

ذنب :۔ یہ ذکی الحس اور جاننے دریافت کرنے کی قوت کیفیت کو قبول نہیں کرتا بے شمار خطرات ہیں خاص طور پر سفر کے دوران چاہیئے کہ ہوش کو قابو میں رکھیں۔

بیت العزت

یہ دسواں خانہ ہے اس کا تعلق شہرت عظمت اور ظہور کے متعلق امور عزت ومقام وتقدیر اور والدین خاص طور پر یہ باپ کے متعلق ہے۔ جب کوئی کوکب دسویں گھر میں آتا ہے تو وہ اس خانہ کے منسوبات کی انجام دہی میں کیسے کام کرے گا وہ درج ذیل سے جانیں۔

شمس :۔ دسویں خانہ کے جو بھی منسوبات ہیں ان میں کسی کی مخالفت نہیں کرتا یعنی موافقانہ طور پر کام کرتا ہے۔

قمر:۔ یہ کامیابی کے لئے مدد دیگا صاحب زائچہ کو سوسائٹی میں شہرت پزیر کرے گا اور اس کے لئے جلد منافع والی تدبیریں یا معمولی کاروبار اور معمولی سی تدبیروں میں تعمیل اور کاربندی سود مند ہوگی۔

عطارد:۔ یہ اگر دسویں خانہ میں ہو تو لین دین میں ترقی دیگا، تمام ہی خانوں کے امورات مفید ثابت ہونگے ، اپنے گھر سے الگ رہ کر کام کو ترجیح دیگا، کفایت شعاری اور اعتدال سے کام لیگا۔

زہرہ:۔ یہ خصوصاً ایسے کاموں کو بہتر بناتا ہے جو مستورات کے متعلق ہوں یا پھر ایسے

کاروبار جو خواتین حضرات کی چیزوں سے تعلق رکھیں جب دسویں گھر میں زہرہ کی موجودگی ہو کسی اچھے گھرانہ سے شادی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، پروقار شخصیت کے مالک اور سکوت و مسخرہ پن ان میں موجزن ہوتا ہے وہ اپنے پیشہ کے متعلق اچھی نوعیت کی صلاحیت رکھتے ہیں ااور اس کے متعلق کام بھی، تجارتی امور وہ بہتر ثابت ہونگے جو بیش قیمتی چیزوں پر ہونگے۔

مریخ:۔ یہ مخالفت کرتا ہے ان کو احتیاط سے کام لینا ہوگا اور غیر ساکت چاہئے ضد اور ہٹ دھرمی سے کام نہ لیں، صاحب زائچہ اپنے مراتب کے حصول کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے والا ہوگا۔ جدو جہد بہت کریگا۔ ذکی الحس کو عام نوعیت سے محسوس کریگا۔ چاہئے کہ مستقل مزاجی کو اپنے اندر جگہ نہ دے۔

مشتری:۔ یہ جاہ و حشمت، ترقی اور کامیابی کے زینہ عبور کرانے میں مدد دیتا ہے، رعب و دبدبہ جیسے لوگوں اور رشتہ داروں سے مدد ملتی ہے۔

زحل:۔ امورات حکومت میں کامیابی کی دلیل ہے لیکن الزام و ذلت خواری جیسے حالات سے شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑے، صاحب زائچہ کو احتیاط سے کام لینا ہوگا، شدید کاوشوں اور سخت گیری کے بعد کامیابی حاصل ہوگی۔

یورنس:۔ صاحب زائچہ کی حد سے زیادہ غلطیوں کی وجہ سے زندگی میں اتار چڑھاؤ جیسی کیفیت رہے گی چاہئے کہ حوصلہ بلند رکھے، کسی بھی معاملہ میں پورا بھروسہ حاصل نہیں ہوتا کہ وہ یقینی صورت اختیار کرے گا، بیت العزت کے خانہ میں یورنس واقع ہو تو صاحب زائچہ اپنے بڑبولے پن کی وجہ سے ہمیشہ ہی نقصانات سے دوچار ہوتا ہے چاہئے کہ حالات کا صحیح طرز پر جائزہ لے۔

نپ چون:۔ ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے پیشہ کے مطابق ہی کام کرے خلاف پیشہ عمل

کرے گا تو حالات موافق نہ ہونگے۔

پلوٹو:۔ بیت العزت میں اس کی موجودگی کوئی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔

راس:۔ یہ ترقی میں چار چاند لگائے گا، ثروت مندی لائے گا اور وقار کو اعلیٰ درجہ دیگا اور صاحب انعام واکرام بنائے گا۔

ذنب:۔ زندگی رنج ومصیبت اور رنجیدہ حالات سے گزرے گی مفاد اصلیہ کا حصول ہو۔

بیت الامید

یہ گیارہواں گھر ہے دوست واحباب اور خواہشات سے منسوب ہے اور مختصر شرائط تدبیروں کے متعلق ہے جو بہت تھوڑے سے وقت کے لئے ہو تمام سیارگاں اس گھر کے منسوبات کو کس طرح انجام دیتے ہیں وہ ذیل میں درج ہیں۔

شمس:۔ اس کا اثر موافقانہ ہوگا خاص طور پر احباب کے لئے یا پھر دوستوں کی امداد وغیرہ جو وہ کر سکیں۔

قمر:۔ گیارہویں گھر میں اگر قمر کمزور ہے تو صاحب زائچہ کسی شناسی سے نقصان اٹھائے گا، یہ وقت سے پہلے خبردار کرتا ہے لیکن طاقت ور ہو تو احباب کی دوستی قبول کرتا ہے یعنی مخالفت نہیں کرتا۔

عطارد:۔ مذکورہ گھر میں عطارد کی تاثیر خود اس کے ضعف اور قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے احباب کی دوستی تر دماغی اصولوں پر قبول کرتا ہے، اہم اسباب جیسے خصوصیات پر دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔

زہرہ:۔ ہر وقت لوگوں کی مدد اور خوشی کے لئے کمر بستہ رہتے ہیں ان میں اجتماعی طور پر

کمال کی صلاحیت ہوتی ہے معاشرہ میں ان کی شخصیت مقبول ہوتی ہے۔

مریخ:۔ احباب پر اپنی خواہشات کے لئے بھروسہ نہ کریں اور نہ ہی انکے سہارے پر رہیں۔ایسے لوگ جدید ترین سودے بازی میں جلد مصروف ہونے کے لئے تیار رہتے ہیں محبتی جماعت میں فساد ڈالنے سے گریز نہیں کرتے ،اپنے احباب سے اجتناب کرنے میں عجلت پسند ہوتے ہیں۔

مشتری:۔ جو گیارہویں گھر کے منسوبات ہیں یہ ان کے لئے مخالف نہیں اعلیٰ معیار رکھنے والوں سے اور اپنی مقناطیسی قوتوں کے ذریعہ پورا کرتا ہے،حوصلہ بلند اور اعلیٰ طرز کی شخصیت، بیرونی ممالک لوگوں سے تال میل بنے رہیں اور ان ہی ممالک سے تجارتی معاملات سودمند ثابت ہوں۔

زحل:۔ یہ ایسے لوگوں سے واسطہ ڈالتا ہے جو کہ دھوکہ باز اور بے ایمان و بے مروت ہوں لیکن طویل العمر لوگ فائدہ پہنچائینگے۔

یورنس:۔عہدہ و اختیارات کا حصول ہو،علم اور معلومات کے لئے بہتر امور حاصل ہونگے ،اختراع وایجادات میں کامران ہو،رفیقوں کے مابین اچھا تال میل بنا رہے،امیدیں اور خواہشات جلد پوری ہوں، غیر متوقع کامیابیاں حاصل ہوں،صاحب زائچہ اونچے پیمانہ پر شہرت یافتہ اور اسکی فہم وفراست مستحکم بنی رہے گی۔

نپ چون:۔احباب سے تشویش ناک حالات بنے رہیں گے۔

پلوٹو:۔اسکا اثر مذکورہ گھروں میں کوئی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔

راس:۔امداد کرنے والوں اور دوستوں کی کثیر تعداد ہوگی کسی سوسائٹی یا معاشرہ میں کوئی خاص درجہ عنایت ہو صاحب زائچہ کے لئے ترقیوں کے راستوں کی یہ مخالفت نہیں کرتا۔

ذنب:۔غلط احباب کی صحبت پائے گا۔

﴿بیت العسراء﴾

یہ بارہواں گھر ہے جو پوشیدہ اوامر کے لئے جانا جاتا ہے پوشیدہ تدابیر خفیہ دشمنان وغیرہ یہ اس گھر کے منسوبات ہیں مذکورہ گھر میں تمام سیارگان کی موجودگی اسکے منسوبات کو کیسے متاثر کریگی ملاحظہ فرمائیں۔

شمس:۔بارہویں گھر میں یہ مخالف ہوگا اگر یہ نظریہ نحس رکھے گا تو چاہئے کہ تر دماغی سے کام لیں صاحب زائچہ کے لئے یہ آزادی اور سردارانہ کیفیت کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

قمر:۔اگر یہ قوی حالت میں ہو تو فکر کی کوئی بات نہیں کیوں کہ یہ ایسی صورت میں کامیابی لائیگا لیکن اگر بارہواں گھر عقرب یا جدی کا ہو تو ان منسوبات کی جانب سے احتیاط کی ضرورت ہے جو اسکے تردد کا باعث بن سکتی ہیں بقول دیگر خواتین حضرات ہی رنج و مصیبت کا سبب بنیں گی۔

عطارد:۔یہ تر زبانی اور صلاحیت کو منوانے کے لئے تیار رہتا ہے بہت اچھے نتیجے لائیگا بشرط کہ عطارد ثور یا عقرب یا جدی میں واقع نہ ہو عطارد اگر جدی میں ہے تو صاحب زائچہ کو دشمنان سے خطرہ لاحق ہے یہ لوگ اپنے امر کے لئے راز کو پوشیدہ رکھتے ہیں فصاحت سے کام لیتے ہیں۔

زہرہ:۔بیت الاعسرا میں زہرہ کمزور ہوتا ہے ایسے لوگ عشق میں بھی راز رکھنے والے اور تنہا کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں معمولی اور چھوٹے راز اس گھر کے منسوبات میں فساد ڈالتے ہیں یہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں جو خیرات کے متعلق ہوں یا کسی علمی مجلس میں کام کر کے مالی فائدہ حاصل کرنے کی مہارت رکھتے ہیں۔

مریخ:۔تفکرات و ظلم و زیادتی کی زیادہ توقع ہے اسلئے احتیاط کی ضرورت ہے ایسے

لوگوں کی جنونی کیفیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اپنے بجائے دوسروں کی خاطر بڑے مصائب سے ٹکرانے کی کمال صلاحیت رکھتے ہیں۔

مشتری:۔صاحب زائچہ کی ترقیاں اور کامیابیاں قدم چومیں گی دشمنان کامیاب نہ ہو سکیں گے، اسکی ظاہریت سے مستقبل اچھا ہوگا رقص وسرور اور ایکٹنگ اسکی شہرت کا باعث ہوگی۔

زحل:۔دشمن کثیر التعداد ہوں لوگوں سے احتیاط رکھنا ہوگا لیکن دوستوں سے کوئی خطرہ نہ ہوگا کوئی اندرونی رنج وغم اٹھائیں بلاضرورت اپنے سے ہمدردی کرنا اور مظلومیت کا باعث ہوگا۔

یورنس:۔خطرہ لاحق ہے صاحب زائچہ کو چاہیئے کہ کبھی چھوٹا نہ سمجھے، کیونکہ ہر چھوٹے اور بڑے دشمن سے خطرات بہت ہیں۔

نپ چون:۔ایسے دشمن پیدا ہونگے جنکا معاشرے میں کوئی وجود ہی ممکن نہ ہو یعنی چھوٹے دشمن۔

پلوٹو:۔اسکا اثر کسی اہمیت کا حامل نہیں دشمنوں کی پلاننگ چاہے جو ہو وہ تفکرات کا باعث نہ بن سکیں گے۔

راس:۔پیچیدگیوں اور لاینحل جیسے اصولوں کو مسخر کرنے کی کمال صلاحیت ہوگی۔

ذنب:۔خطرہ بڑا ہے کسی طاقتور دشمن سے مالی حالت کو نقصان یا کاروباری معاملات میں نقصان ہو۔

بارہ برج میں سیارگان کے کیا اثرات ہوتے ہیں

(قمر کی بارہ برجوں میں مختلف کیفیات)

قمر در حمل:۔اگر قمر برج حمل میں واقع ہے تو جان لو ایسے لوگ اپنی سوچ وفکر سے نقصان

اٹھانے والے ہونگے ، کسی بھی اوامر پر جلد بازی نا مناسب ثابت ہوگی ، کہ ان لوگوں کو اپنے مشیروں کی رائے پر خوب غور وخوض کا مظاہرہ کرنا چاہئے کوئی بھی فیصلہ لینے میں جلدی نہ کریں اور صبر سے کام لیں ، بایں صورت ایسے لوگ بہترین کارکن اور اچھی تدابیر کے اہل ہوجاتے ہیں۔

قمر در ثور:۔ مرد ہو یا عورت ایسے لوگ قسمت کے دھنی ہوتے ہیں ان کا کردار الگ ہوتا ہے کیوں کہ ان لوگوں کی قسمت ان ہی کے لئے ہے ایسی یاور ثابت ہوگی جو غلط فیصلوں سے بچائے گی ، پھر بھی ان لوگوں کو یہ عمل کرنا ہوگا کہ زندگی کا بھروسہ اپنی خوش قسمتی پر ہی ختم نہ کردیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی قسمت یاوری ایسے وقت ہوا کرے گی جب وہ چاروں طرف سے مجبور ہوگا ، اسی لئے مصلحت کو نظر انداز کرنا مناسب نہ ہوگا۔

ہمدردانہ طور پر یہ لوگ امدادی ہوتے ہیں دل جیتنے والے مگر کسی قدر ولولہ انگیز بھی ہونگے ، یاد رکھیں ایسے لوگ بڑی باریکیوں اور پیچیدگیوں پر کمال طور پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

قمر در جوزا:۔ ایسے لوگوں کی کشش میں وہ مقناطیسی قوت ہوتی ہے جو دوسرے لوگوں کو ان کی طرف مائل کرتی ہے ، لوگ انکی خوش جمالی سے متاثر ہوتے ہیں ، بایں وجہ یہ لوگ اچھے کاروباری بھی ثابت ہوتے ہیں ، خرید وفروخت کے وقت لوگوں اور دوسرے تجار حضرات کی نگاہ ان پر مرکوز ہوتی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے مزاج مختلفانہ ہوتے ہیں ، اور یہ لوگ زیادہ تر ایسے کام کرتے ہیں جو خلاف اصول ہوتے ہیں جیسا کہ متحرک اور بدلاؤ وغیرہ اور یہ کوشش ان کی صرف اس وجہ سے ہوگی کہ زندگی کی بعض الجھنوں کو دور کیا جاسکے۔

منجمین حضرات کے مطابق ایسے لوگ جوانی کے شروعاتی دور میں بھٹک جاتے ہیں اور دھوکہ اور دغا جیسا پیشہ اپنا لیتے ہیں اس لئے چاہیئے کہ ذرا احتیاط سے کام لیں ، ان کا دماغ کہیں

غلط کاری کی طرف مائل تو نہیں ہو رہا ہے اس لئے نظر ثانی کرتے رہیں۔

قمر در سرطان:۔ ایسے لوگوں کی سوچ وفکر کا انداز ذرا الگ ہی ہوتا ہے بایں وجہ یہ لوگ اپنی جماعت کے اہل کار بھی ہوتے ہیں لوگوں کی نکتہ چینی سے بچاؤ کرتے ہیں، اور جذبات کو اپنے سے دور ہی رکھتے ہیں بالخصوص محبتی میدانوں میں ان کی یہ خصوصیات پائی جاتی ہیں اس لئے ان کے معشوق کو زیادہ والہانہ چاہت کی امید نہیں رکھنی چاہئے، ان لوگوں کا کردار ایسا بھی ہوتا کہ کسی قدر کام کی طرف سے کسل مند نظر آئینگے اگر ان کو کام چور کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کیوں کہ کسی بھی کام کے متعلق ان کا بے جہد نکتہ چینی اور حیلے بہانے بنانا انکی فطرت میں ہوتا ہے۔

قمر در اسد:۔ یہ لوگ جسمانی اعتبار سے بہت مضبوط ہوتے ہیں ہمیشہ ترقی کی دہلیز عبور کرنے والے ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال رکھتے ہیں ان سے ایسے کوئی کام نہ ہوں جو دوسرے کی پریشانی کا سبب بنیں یہ اصول ان کو نقصان بھی دیتے ہیں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب یہ کسی امور پر کام کرتے ہیں تو اپنے ارباب اختیار کے غلط رویہ کی بناء پر اپنے اس عمل سے دست بردار ہو جاتے ہیں، از خود بحیثیت کفیل کسی کام کی بنیاد ڈالتے ہیں تا کہ کما حقہ جاں فشانی اور ایمان داری سے انجام دیا جا سکے۔

یہاں پر قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ولادت کے وقت برج اسد میں شمس واقع ہو تو ایسے لوگوں کی خوش بختی ان کے قدم چومتی ہے، وہ ترقی اور عظمت ایسے افراد کو ہر گز نہیں ملتی جن کی ولادت کے وقت برج اسد میں قمر ہوتا ہے کیوں کہ قمر کی موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کسی امر خاص کے لئے جدو جہد اور ہمہ اوقات ہاتھ پیر مارے گا اور کبھی کبھی نقصانات سے دو چار بھی ہوگا، انکی پرکھ اور غلط قیاسی کی بناء پر کسی انسان کی صحیح پہچان نہیں کر پاتے اور اعتبار کر لیتے ہیں مگر بعد ازاں ان کی تحقیق و جستجو اور اپنے تجربات سے کسی امر پر صحیح فیصلہ کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگ اپنے گھریلو ماحول کو ایسی اشیاء سے زیب دیتے ہیں جو عین ان کی خواہش کے مطابق ہوں، گائے، بیل، بھینس اور بلیوں وغیرہ سے ایسے لوگوں کو بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔

قمر در سنبلہ:۔ یہ لوگ غیر معمولی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں خود اپنے شرمیلہ پن کا دکھاوا کرنے کے ماہر ہوتے ہیں اور بعض لوگ اسی بنا پر ان سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، ہر بات کو صیغہ راز رکھنے کے ماہر ہوتے ہیں ان کی نفس پرستی حد درجہ بڑھ جاتی ہے اپنی خودی میں ڈوبا رہنا ان کا شغل ہوتا ہے اور یہ ہی شغل ان کی کمزوریوں کا باعث بنتا ہے اس کا قیاسی خیالات سے باہر آنا بہت ضروری ہوتا ہے اگر کسی کے برج سنبلہ میں قمر واقع ہو تو یہ دیکھنا ہوگا کہ خود کی زندگی صحیح اصول پر ہے یا نہیں اور دوسرے لوگوں کے خیالات کو بھی مدنظر رکھیں۔

یہاں پر یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ یہ لوگ تبدیلیوں کے خواہاں ہوتے ہیں، برج جوزا میں قمر جو تاثیر دیتا ہے وہ ہی برج سنبلہ میں بھی دیتا ہے یعنی قمر ایسے تاثر چھوڑتا ہے کہ جس سے انسان اپنے مکان کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائے یعنی کسی ایک جگہ اس کا دل نہیں لگتا تغیر ہی اس کی زندگی کا انوکھا کردار ہے۔

قمر در میزان:۔ ان کا حسن و جمال ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ ہی لوگوں کی توجہ کے مرکز بنتے رہتے ہیں اور دوسرے ان کے متعلق اچھا خیال رکھتے ہیں جب کہ یہ خود کسی قدر شرمیلہ بھی ہوتے ہیں بجائے کسی کامیابی کی نسبت اپنی طرف کرنے کے یہ دوسرے لوگوں سے کرتے ہیں ان کی ایسی فیاضی کے چرچے لوگوں میں بھی ہوتے ہیں انکی بہت زیادہ عزت ہوتی ہے یہ ایسے احباب کی صحبت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں جو ان جیسی طبع رکھتے ہیں یہ لوگ تنہائی اور اکیلے پن سے اکتا جانے والے ہوتے ہیں خاص طور پر یہ بھی خیال رکھتے ہیں کہ

ہمیشہ ہی دوسرے صاحب کی عزت وتکریم کریں اور احترام دیتے رہیں ان سے انکی عزت میں اور بھی چار چاند لگ جاتے ہیں۔

قمر در عقرب:۔ یہ لوگ کسی قدر خود پسند اور مغرور بھی ہوتے ہیں لیکن دوسرے لوگوں کے لئے ان کے دل میں بہت زیادہ محبت ہوتی ہے اور دوسرے لوگ ان ہی صلاحیتوں کے قائل بھی ہوتے ہیں اگر ان کو منشاء کے مطابق دوست واحباب نہ ملیں تو یہ دوسرے امور میں مصروف ہوجاتے ہیں جیسا کہ لکھنے پڑھنے جیسی خصوصیات یا پھر متعلقہ جیسے امورات وغیرہ۔

تا کہ ان کی توجہ کے مرکز بنے رہیں قمر در عقرب والوں کو یہ چاہیئے کہ یہ لوگ کسی کے خلاف یا کسی کی برائی نہ کریں، جان لو کہ یہ عمل احباب کے تعلقات کو مضبوط بنائے گا، قمر در عقرب والوں کے دل بیزار ہونگے۔

قمر در قوس:۔ یہ لوگ کسی قدر سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں اور ہمیشہ ہی سچائی کو ترجیح دیتے ہیں اگر ان کی صاف گوئی حد سے آگے بڑھ جائے تو ان کا تماشہ بھی بن جاتا ہے یہ اچھی ذہانت کے ساتھ دست دراز بھی ہوتے ہیں یہ جسمانی لحاظ سے مضبوط ہونگے، قمر در قوس والے لوگ اپنی پسند کے مطابق انسانوں کو کھوجنے میں کوشاں رہتے ہیں یاد رہے کہ وہ لوگ ان پر بھروسہ بھی کریں گے، سفر ان کو اچھا بھی لگتا ہے مختلف جستجو رکھتے ہیں، جدید امورات ان کی پسند کا ایک حصہ ہوتا ہے کاروباری ترقی کے خواہاں اور ملک کے مختلف گوشوں کی تفریحات میں دل چسپی رکھنا ان کو بہت پسند ہوتا ہے جب یہ کم سن عمر سے گزرتے ہیں تو یہ کسی قدر ضدی اور زبان دراز ہوتے ہیں مگر جیسے جیسے ان کی عمر کے ایام گزرتے ہیں ویسے ہی وہ اس عادت کی اہانت کرتے ہیں اور قمر در قوس والے لوگوں کی آنکھوں کے تارے ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو زندگی کا سرمایہ جلد از جلد اکھٹا کر لینا چاہیئے۔

محمد شبیر قادری

قمر در جدی:۔ یہ لوگ معمولی بیماری کے شکار ہوتے ہیں ان کو جلدی امراض کی کثرت ہوتی ہے کسی قدر ٹھنڈ بھی زیادہ ان کو لگ جانے سردی سے متعلق امراض اور دیگر معمولی امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

مذکورہ امراض قمر کی نحس نظرات پر ہیں اگر نظرات سعد ہوں تو صحت یقینی طور پر اچھی ہوگی ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی کام کی انجام دہی سے قبل نظر ثانی کریں پھر مطلوبہ کام کی شروعات کریں گے تو انشاء اللہ کام کی عمدہ کارکردگی ثابت ہوگی جبکہ اس طرح کے کردار کے لئے اس کو بہت کچھ سمجھنے کی اور سیکھنے کی ضرورت ہے تب جا کر مقاصد کو پہنچے گا ایسے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے ذاتی امور کے مقاصد کے لئے کردار عمل کی جدوجہد کرتے رہیں اگر اس کی ولادت کے وقت قمر در جدی واقع ہو تو لڑک پن میں اپنے بچوں سے محبت و پیار زیادہ کیا جائے تو یہ آگے چل کر خود پر زیادہ بھروسہ کرنے والے اور کسی قدر گھمنڈی ہونگے مگر زندگی کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد ان کی یہ خود اعتمادی کامرانی اور فتح مندی کا سبب بن جاتی ہے جبکہ ایسی کیفیت پر اور بھی زندگی کا حصہ نکل جائے تو یہ حد درجہ جذباتی موجوں میں ڈوب جاتے ہیں اسی لئے احتیاط بہت ضروری ہے۔

قمر در دلو:۔ ایک انوکھی تاثیر کا زاویہ تعمیر کرتا ہے ایسے لوگوں کی زندگی اچھے طور، طریقہ پر گزرتی ہے کیوں کہ یہ کسی قدر مالک ثروت بھی ہونگے دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان کے مضبوط ارادوں کی قدر و منزلت کو جانیں اور ہمیشہ ہی ہر امر کی انجام دہی کے لئے سخت طریقہ پر عمل پیرا ہوں اور اسی پر مستقل مزاجی کے ساتھ ڈٹے رہیں اگر ان لوگوں کو فوجی تربیت یا دیگر شعبوں کے اصول کی زندگی انکو فراہم ہوجائے تو یہ اچھے انسان کے کردار میں ڈھل جاتے ہیں ایسے لوگوں میں یہ قوت بھی پائی جاتی ہے کہ پیچیدہ ماحول کو فوری طور پر سمجھ کر اس سے چھٹکارا پانے کے لئے

نہایت ہی مستحکمی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔

سچ گوئی ان کا خاصہ ہے دوسرے لوگوں کی دل جوئی کرنے اور خود کو منوانے کی خاص صلاحیت ہوتی ہے، شروعاتی تربیت میں ان کے حواس کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے کیوں کہ ایسے لوگوں کے حواس جذبات میں بہہ جاتے ہیں یعنی ضرورت سے زیادہ جذباتی ہونا ان کے لئے بے فائدہ ثابت ہوگا۔

ایسی صورت میں یہ کبھی دوسروں کو مایوس نہیں کرتے خواہ ان کو نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے لیکن تاہم ان کے کردار کا یہ عالم ہوتا ہے کہ یہ اوقات صحیحہ پر بہتر امور کی انجام دہی کرتے ہیں، مگر یہ بات بھی یاد رکھیئے کہ ان میں بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کو بروقت یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ان کو کیا کرنا چاہئے لیکن ہاں، اگر یہ مضبوط ارادوں کے ساتھ اور مستقل مزاجی کی صورت کو اپنائیں تو صورت حال یقیناً اچھی ہوگی۔

ان کا ذہن مختلف ایجادات کی طرف مائل ہوگا یہاں پر یہ بات بھی بر تر حیرت میں ڈالتی ہے کہ یہ ہر وہ چیز اپنائیں گے جو ان کی ضرورت کے مطابق ہو اور اسی کی دیکھ بھال میں وقت صرف کر دیں گے جب کہ یہ ہی چیزیں دوسروں کی طرف مائل ہو جائیں تو ان کے مزاج کے خلاف ہے۔

یہ بات بھی کم دلچسپ نہیں کہ اگر کوئی ان کی طرف کسی امر کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو یہ ان کے تعاون کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے جو بھی بات کہی یا مانگی جائے تو تو بالکل ہی جھجک اور شرم نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ ایسے لوگ ان کو پسند نہیں ہوتے یا یوں کہا جائے کہ انسانی تعلقات ان کے دلوں میں کوئی معنیٰ نہیں رکھتے۔

قمر در حوت:۔ ایسے انسان مرض شناس اور امور کی انجام دہی کے لئے فکر مند ہوتے ہیں

لیکن ان کو یہ چاہئے کہ کسی بھی کار امور کو اس کی انجام دہی کے لئے اپنی ہمت سے زیادہ قبول نہ کریں کیوں کہ ایسے لوگ دہری فطرت کے مالک ہوتے ہیں۔

کبھی یہ غمگین نظر آتے ہیں کیوں کہ ان کے من میں یہ بات ہمیشہ ہی کھٹکتی ہے کہ دوسرے لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں ان کی تنزلی کا باعث ہوں اور کبھی اپنے کسی کام کی بنا پر شرمسار ہو کر ہنسے گا اور اپنے من ہی من میں کہے گا یہ کام مجھ کو نہیں کرنا چاہئے تھا، یاد رکھوں ایسے حالات اس وقت بنتے ہیں جب اس کی کوئی بھی کارکردگی اس کو تأثر دے یا ہر کسی کے ظلم و زیادتی کی بنا پر خود کو صاحب کفیل نہیں مانتا ایسے لوگ سکون اور متحرک رہنا پسند کرتے ہیں اور یہ اچھی خورد و نوش کی طلب رکھنے والے نئی نئی جگہوں پر جانا اور ان کا دیکھنا ان کے لئے نہایت ہی دلچسپ ہوتا ہے یہ لوگ خیر خواہی کے لئے جانے جاتے ہیں بے وفائی بے مروتی اور غیر دیانت داری کو ہرگز پسند نہیں کرتے ان کا من کسی قدر فضولیات اور مضحکہ خیزیوں کی طرف مائل ہوگا قمر اگر حوت میں ہو تو ایسے لوگوں کی یہ سب خراب عادتیں چھڑائی جائیں تاکہ آگے جا کر ان کے تعلقات بایں سبب دوسروں سے خراب نہ ہوں۔

بڑے بڑے اور پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کا یہ ہنر جانتے ہیں قدرت نے ان کی نگاہ میں یہ تاثیر بخشی ہے کوئی بھی چال باز ان کی نگاہ سے نہیں بچ سکتا اس کی دھوکہ بازی کو یہ لوگ بہت جلد پکڑ لیتے ہیں۔

عطارد بارہ برجوں میں کیا تأثر دیگا

(خط و کتابت اور تر دماغی قوتوں کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

عطارد در حمل:۔ یہ بہتر کاروباری ثابت ہوتے ہیں یہ دماغی صلاحیتوں کے بے پناہ مالک ہونگے ان کی تر زبانی کافی اچھی اور لوگ ان سے جلد متأثر ہوتے ہیں نکتہ دانی میں ان کا کوئی

ثانی نہیں ہوتا ان کو چاہیئے کہ ذرا صبر سے کام لیں اپنے خیالات کو بہترین عنوان پر ڈھالنے کا فن ان کو خوب آتا ہے ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ ماقبل جملہ امور کی انجام دہی پر اس کے لئے از سر نو دل کو مطمئن کریں اور اپنے اندر خونی دباؤ پیدا نہ ہونے دیں لہٰذا اسی کے ساتھ ساتھ ان کو جسمانی محنت بھی کرنا ہوگی اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صبح سویرے بھاگ دوڑ کے لئے وقت نکالیں اس سے آپ کا خونی دباؤ نسوں میں کم تر ہوگا اس کے ساتھ یہ بھی خیال رہے کہ نیند اچھی طرح لیں، تھکان کو بالکل پاس نہ آنے دیں آرام پورا کریں یا پھر کتب کا مطالع کرتے رہیں ایسا کرنے سے آپ کو ذہنی اور جسمانی سکون میسر ہوگا۔

عطارد در ثور:۔ یہ سخت گیری اور جلد بازی جیسی خصوصیات نہیں دے سکتا ایسے لوگوں میں نرمی اور سمجھ بوجھ میں آہستگی پائی جاتی ہے فیصلہ کرنے میں نہایت ہی تر دماغی سے کام لیتے ہیں اور جب کوئی رائے منتخب کر لی جائے تو اس پر نہایت ہی مستحکم اور استقلال سے ڈٹ جاتے ہیں۔

اشیاء فروخت کو کچھ اس طرح مرتب کرتے ہیں جس سے خریدار متوجہ ہو، ان لوگوں کا دل سنگیت اور موسیقی کی طرف زیادہ مائل ہوگا۔

عطارد در جوزا:۔ برج جوزا میں عطارد کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ مختلف خیالات کو کس طرح ظاہر کرنا ہے یہ اچھی طرح جانتا ہے ایسے لوگوں کا دماغ الگ نوعیت کا ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کے مقابل سوچنے کا انداز الگ ہوگا ان کے دماغ میں نہایت ہی تند و تیزی پائی جاتی ہے، ان کی احزمی خصوصیت ان کو تحقیقاتی امور اور ایجادات کی طرف مائل کرتی ہے ان کا دماغ ہر وقت کام کرنے پر مامور ہوتا ہے کبھی آرام طلبی کو جگہ نہیں دیتا ان کو چاہیئے کہ جو کام معمولی نوعیت کے ہوں ان سے اجتناب کریں، دوسروں کے متعلق یہ عجیب سا تأثر رکھتے ہیں کہ ان کے موافق اظہار خیال سے پرہیز کرتے ہیں ان لوگوں کی یہ ہی بے انصافی بعض حضرات کے لئے غلط

گردانی کرتی ہے چاہئے کہ اپنے اندر تھوڑا بدلاؤ لائیں۔

عطارد در سرطان :۔ یہ دماغی قوتوں کو اعلیٰ درجہ کی صلاحیت بخشتا ہے ایسے لوگ گھریلو معاملات اور بچوں سے محبت کرتے ہیں ان کی قوت حافظہ بہت بہتر ہوتی ہے اور انتہائی درجہ جذباتی بھی ہونگے ان کو چاہئے کہ جذبات پر قابو رکھیں، جلسہ یا اجتماع میں جذباتی تقاریر سننے سے باز رہیں ورنہ اس سے جذبات اور بھی بھڑک جانے کا اندیشہ ہے بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا یہ کسی قدر دست دراز اور مشفق و مہربان بھی ہونگے۔

عطارد در اسد:۔ جان لو کہ برج اسد میں عطارد کی موجودگی جہاں تندوتر دماغی کو ہموار دیتی ہے تو وہیں پر بہترین ذرائع اختیار ہوتے ہیں، بچوں کے متعلق ان کا لاڈو پیار زیادہ اور اظہار خیال بڑھا ہوا ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ہر طرح کے گھمنڈ اور تکبر سے دور رہیں۔

عطارد در سنبلہ:۔ ایسے لوگ بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں ان کی ذہنی اختراع لا ثانی ہوتی ہے اور کسی قدر ثابت قدمی بھی پائی جاتی ہے، عطارد در سنبلہ لوگ پراچین اشیاء میں بہت دلچسپی لیتے ہیں فروغ تحقیقات کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں ان کی تر زبانی مؤدبانہ طریقہ پر ہوتی ہے۔ عطارد در سنبلہ لوگوں میں اظہار خیال اچھے ثابت ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ زیادہ نکتہ چینی نہ کریں کیوں کہ اندیشہ ہے کہ غلط تأثر ثابت ہو اس لئے پرہیز کی سخت ضرورت ہے۔

عطارد در میزان:۔ ایسا آدمی اپنے دل کی بات کہنے میں کسی قسم کی جھجھک محسوس نہیں کرتا تصورات میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں لیکن اپنے خیالات کا اظہار پراسرار اور نہایت ہی فصاحت و جوش بیانی سے کرتے ہیں، حسن و جمال کی طرف جلد راغب ہو جاتے ہیں، دوسروں کی مدد کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

عطارد در عقرب:۔ ایسا شخص سخت گیر ہوتا ہے اس کو اپنی خواہشات پر قابو رکھنا چاہئے

،ذراسی لاپرواہی طبیعت خراب کرسکتی ہے بایں طور احتیاط کی ضرورت ہے یادرکھیں کہ عطارد در عقرب ہوتو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ حد سے زیادہ خواہشات لائیگا اور یہ ضدی بھی ہونگے اگر یہ اپنی اس خصلت کوختم کردیں تو یہ روزمرہ سے متعلق امورات میں نہایت ہی مہارت کا ثبوت دیتے ہیں اس طرح کے لوگوں کے ساتھ رہنے والے دوسرے حضرات پرسکون معلوم ہوتے ہیں انکے اندر دوسروں کی تکلیف کو دور کرنے کرنے کی کمال صلاحیت ہوتی ہے عطارد در عقرب کے لوگوں کو ہر طرح کی طعنہ کشی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

عطارد درقوس:۔ایسے آدمی کو اپنی زندگی سے بہت زیادہ لگاؤ رہتا ہے ان کی سوچ میں بلندیاں پائی جاتی ہیں ،عطارد قوس میں واقع ہوتو یہ مقامات میں تبدیلیاں لائے گا اور کئی زبانوں کی طرف مائل کرے گا ان کے مزاج میں ارباب اختیار کی خواہش ہوتی ہے اور اگر بڑے پیمانہ پر منصوبہ بندی کی جائے تو یہ افسر بننے کی اہلیت رکھتے ہیں ،تحقیقات اور فلسفہ جیسے امورات کی دلچسپی والے حضرات کے لئے نہایت ہی معتبر ہے ان میں کسی قدر بے باکی بھی پائی جاتی ہے لہٰذا ان کو اپنی اس فطرت میں کچھ تبدیلیاں لانی ہونگی۔

عطارد درجدی:۔ایسے آدمی دماغی قوتوں کے لحاظ سے اوامر کے پابند اور صبر آزمائی کرنے والے ہوتے ہیں یہ لوگ کسی قدر کنجوس بھی ہونگے مگر زیادہ بخیلی نقصان دہ ثابت ہوگی ،بات کرنے میں یہ لوگ بہت ہی سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں ان میں گفتگو کے وقت القاب والفاظ کے ادا کرنے میں کافی مہارت ہوتی ہے ایسے لوگ جانچ پڑتال کے شوقین ہوتے ہیں وہ اشخاص جوان کے شانہ بہ شانہ رہتے ہیں ان کو نہایت ہی خاموشی کے ساتھ منظّم کرنے کے لئے اچھے کردار کا ثبوت دیتے ہیں۔

عطارد در دلو:۔ یہ لوگ دوسروں کے تنصیب قدم کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے

ہیں ان میں انسانی جذبات عمیق طور پر ہوتے ہیں اور انسانوں کے لئے بہترین تنعّم پایا جاتا ہے، یہ ہی خاصیت ان میں سے بعض کو سیاست کے میدان میں کامیاب بنادیتی ہے یہ اچھی تر دماغی کے ماہر بھی ہوتے ہیں دوستوں کے بیچ اچھا برتاؤ بھی رکھتے ہیں اس طرح کے امورات جو قابل اصلاح ہوں انکی توجہ کے مرکز ہوتے ہیں۔

عطارد در حوت:۔ان کی عقل مندی کا عالم لائق دید ہوتا ہے بجلی کی طرح فہم وفراست رکھنے والے ہوتے ہیں ان کے جذبات کی وابستگی روحانیت کی طرف مائل ہوتی ہے یہ ہی روحانی احساسات تادیر رہتے ہیں، علم طب میں خاص دلچسپی پائی جاتی ہے پراچین اشیاء یا ادویات میں تحقیقات کرتے رہتے ہیں، عطارد کی موجودگی برج حوت میں اس طرف مائل کرے گی کہ یہ لوگ پانی کے متعلق زیادہ دلچسپی لیں گے۔

زہرہ بارہ برجوں میں کیا تأثر دیگا

(پیار، جذبات، نفس پرستی جیسی خصوصیات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

زہرہ در حمل:۔ایسا شخص پیار اور شادی کے لئے سرگرم رہتا ہے، طلب محبوب کے لئے اپنی آنکھیں بچھائے رکھتا ہے شہوانی قوت ایسے لوگوں پر غالب رہتی ہے پیار اور ہمدردانہ جذبات کا نہایت ہی گرم جوشی سے جواب دینے والے ان کو پسند ہوتے ہیں، چاہئے کہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں ایسے لوگوں کو اپنی ذات میں زیادہ مگن رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

زہرہ در ثور:۔انکا محبوب ان سے خوش ہو اس لئے اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کی وفاداری کی خاطر خود اپنے آپ کو بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں یہ کسی قدر کسل مند اور نفس پرست ہوتے ہیں یاد رکھو جب زہرہ برج ثور میں ہوگا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ صاحب زائچہ کی شادی یا اس جیسے قریبی رشتہ داروں سے روپیہ پیسہ کا حصول ہوگا۔

زہرہ در جوزا:۔ یہ لوگ محبتی میدان میں کافی تجربہ رکھتے ہیں میں ایسے کئی لوگوں کو جانتا ہوں کہ جن کی ولادت کے وقت زہرہ برج جوزا میں تھا تو ان میں محبت کے متعلق نکتہ چینی اور حیلہ بہانہ تلاش کرنے کی کمال صلاحیت پائی جاتی ہے بیک وقت کئی اشخاص سے محبت کرتے ہیں، ان کی طبع میں بے وفائی اور بے مروتی پائی جاتی ہے ان کی دکھاوے کی محبت زیادہ ہوگی جب کہ اس کے برعکس اصل حقیقت کچھ اور ہی ہوگی۔

زہرہ در سرطان:۔ ان کو محبت میں جھجک اور شرم بہت زیادہ ہوتی ہے مزاج نہایت ہی نازک طبع کے ہوتے ہیں ان کا کردار عمل اپنے محبوب کے جیسا بھی ہوگا لیکن اگر ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچ جائے تو یہ تنہائی کو زیادہ ترجیح دینے لگتے ہیں پھر اگر دوبارہ رابطہ ان سے بنایا جائے تو ان سے نہایت ہی گرم جوشی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا چاہیے، جن حضرات کی ولادت کے وقت زہرہ برج سرطان میں ہوگا ان کو ناموافق ماحول سے دوچار ہونا پڑے گا مگر مادی مفاد کا حصول، زمین اور جائداد سے ہوگا۔

زہرہ در اسد:۔ ان کی گنتی کسی قدر حاسدوں کی جماعت میں ہوگی اپنے مکان اور محبوب پر گھمنڈ کرنے والے اور ایجادات کے متعلق اعلیٰ درجہ کی صلاحیت ہوا کرے گی، محبت کے میدان میں سچے اور شادی کسی نزدیکی نوعیت کی ہوگی، اپنے محبوب کے علاوہ دوسروں میں دلچسپی بہت کم لیں گے ان کے متعلق دست درازی کے چرچے عام ہونگے، کسی قدر خرچیلہ ہونگے ان کو چاہیئے کہ ضرورت سے زیادہ عنایتوں اور زیادہ قرضداری سے اجتناب کریں۔

زہرہ در سنبلہ:۔ یہ محبتی معاملات میں ہمیشہ ہی سرگرم رہتے ہیں، نہایت ہی ہمدرد اور شرمیلا پن، سکوت اختیار کرنے والے جن حضرات کے برج سنبلہ میں زہرہ واقع تھا ان سے تجربہ ہوا کہ ان کی شادی میں کچھ دقتیں ہوتی ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ جس سے آپ شادی کرنا چاہتے ہو

اس کو آپ کے دوست واحباب اور اہل خانہ ناموافق خیال کریں لیکن جلد یا دیر سے رشتہ ازدواج میں بندھ جائیں گے اور حصول فائدہ، بذریعہ محبت یا سرمایہ کاری سے ہوگا۔

زہرہ در میزان:۔ ایسے لوگوں کی محبت میں جذبات لامتناہی درجہ رکھتے ہیں ان کو بعض دفعہ غیر سنجیدہ مزاج ہونے میں دیر نہیں لگتی یہ محبت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کیوں کہ ان کی محبت میں وجدانی کیفیت کا طوفان پایا جاتا ہے اور ان کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کی خوشنودی کس طرح حاصل ہوگی وہ ہی عمل کر گزرتے ہیں خواہ ان کو کیسی ہی گندی خصلتوں کو اپنانا ہی کیوں نہ پڑے ان کا جینے کا مقصد صرف اور صرف محبت کے لئے ہی ہوتا ہے اس لئے کسی بھی حد تک جانے کے لئے دریغ نہیں کرتے۔

زہرہ در عقرب:۔ ان لوگوں میں محبت اور نفرت دونوں طرح کی خصوصیات پائی جائیں گی یہ دونوں خصوصیات والے لوگ بے اندازہ جنسی کشش رکھتے ہیں مگر یاد رکھو کہ متعلقہ خصوصیت مستورات میں مرد کے مقابل زیادہ ہوگی بایں وجہ کم سن لڑکیوں پر سخت نگاہ داری کرتے رہنا اشد ضروری ہے تاکہ جنسی اختلاط میں شمولیت نہ ہونے پائے۔

زہرہ در قوس:۔ یہ لوگ سفر اور کھیلوں میں دلچسپی لیتے ہیں محبت کے راستوں کو آراستہ کرنا خوبصورتی کو تلاشنے اور اس کے متعلق تحقیقات کرتے رہتے ہیں، بہترین طبیعت کے مالک اور کسی قدر دست دراز بھی ہونگے اپنے احباب کے ساتھ وفا اور اچھے برتاؤ کرنے والے ہوتے ہیں، ان کو حصول فائدہ گھوڑوں یا کھیلوں اور جہاز رانی سے ہوگا۔

زہرہ در جدی:۔ ایسے اشخاص اپنے جذبات کو پوشیدہ رکھتے ہیں مگر ان کی وفاداری قابل تعریف ہوگی جو ماحول کے سانچہ میں ڈھل جائے ایسا دوست تلاشنے میں وقت برباد کرتے ہیں تجربہ سے ثابت ہے کہ ان کی شادی پرسکون ماحول میں ہوگی اور یہ کاروبار کو اہمیت دیں گے، ناچ

گانہ اور موسیقی کی طرف انکا دل مائل ہوگا، اہل تبار کے لئے کسی قدر سخت گیر ہونگے۔

زہرہ در دلو:۔ یہ لوگ دوسروں سے لگاؤ رکھیں گے بیک وقت ایک سے زیادہ محبوب رکھیں گے، عوام الناس کی گرم جوشی سے لگاؤ ہوگا ایسے لوگوں کے لئے بڑا اکٹھن مسئلہ ہوتا ہے کہ شروعاتی دنوں میں اپنا دل کسی ایک کو دیں اور بعد ازاں اس سے وفا کرتے رہیں ان کی فراست اور تر دماغی لوگوں میں عام ہوتی ہے۔

زہرہ در حوت:۔ ان میں وجدانی کیفیت کا طوفان موجزن ہوتا ہے محبتی معاملات میں یہ نہایت ہی سچے اور وفا کش ہوتے ہیں اطاعت محبوب کے لئے سرگرداں رہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اپنے معشوق کی خاطر یا دوسرے اسباب کی بناء پر ایسے لوگ اپنی خواہشات کی چیزوں تک سے باز رہتے ہیں۔

مریخ بارہ بروج میں کیا تاثر دیگا

(زندگی کے متعلق جدوجہد اور قوت جسمانی کے متعلق خصوصیات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

مریخ در حمل:۔ یہ لوگ ہنگامہ آرائی و بہادر اور جنگ جو ہوتے ہیں ان کی کشش دوسروں کو ان کی طرف راغب کرتی ہے ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ افسردگی اور مشتعل مزاجی کو اپنے اندر پیدا نہ ہونے دیں۔

مریخ در ثور:۔ یہ محبت کرنے والے اور کسی قدر سرکش اور ضدی بھی ہوتے ہیں، دل کھول کر خرچ کرنے والے اور حصول آمدنی کے لحاظ سے ان کی خوش نصیبی ایسی ہوتی ہے کہ اس بذریعہ آمدنی سے وہ چیزیں جو بطور تنعّم ضروری ہوں ان کا حصول ان کے لئے کوئی بڑا کام نہیں ان کی زندگی ذمہ دارانہ طور پر گزرتی ہے، مریخ در ثور والوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ ہٹ دھرمی اور ضدی

پن سے کام نہ لیں ورنہ غلط راستوں پر جانے میں انکو دیر نہیں لگے گی۔

مریخ در جوزا:۔ان لوگوں میں لاف زنی کے اثرات اور نکتہ چینی جیسے لا یعقل امور پائے جاتے ہیں ان کی ہوشیاری صاف چھلکتی ہے ایسے لوگوں میں جانچ اور پرکھ کا یہ عالم ہوتا ہے کہ کسی بھی دوسرے شخص کو پہچاننے میں دیر نہیں لگاتے اور صاف گوئی کے مالک ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے احباب سے نکتہ چینی سے بچا کریں ورنہ آپ کے اور دوستوں کے بیچ درار پڑ جائے گی اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

مریخ در سرطان:۔ان کو صرف اپنی بات ہی اچھی لگتی ہے اسی پر عمل بھی کر گزرتے ہیں ان میں بے حد جذباتیت پائی جاتی ہے اپنے محبوب یا اہل تبار کے لئے شدت کے طور کام کرنا اور ان میں کسی قدر کینہ اور حسد بھی ہوگا یہاں تک کہ اپنے ارباب اختیار یا کسی انتظامیہ کے خلاف مورچا کھول دیتے ہیں بچپن ہی سے ان میں خود مختاری کے اوصاف ہوتے ہیں کیوں کہ کہا جاتا ہے کہ بچے کے پاؤں پالنے میں ہی دکھ جاتے ہیں ان کا اپنی ماں سے اختصام اور لڑائی کرنا ان کی خود مختاری کی طرف اشارہ ہے دوسروں کی کارکردگی کو مشکوک خیال کرنا اور خود پر بھی یہ مکمل بھروسہ نہیں کر پاتے، پراسرار علوم یا سیارگان کے متعلق واقفیت سے ان کو بہت زیادہ دلچسپی ہوگی۔

مریخ در اسد:۔ یہ ترقی کے لئے لاکھ جتن کرتے ہیں اپنی ہر ممکن کاوشوں سے ان کو عروج بھی مل جاتا ہے ان کی اختراعی تدابیر لائق تعریف ہوتی ہیں، کھیل کے میدانوں میں زیادہ سرگرم ہونگے اور دوسروں کے ساتھ دست درازی سے پیش آنے والے ہونگے ممکن ہے کہ ان کی محبت کا انجام بہتر نہ ہو اور حصول فائدہ ان کو زندگی کے آخری مراحل پر ملے ان کو چاہئے کہ جنگ جوئی سے اجتناب کریں، ورنہ اس کا انجام بہتر نہ ہوگا اس لئے بچاؤ ہی درست راہ عمل ہے۔

مریخ در سنبلہ:۔ان کی ولولہ انگیزی زمانہ بھر میں مشہور ہوگی تحقیقاتی امور میں ان کو ذوق

ہوگا، حوصلے ان کے اس قدر بلند ہوتے ہیں کہ یہ گہرائی میں جا کر بھی پر سکون طریقہ پر کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں رکاوٹیں اور دقتیں مسلسل ان کا پیچھا کرتی رہتی ہیں مگر ان کی ہمت کے آگے ان کی ایک نہیں چلتی جن کے زائچہ میں مریخ برج سنبلہ میں واقع ہوتو صاحب زائچہ کو اعصابی نظام کی خرابی کی بناء پر آنتوں میں شدید درد کی شکایت ہوگی۔

مریخ در میزان:۔ ملازمت یا اس جیسا کوئی بھی کام انجام دینے کے لئے ان کو شدت پسندی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جارحیت سے اکتانے والے ہوتے ہیں ان کے خفیہ دشمنوں کی تعداد کافی ہوگی محبتی معاملات میں ناکامی ہاتھ آئے گی، علم طب اور دوسرے پیشہ وارانہ کاموں میں یہ افراد نہایت ہی اچھی صلاحیت رکھتے ہیں کیوں کہ تحقیقاتی امور کے متعلق ابتداء میں ہی اچھی مہارت پیدا کر لیتے ہیں۔

مریخ در عقرب:۔ یہ لوگ کچھ اس طرح کام کرتے ہیں کہ جن میں جدو جہد زیادہ کرنا پڑے یہ لوگ خطرناک شمار ہونگے اور پوشیدہ امور میں دلچسپی لینے والے ہونگے ان حضرات کی شادی میں کوئی دقت نہیں ہوتی یہ خواتین کے لئے پرکشش ثابت ہونگے۔

مریخ در قوس:۔ اختصام پیدا کرنا دوسرے ان کے منتظر ہوں یہ ان کو اچھا لگتا ہے سرداری جیسی حیثیت کے مالک ہوتے ہیں جتنے بہتر دلائل ہونگے اتنا ہی یہ لوگ مرعوب ہوتے ہیں ایسے اشخاص کو سفر اور تحقیقات سے فائدہ ہوگا ان کو چاہئے کہ یہ اپنی منصوبہ بندی اور قوت ارادی میں ذہن کو حاضر رکھیں اور پر سکون رکھیں، یہ لوگ امور تحقیقات میں سرگرم رہیں گے تو بہت ہی اچھا ہوگا۔

مریخ در جدی:۔ یہ لوگ ایسے حصول مقاصد کے لئے جارحانہ طور پر محنت کرتے ہیں تا کہ حدود تنعّم حاصل ہوں، انکی کوشش یہ ہوگی کہ یہ عوام کی توجہ کے مرکز بنے رہیں، مریخ در

جدی والوں کی شادی سوسائٹی میں انکے وقار کے بلند کرنے کا سبب بنتی ہے ایسے لوگ اچھے کاروباری ثابت ہوتے ہیں۔

مریخ در دلو:۔ یہ لوگ ترقی یافتہ اور خودمختارانہ صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں اگر چہ کسی قدر بغاوتی اور فسادی ہونگے وجہ یہ ہے کہ ان کے مزاج متحمل نہیں ہو سکتے بایں طور یہ لوگ کسی مناسب وقت کا انتظار بھی نہیں کرتے انکی ذہنی اختراع میں انوکھا پن پایا جاتا ہے، تحقیقات اور ایجادات کے لئے یہ لوگ موضوع ہوتے ہیں، کاروبار بڑے پیمانہ پر کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ دوسروں کی مزاج پرسی کے لئے گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے رہیں۔

مریخ در حوت:۔ ایسے لوگ نہایت ہی جذباتی ہوتے ہیں دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے اور دست دراز بھی ہوتے ہیں، حصول مال دنیا کے لئے مضبوط ذرائع تلاش کرنے میں کوشاں رہتے ہیں دوست و احباب ان لوگوں کے ہمدرد اور مددگار ہونگے یہ دوسروں کے چاہتے ہوئے بھی مدد نہیں کر پاتے کیوں کہ ان کے قدموں میں کسی قدر تنزلی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

مشتری بارہ بروج میں کیا تاثر دیگا

(ہمدردی اور دوست واحباب اور تعلقات کے متعلق خصوصیات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

مشتری در حمل:۔ دست دراز، اولوالعزمی، جذبات سے بھرپور مالوف زندگی کے لئے آزادی میں ڈھلا ہوا، ہر میدان میں بازی مارنا ان کا ایک مخصوص کردار ہوتا ہے وہ اپنی رہائش گاہ میں تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں ایسے بے شمار تدبیروں کے مالک جو کار تعمیر کے متعلق ہوں اور ان امورات پر قدم اٹھانے کی بے پناہ صلاحیت دوست واحباب کے باعث نقصانات سے بیزار ہونگے۔ آمدنی کے لئے اس کو دو ذرائع مفید ثابت ہونگے اس کی اہلیت میں ذمہ داری کی پوزیشن

ہوگی۔

مشتری در ثور:۔اس کے متعلق لوگ نہایت ہی سخت گیر اور محنت کے متقاضی ہوتے ہیں ان میں جواں مردی کے اوصاف پائے جاتے ہیں یہ گھر اور خاندان کے لئے مالوف کردار ادا کرتے ہیں جو کام کریں گے اس کا صلہ ضرور ملے گا پرسکون زندگی میسر ہوگی اور ضرورت کے مطابق تغیرات کو بھی پسند کریں گے۔

مشتری در جوزا:۔ ہوشیاری اور عقل مندی ان کا خاصہ ہے ہر فن مولا لیکن پھر بھی ان کی طبعیت میں بیزاری کا امکان ہوگا چاہئے کہ کچھ تغیرات میزان عمل میں لائیں ایسے لوگوں کی تر زبانی دوسروں میں اچھی فصاحت کے طور پر شمار ہوگی مشفق و مہربان نظر آنے والے ان کا من ترش چیزوں کو پسند کرے گا دو عورتیں اسکے نکاح میں آئیں گے لیکن بعض منجم و جفار کے مطابق مشتری برج جوزا میں واقع ہو تو یہ عمر دراز عورت سے شادی کی طرف ایک مخصوص اشارہ ہے یاد رہے یہ لوگ تحقیقات و تالیف جیسے امورات میں ترقی پزیر ہوتے ہیں۔

مشتری در سرطان:۔ ایسے لوگوں میں دوسروں کو پرکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ہوتی ہے مشتری اگر سرطان میں ہو تو یہ دوسرں کے لئے ایک حصار ہے کیوں کہ اس طرح کے لوگ دوسروں کی حفاظت کرنا اور ان کی حمایت میں سرگرم رہتے ہیں دوست واحباب سے انکو بہت زیادہ رغبت ہوتی ہے، تیمارداری اور انکی خیر خواہی غرض کہ ہر طرح کے عوامی امور میں ان کا لگاؤ زیادہ ہوگا مختلف تفریحات اور شاعرانہ انداز ان کو لبھائے گا سفر سے انکو رغبت ہوگی اور دوسرے ملکوں میں احترام یافتہ ہونگے۔

مشتری در اسد:۔ان کو سرکاری نوکری کے امکان زیادہ ہوتے ہیں انشاء اللہ بہت جلد کسی منصب پر فائز ہونگے دوسرے ان کی شخصیت میں دلچسپی لینگے کیوں کہ ان کے متعلق ان کا

اعتماد کافی مستحکم ہوگا دوستوں کی کوئی کمی نہ ہوگی کیوں کہ انکی ذات مثل بلند و بالا پہاڑ کے ہے جو کہ بہت دور سے نظر آتے ہیں۔

مشتری در سنبلہ:۔ان لوگوں کے فیصلے نہایت ہی موضوع اور فراست سے بھر پور ہوتے ہیں احباب کے متعلق ذرا محتاط ہونگے لیکن شادی کے متعلق غیر مستقل مزاج ثابت ہونگے ایسے لوگوں کو روپیہ پیسہ باہری ممالک سے یا بطور زمین حصول ہوگا یا کسی قدر تعلیم یافتہ اور سرکاری امور میں ان کی دلچسپی ہوگی۔

مشتری در میزان:۔انکی زبان میں مٹھاس اور شخصیت میں نرمی ہوگی اخوت پسندی اور دوستوں کی صحبت کے متلاشی ہونگے ایسا کرنے پر ان کو قلبی سکون ملے گا ،حصول فائدہ ایسے دوستوں سے ہوگا جو زور آور ہوں اس کی صحبت احباب کو فلاسفی اور روحانیت جیسی خصوصیات سے مستفیض کرے گی انکی شادی کار آمد ثابت ہوگی ،مختلف امورات میں ان کو فلاح مندی نصیب ہوگی اس کا کاروبار اچھے پیمانہ پر ہوگا۔

مشتری در عقرب:۔اس کی فہم وفراست کا کوئی ثانی نہیں اپنی بلند شخصیت پر اترانے اور گھمنڈ کرنے والا ہوگا ایسے احباب اس کے مددگار ثابت ہونگے جو سرکاری شعبوں سے متعلق ہوں ،غرض کہ پیشہ وارانہ جماعت اس کی ہر ممکن امداد کرے گی حاسدوں اور دشمنوں کی کافی تعداد ہوگی یہ بچوں کی طرف سے رنج وغم اٹھائے گا ان کا کسی عظیم المرتبت شخص سے خفیہ تعلقات کا رخنہ پیدا ہوگا۔

مشتری در قوس:۔انکی شخصیت میں ہمدردی اور دوسروں تک تعلقات بنانے میں کمال کی اہلیت ہوتی ہے دوسروں کی آزادی کے لئے راستہ ہموار کرنا اور یہ ہر صورت میں پابندیوں کے متحمل نہیں ہوسکتے دوسروں تک پہنچ بنانے کیلئے ان کا وقار ہی یار ومددگار ثابت ہوگا۔بحر

جہاز اور گھوڑوں کے متعلق دل مائل ہوگا حصول فائدہ بھی ان ہی کاموں سے ہوگا، ایسے لوگوں میں بہترین اہلیت لیڈر بننے کی ہوتی ہے۔

مشتری در جدی:۔ یہ پر وقار شخصیت کے مالک ہوتے ہیں ان میں کمال کی تر دماغی پائی جاتی ہے جاہ ومنصب پر مقتدر رہونے کے لئے ان کے دوست واحباب مددگار ثابت ہونگے، یاد رکھو اگر ایسے لوگوں کو امور حکومت یا دوسرے شعبوں میں جاہ ومنزلت نصیب ہوجائے تو یہ بہترین کارکن ثابت ہوتے ہیں۔

مشتری در دلو:۔ یہ آزادی کے خواہاں ہوتے ہیں مگر کسی قدر مشفق ومہربان نظر آتے ہیں ان میں اخوت اور زندہ دلی کے آثار ہوتے ہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے ہوتے ہیں نہایت ہی ملنسار اور پر امن ماحول کو اپناتے ہیں احباب اور تدبیروں یا تخلیقی کے ذریعہ کامرانی اور فائدہ کا حصول ہوگا۔

مشتری در حوت:۔ نہایت ہی مہربان اور بہت زیادہ جذباتی ہونگے ہمیشہ ہی انسانی ہمدردی کے لئے تیار اور ان کو ایسا کرنے میں قلبی سکون ملتا ہے ایسے شعبے جو حیرت سے متعلق ہوں یا دواخانوں وغیرہ سے ان کو دلی وابستگی ہوتی ہے اور ان ہی کے متعلق بہترین کارکن ثابت ہوتے ہے، روحانیت میں ان کے تجربات اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں ان کی مہارت اس نوعیت کی ہوتی ہے جو پیشین گوئی سے تعلق رکھے۔

زحل بارہ بروج میں کیا تأثر دیگا

(صبر واستقلال اور نہایت ہی محنت پسند یا اس کے جیسی خصوصیات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

زحل در حمل:۔ یہ جاہ وحشمت پیدا کرتا ہے ان لوگوں کی شخصیت اعلیٰ درجہ کی ہوگی، صبر وتحمل سے کام لینے والے خود اعتمادی انکی جبلت کا خاصہ ہوگی اور شادی میں کچھ دشواریاں بھی

پیدا ہونگی۔

زحل در ثور:۔ یہ لوگ کسی قدر حلیم مزاج نظر آئیں گے یعنی سنجیدہ اعتماد کے قابل شخصیت لیکن ضدی بھی بہت ہونگے امور کاشت اور باغوں کی نگاہ داری کے شوقین ہونگے ایسے لوگوں میں ایک خصلت یہ بھی ہوگی کہ اپنے بھائی، بہن سے تعلقات خراب کرلیں گے اور دوسری صورت یہ بھی ہوگی کہ اپنے ہمسایہ لوگوں سے میل جول کم سے کم رکھیں گے۔

زحل در جوزا:۔ دماغی قوتوں کو بارو ئے کار لانا وہ امور میں جو معاملات کے متعلق ہوں اس میں قیاس بازی کا فن رکھتے ہیں، زحل برج جوزا میں واقع ہو تو یہ قانونی مداخلت کو پسند نہیں کرتا یہ کسی فریب میں باآسانی پھنس جاتے ہیں کسی قدر سنجیدہ مزاج کے مالک ہوتے ہیں۔

زحل در سرطان:۔ یہ مکان میں بہت ساری تبدیلیاں لائے گا اور یہ لوگ اچھی شخصیت کے مالک ہوتے ہیں گھر کے متعلق کچھ اندیشہ ہیں اس لئے ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔

زحل در اسد:۔ یہ زندگی کے متعلق کچھ زیادہ پابندیوں کو قبول نہیں کرتا ان کی فطرت اعلیٰ قوت ارادی پر منحصر ہوتی ہے اس کا ہر کام پائے تکمیل کے لئے ہوتا ہے اگر ایسے لوگوں کی قوت ارادی جواب دے جائے تو انکی صحت خراب ہونے کا رجحان ہوگا۔

زحل در سنبلہ:۔ یہ خود اعتمادی کو ختم کرتا ہے یہ خیالات کو پسند کرنے والا شخص ہوگا، آداب و دستور کی طرف مائل بھی ہوگا اس کی عادتوں میں کچھ پیچیدگیاں اور کچھ مشکوک نظریات ہونگے ،شادی کے متعلق اس کو کامیابی ہے جن امور میں روپیہ خرچ کرے گا وہاں سے کثیر منافع حاصل ہوں گے۔

زحل در میزان :۔اس کی شخصیت تحقیقات امور میں فقد المثال نظر آتی ہے اسی بنا پر وہ ایک منفرد شخصیت شمار ہوگا کیوں کہ اسکی ذات میں ایک گوہر احزم پوشیدہ ہوتا ہے، کسی عورت سے

دشواریاں واقع ہونے سے اس کے چہرہ پر پژمردگی کے آثار صاف ہونگے کسی ہم سایہ سے یا قریبی دوست سے دوریاں پیدا ہونگی چاہئے کہ وہ دوسرے لوگوں کی زندگی پر اختیار رکھنے کی خواہش پیدا نہ ہونے دے۔

زحل در عقرب:۔ یہ اپنی تر دماغی سے دشمنوں کے منصوبہ بندی کو ناکارہ کر دینے کی صلاحیت رکھتا ہے یہ زور آور فطرت کا مالک ہوگا ایسے شخص کے اندر مستحکم اور قوت ارادی کا سیلاب ہوتا ہے ان کو چاہئے کہ حسد سے اعتدادی طور پر بچیں، رومانی ماحول اس کے لئے مسرتوں کا باعث بنے گا حزن وملال اس کے پیچھے لگے رہیں گے مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی ناتوانی پر فتح پائے گا اور کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

زحل در قوس:۔ پر وقار اور باہمت شخصیت کا مالک ہوگا اکثر اس کو دشمنوں سے واسطہ پڑے گا ایسے شخص کو کہ جس کی پیدائش کے وقت زحل در قوس واقع ہو تو اعتدادی محنت کرنا پڑے گی تب جا کر وہ اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکے گا اسکو چاہئے کہ وہ عوام الناس سے اپنی عزت و وقار کو بچانے کے لئے جارحانہ کوشش کرتا رہے۔

زحل در جدی:۔ تر دماغ، حلیم یہ لوگ سخت محنتی اور صبر واستقلال کو اپنانے والے ہوتے ہیں جاہ طلبی کی ان کی چاہت زیادہ تر انعامات لائے گی اور شادی کے متعلق ان کو خوشیاں حاصل ہونگی ایسے لوگوں کو دوستوں سے وفا نہیں مل سکتی ان کو ذہنی تفکرات سے بچنے کے لئے صبر سے کام لینا ہوگا اگر ابتداء میں ہی حزن وملال کا سامنا کر لیا تو کامیابی اس کا مقدر ہوگی۔

زحل در دلو:۔ یہ سنجیدہ مزاج بناتا ہے نظر عمیق ہونے کے ساتھ کسی قدر ضدی بھی ہونگے ان کی بات میں وثوق ہوگا خاموش مزاجی اور متحمل نوعیت کے کاموں میں کامیابی حاصل ہوگی ،معاشرہ کی زندگی میں یہ ہوشیاری کا ثبوت دیں گے ،زندگی کے آخری دور میں خوشیاں حاصل

ہونگی۔

زحل در حوت:۔ضرورت سے زیادہ ان کو ہمدرد نہیں ہونا چاہئے وہ اپنی سرگرمیوں کو دوسروں کے لئے اٹھا کر رکھتے ہیں اس لئے یہ لوگ اپنا کام خراب کر لیتے ہیں۔

یورنس بارہ بروج میں کیا تأثر دیگا

(ایجادات اور تغیرات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

یورنس در حمل:۔تحقیقات و جستجو اور اچھے خیالات ان لوگوں کے ہونگے سرداری جیسے اوصاف اور کھل کر محبت کرنے والے، ذمہ دارانہ طور پر کوئی کام قبول نہیں کرتے، ذہین وفطین اور مطالعہ کا شوق بھی پایا جاتا ہے۔

یورنس در ثور:۔ان میں وجدانی کیفیت کا طوفان ہوگا امور کی انجام دہی کے وقت جدید ترین طریقہ کار اور الگ انداز میں لاتے ہیں، ہوشیار اور تیز وطرار لوگوں کو اپنا ساتھی بناتے ہیں دولت کے متعلق ان کے فیصلہ مضبوط ہونگے، مگر ان کو تجربہ کاروں سے مشورہ بھی کرنا ہوگا دوسرے لوگوں کی ایسی کافی تعداد ہوگی جو ان کا ساتھ چھوڑیں گے کیوں کہ جب یورنس برج ثور میں ہوتا ہے تو یہ جلن اور حسد کو پیدا کرتا ہے۔

یورنس در جوزا:۔یہ لوگ ہوشیار اور دماغی صلاحیتوں کے بے پناہ مالک ہوتے ہیں اظہار خیالات کا کوئی ان کا فقد المثال نہیں ہوتا، بکواس اور گھٹیا نوعیت کی اشیاء ان کی تحقیر کا باعث بنتی ہیں وہ امور جن میں پابندیاں عائد ہوتی ہیں یہ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتے جن کاموں میں یہ اپنے احزمی کا اظہار کرتے ہیں وہ ان کو زیادہ پسند ہوگا یہ ان کے ساتھ مشفق ومہربان آتے ہیں جو ان سے مدد کی درخواست کرتے ہیں، جدید اور ناٹک بازی کا اشتیاق دل میں رکھیں گے۔

یورنس در سرطان:۔یہ لوگ سفر کے متعلق بہت خوش ہوتے ہیں جبکہ پانی کے سفر سے ان

کو زیادہ دلچسپی ہوتی ہے یہ اپنے ذہن کو اختراعی نوعیت کے لئے ہر دم آمادہ رکھتے ہیں مگر ان کا یہ اپنا لگاؤ گھر تک ہی محدود ہوگا کیونکہ ایسے لوگوں کے احساسات گھر کے متعلق بہت زیادہ ہوتے ہیں اور یہ ہی ان کی عادت محبتی معاملات میں خلل پیدا کرے گی لہٰذا ان کے مزاج میں چڑ چڑا پن ہوگا اور مضطربانہ طبیعت کے مالک، خیالات میں بہت جلد تغیر لانے والے ہونگے۔

یورنس در اسد:۔ مہم جوئی کا یہ لوگ اشتیاق رکھتے ہیں کام جتنا دشوار اور پیچیدہ ہوگا اتنا ہی اسکی انجام دہی میں ان کو لطف آئے گا یہ ایسی صلاحیتوں سے متعلق ہے جو ایجادات سے تعلق رکھے مگر ان کو اس لیاقت سے فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ان کے خیالات اتنے ارفع و اعلیٰ ہوتے ہیں جو کبھی پورا نہ ہوسکیں، قریبی رشتہ داروں اور دوست و احباب کے لئے پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے یہ انکا اختیار کردار کچھ الگ قسم کا ہوتا ہے محبت کے میدان میں نہایت ہی عجلت پسند اور پہلی نظر میں ہی اپنا دل دے بیٹھتے ہیں جس کے باعث بہت دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

یورنس در سنبلہ:۔ یہ اس طرح کے آدمی ماحول کے سانچہ میں ڈھلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اسی بنا پر ان کو ملازمت میں ناکامیابی کا منھ دیکھنا پڑتا ہے، امن پسندی کے شعبوں میں حصہ لیتے ہیں ان کی سوچ، بوجھ مضبوط ہوگی کیوں کہ ان میں تردماغی کی صلاحیتیں بھرپور ہوتی ہیں ان لوگوں کے ارادہ بہت مضبوط ہونگے وہ کام جو حیرانی نوعیت کے ہوں ان میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

یورنس در میزان:۔ متعلقہ لوگوں میں جاہ طلبی کے آثار بہت زیادہ ہونگے ان کی قابلیت سائنس کی گردانی کرتی ہے لیکن یہ اوصاف مختلف طرز پر ثابت ہونگے جیسا کہ کوئی عورت گھر سے وابستگی رکھتی ہے اور یورنس برج میزان میں واقع ہے تو ایسی صورت میں عورت گھر کو مختلف چیزوں سے آراستہ اور ہر رنگ و روپ سے زیب دیتی ہے اور آدمی کاروباری نوعیت کا ہے تو وہ اخراجی

ذہن کی قابلیت سے کاروبار کو فروغ دیگا۔

یورنس در عقرب:۔ایسا آدمی منزلت خواہ ہوتا ہے اس کے حاسدوں کی تعداد کافی ہوگی الگ اور انوکھے خیالات کے مالک دوسروں کے متعلق جیسا خیال ہوگا ویسا ہی اظہار کرنے کی قوت بھی ہوگی جس کے باعث ان کی خیر خواہی اور مالوف زندگی متاثر ہوگی لوگوں کی خدمت یا انوکھی زندگی یا مسرتی میدان میں یہ ناکامیابی کا سامنا کرتے ہیں۔

یورنس در قوس:۔ان میں سچائی اور حقانیت پسندگی نمایاں ہوتی ہے ان کے کردار میں انسانیت اور نکتہ دانی کے اوصاف لاجواب ہوتے ہیں چہرہ سے مہربانیت صاف جھلکتی ہے بھروسہ قسمت پر بہت ہوگا حالانکہ برج قوس میں یورنس طاقتور نہیں ہوتا مگر منجمین کی رائے کے مطابق وہ کیفیت وجدانی اور اختراعی قوتوں کو لائے گا ایسے لوگ ٹیکنالوجی میں دلچسپی لیں گے، مثلاً کوئی بات درپیش ہو تو یہ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں کہ یہ کیوں ہوا جہاں پر کوئی نہ جا سکے یہ وہاں جانے کا اشتیاق رکھتے ہیں جیسا ان کا مزاج ہوگا ویسا ہی انکا عمل بھی ہوگا یہ خصلت انکی کامیاب زندگی سے دور رکھتی ہے۔

یورنس در جدی:۔یہ بھی ایک منزلت سے منسوب ہے ان میں جاہ و منزلت کی بہت زیادہ چاہت ہوتی ہے جبکہ یہ چاہت ان کے لئے دشوار اور خطرناک راستہ کھول کر رکھ دیتی ہے ایک کام بھی ایسا نیا ہوگا جو کبھی نہ ہوا تھا یا یوں کہا جائے کہ اس کی جاہ و عظمت ایسے پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کر دے گی جو اس کی خواہش کے مطابق نہ ہو یہ سرداری کے اوصاف اور بہت زیادہ چست و چالاک ہوتے ہیں، مطمئن انداز میں اس کو مستعمل رکھتے ہیں ان سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو یہ فوری طور پر اعتراف کر لیتے ہیں ان کی گھریلو زندگی کا دارومدار ان کی شریک حیات پر ٹکا ہوتا ہے چاہیئے کہ ان کی شریک حیات نہایت ہی سنجیدہ مزاج اور بے پناہ دماغی صلاحیتوں کی مالکہ ہو۔

یورنس در دلو:۔ یہ ذہانت کے لحاظ سے غیر معمولی قوت کے مالک ہوتے ہیں آگے بڑھنے کی خواہش ہوگی ،تا کہ ترقی یافتہ طبقہ میں ان کی شماری ہو،خاص طور پر بجلی یا نشرواشاعت، ذرائع آمد و رفت وغیرہ کو پھیلانے اور دور تک لے جانے میں ان کو مہارت ہوتی ہے یہ لوگ دوستوں اور ان کے متعلق امورات میں دلچسپی لیتے ہیں ان ہی کے ذریعہ مادی مفاد بھی حاصل کرتے ہیں، ریت ورواج سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اسی وجہ سے ان کی مقبولیت ایک طرف ہوگی ، دلو کو یورنس کا برج تسلیم کیا جاتا ہے اسی بنا پر یہ زیادہ طاقتور ہے جبکہ آج بھی کچھ منجمین حضرات دلو کا حاکم تارا زحل کو ہی مانتے ہیں۔

یورنس در حوت:۔ ان میں دو طرفہ اصول ہونگے یعنی ان کی شخصیت باہمی طباع کی ہوگی مخفی علوم اور روحانیت سے گہری وابستگی ہوگی اس کی قوت وسماعت سے ایسی آوازیں ٹکرائیں گی جس کو دوسرا سننے سے قاصر رہے ،حصول اطلاعات ان کے لئے ذکاوتی اختراع ہوگا ، انکے خیالات ضرورت سے زیادہ ابھرنے لگیں گے کوئی اخرمی دنیا کا روحانیت پروردہ شخص اس کو اس تخیلات کی دنیا سے باہر نکال سکتا ہے ان کے ساتھ ایک پل بھی گزارنا دشوار ہوتا ہے کیوں کہ ان کے ساتھ ضرور مشکلات درپیش ہوتی ہیں جس کے باعث ان کی ساری پلاننگ ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

نپ چون بارہ بروج میں کیا تأثر دیگا

(بے خودی اور قیاس آرائی کے متعلق خصوصیت کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

نپ چون در حمل:۔ یہ لوگ مشفق ومہربان قسم کے ہوتے ہیں جذباتی وسعتوں کے مالک اور ان کو متاثر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے ایسے لوگوں کی صلاحیتوں میں کسی قدر غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں جس کے باعث لوگ ان کے متعلق ضدی پن خیال کریں گے یہ سگریٹ اور شراب کے شوقین

ہونگے زیادہ روغن کھانا ان کو مرغوب ہوگا وجدانی کیفیت ان کو بے خودی میں ڈوبا کر رکھ دے گی ایسے علوم جو روحانیت اور تصوف سے تعلق رکھتے ہوں ان کی توجہ کے مرکز ہونگے۔

نپ چون در ثور:۔ یہ اس طرح کے لوگ باوقار اور خوش حال زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں خواہشات بہت ہونگی وہ عمل کرنے اور بات چیت کرنے میں کسی قدر عجلت پسند ان کے روپیہ کا حصول اتفاقات کا مرہون منت اور غیر رسمی طریقوں پر ہوگا، ایسے لوگ شہوانی اور نفسیاتی طور کے ہوتے ہیں لیکن ان کی شخصیت میں ریاکاری اور دھوکہ بازی ہرگز نہیں ہوگی۔

نپ چون در جوزا:۔ یہ بے آرام اور مشتعل اور مضطرب نوعیت کے ہونگے لا متناہی ذہانت رکھنے والے ہوتے ہیں یہ دوسروں کی سمجھ سے باہر ہونگے کیوں کہ ان کی ذہانت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ یہ جب کوئی موضوع پیش کرتے ہیں تو اس انداز میں کرتے ہیں کہ اس کا پورا ماحصل بدل کر رکھ دیتے ہیں، لوگ ان باتوں کو سمجھنے تک سے قاصر ہو جاتے ہیں، تبادلئہ خیال قسم کے اور انکی گفتار دلوں کو چھو لینے والی ہوتی ہے ان کا بیان سچائی کی طرف ہوتا ہے اور یہاں تک کہ لوگوں کو اپنی سچائی سے آگاہ کریں گے مگر یہ دغاباز بھی ہونگے لیکن کچھ تجربہ کاروں کا بیان ہے کہ یہ لوگ دغاباز اور فریب کار نہیں ہوتے، اخوت اور بھائی چارہ کے سبب یہ لوگوں میں عزیز ہوتے ہیں، علوم مخفی میں دلچسپی لینے والے اور روحانیت سے جلد متاثر ہونگے۔

نپ چون در سرطان:۔ یاد رکھو یہاں نپ چون باقوت ہوتا ہے اسی بنا پر احساسات وجدانی اور پانی کے متعلق کام یا سفر سے ان کو رغبت ہوتی ہے ان کے گھر پر سکون ہونگے مگر بعض وقت ایسا بھی ہوگا کہ احساس طبیعت گھریلو معاملات کے لئے دشواریوں اور پیچیدگیوں کا باعث بن جاتا ہے اس طرح کہ تغیرات اسی وقت لاتے ہیں جب اس سے اعلیٰ درجہ کی امید ہو، ایسے لوگ اپنے محبوب سے گرم جوشی سے پیش آتے ہیں۔ دوسروں کی حتی الامکان کوشش یہ ہوگی کہ ان

کی گھریلو زندگی متأثر ہو، جسمانی امراض کے متعلق یہ لوگ پیٹ یا اس کے متعلق دوسرے اعضاء میں خرابی کی شکایت سے پریشان ہونگے۔

نپ چون دراسد:۔ یہ لوگ جذباتی اور بہت زیادہ جلد باز ہوتے ہیں رہائش تبدیلی کے خواہاں بھی ہونگے محبت میں ایک انوکھی صورت اختیار کریں گے جو کسی ناٹک بازی سے کم نہ ہوگی اگر نپ چون سعد حالت میں واقع ہوتو یہ بہت زیادہ ہمدردی لائے گا یہ لوگ غلط اور صحیح کی پرواہ کئے بغیر ہی آگے بڑھ جاتے ہیں یہ کسی بھی امر پر احزمی صورت اختیار کر لیتے ہیں لیکن اگر نپ چون نحس حالت میں ہوتو یہ جلد بازی اور فیصلوں میں ناعاقبت اندیشی لائے گا ان کی نفس پرستی اور خواہشیں بڑھ جائیں گی دوسرے شخص کی زور آزمائی کو خاطر میں ہرگز نہ لائیں گے اور یہ ہی رویہ ان کی پریشانی کا باعث ہوگا، نپ چون برج اسد میں واقع ہوتو یہ فریب کاری بناتا ہے۔

نپ چون در سنبلہ:۔ یہ اچھے نتائج پیش کرے گا، کاروباری ترقی اور ذاتی زندگی میں کامیابی اور ان کے مزاج میں ہمدردی کے متقاضی ہونگے ان میں ایک انوکھا تأثر ہوگا جو کسی بد گمانی کی طرف اشارہ ہے اپنے پیسے کے متعلق ایسی چیزیں تلاش کریں گے جو غیر معمولی ہوں یہ لوگوں سے سخت رویہ اختیار کریں گے جب ان لوگوں کی بے اعتنائی اور بے مروتی حد سے تجاوز کر جائے تو یہ لوگ وفاداری اور نرم دلی کی طرف واپس دوبارہ آجاتے ہیں یہ عمل کرنے میں کوتاہی نا برتنے والے انسان ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ یہ وہ کام کریں جو عوامی خدمات کے متعلق ہوں لیکن یہ لوگ وہ کام کرنا پسند کرتے ہیں جن کا نتیجہ بہتر ہو ہنر اور صلاحیت ان کی پسندیدگی کی علامت ہوتی ہے یہ جسمانی محنت زیادہ کریں گے کیوں کہ صحت کے تعلق سے ان کو تشویش ہوگی وہ کام جن کی تفصیل طلب پر غور وفکر کے لئے متقاضی ہو ان کے لئے یہ لوگ فقد المثال ثابت ہونگے۔

محمد شبیر قادری

نپ چون در میزان :۔ یہاں پر یہ اچھی پوزیشن میں ہوتا ہے یعنی اپنی طاقت کو برقرار رکھتا ہے ،صاحب زائچہ کی فطرت میں ملنساری کے آثار ہوتے ہیں کسی قدر ہمدرد مزاج اور شاعرانہ انداز سے ان کو لگاؤ ہوگا ،علوم مخفی اور خفیہ معاملات میں ان کی دانش اچھی اور سمجھ بوجھ بہتر ہوتی ہے، ریت ورواج اور بالخصوص شادی کے متعلق وہ آزاد خیال رکھنے والے ہوتے ہیں یہ ان کی طرف بھی مائل ہو سکتے ہیں جن کا تعلق غلط نوعیت کا ہوان کی تر دماغی کافی بہتر ہوگی یہ لوگ شور شرابہ سے اکتا جانے والے ہوتے ہیں اگر نپ چون نحس حالت میں ہوتو یہ جذبات اور خود پسندی لائے گا اور وہ لوگ جو آپ کو پسند نہ ہوں ان کی طرف راغب کرنے میں یہ دیر نہیں لگائے گا۔

نپ چون در عقرب :۔ یہ عقرب میں واقع نپ چون سائنسداں کی علامت ہے، تغیرات پسند اور کسی قدر خیالی نوعیت کے ہمدرد مزاج اور روحانی لوگ ہوتے ہیں ان کی نگاہ میں مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، شہوت پرست، تنہائی اور علیحدگی کو پسند کرنے والے ہوتے ہیں بغیر کسی اہم وجوہات کے دوسروں کو اپنا رفیق تسلیم نہیں کرتے اگر نپ چون ولادت کے اوقات غیر مناسب نظر یہ رکھے تو یہ ذرا سی بات پر بھی شک وشبہات پیدا کر دیتا ہے اور کسی کو شک سے مفاد حاصل کرنے کا موقع دینے سے تحقیر کا سبب بنتا ہے جبکہ سخت مزاج بھی ہونگے ان کے الفاظ میں سخت گیری کے آثار نمایاں ہونگے یہ لوگ خورد ونوش کے متعلق وہ چیزیں مستعمل رکھیں گے جو نشہ کے متعلق ہوں ان کی خواہش جنس بہت زیادہ ہوگی۔

نپ چون در قوس :۔ یہاں پر اس کا تأثر موافقانہ ہوگا ،سمجھ بوجھ ان کی کافی تیز ہوگی فلاح ونصرت کے لئے جدید دنیا کے متلاشی اور مذہبی رجحان کے متعلق سنجیدہ طریقہ عمل ہوتا ہے معلومات وتحقیق کے لئے تیار اور سفر کے متعلق شوقین ہونگے ایسے لوگوں کی دماغی صلاحیتوں میں تخیل اور عمل نوعیت کی ہوتی ہے اگر ولادت کے وقت یہ ناموافق ہوتو مایوسی کو دعوت دیتا ہے،

اگرچہ ان کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا ایسے لوگ دوسروں کے عمل میں خفیہ مقاصد اور نیت کے متلاشی ہونگے ان کے احساسات بہت تیز اور نکتہ چینی وقتی تقاضوں کی پرواہ ہرگز نہ کریں گے یہ لوگ ایسے نظریات کی مخالفت کرتے ہیں جو ان کی سوچ سمجھ سے الگ ہوں۔

نپ چون در جدی:۔اس کو چست دماغی خیال کرنا چاہیئے بات کرنے میں احتیاط سے کام لینے والے افراد یہ ایسی جگہ کی تلاش کرتے ہیں جو ان کو احراز رکھ سکے خیالاتی مادوں میں ان کے مستحکم آثار ہونگے اور اس کو پورے وثوق کے ساتھ نہایت ہی مستقل مزاجی سے عملی جامہ پہناتے ہیں جبکہ یہ لوگ رومان پسند بھی ہوتے ہیں ان کی بے خودی اور جنونی کیفیت ہی کامرس کی گردانی کرے گی، سیاست اور حکومت کے متعلق اور اہم نظریات اور فلسفہ جیسے خیالات رکھیں گے اگر ان سے حکومت اور سیاست کے فروغ کے لئے مشورہ کیا جائے تو یہ بہترین مشیر ثابت ہونگے، یہ لوگ شعر و شاعری کی طرف توجہ نہیں دیتے اگر نپ چون غیر موافق ثابت ہو تو یہ ضدی، سخت گیر اور غیر محتاط بنائے گا جبکہ یہ ایک دشمنی کی علامت شمار کی جاتی ہے ایسے لوگوں میں اہل تبار کی زندگی میں یہ رخنہ پیدا کرتا ہے۔

نپ چون در دلو:۔ یہ لوگ بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں یہ سمجھ بوجھ اور ہمدردی رکھنے والے حکیم و دانہ اور بہترین نکتہ داں ہوتے ہیں اگر نپ چون کے نظرات موافقانہ ہوں تو یہ گندی خصلتیں اور غلط رسومات لاتا ہے زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ مستورات کے فریب میں گزارے گا مذہبی رجحانات برخلاف رسم و رواج ہونگے۔

نپ چون در حوت:۔سعد اور موافقانہ صورت میں اس کی تاثیرات روحانی شعور بیدار کرتی ہیں، فنون لطیفہ و موسیقی اور اچھی نوعیت کے آداب میں دلچسپی ہوگی، یہ لوگ دوسروں میں بہت جلد گھل مل جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں کسی چیز کے سبب یا سخت واقعات کے پیش نظر ان

کے خیالات میں کچھ بدلاؤ آئے گا ایسے لوگوں کی شخصیت میں اختیار و قدرت، شان و شوکت اور اعلیٰ خاندان والے ہوتے ہیں گھریلو معاملات میں پر سکون ماحول پیدا کرنے اور گھر سے بہت زیادہ لگاؤ رکھنے والے ہونگے، ان کی دماغی وسعت گہری اور تیز ہوگی بالائی حصوں سے گریز کریں گے لیکن نپ چون کے ناموافق نظرات ہوں تو یہ ڈھونگی اور فریبی و مکاری جیسی خصلتوں میں گھرے رہیں گے۔

﴿پلوٹو بارہ بروج میں کیا تاثر دیگا﴾

(قدر و منزلت اختیارات اور تمکنت جیسی خصوصیات کا مظاہرہ مختلف بروج میں)

پلوٹو در حمل:۔ یہ لوگ بال کی کھال نکالنے والے ہوتے ہیں حقیقی اور کسی مخصوص ذات میں کرید نکالنے والے، اس سلسلہ میں ان کا عمل سخت اور بے دھڑک ہوتا ہے ایسے لوگ جب اپنی خواہش حقیقت اور سچائی کو پختہ کردار میں لائیں گے تو ان کی جاہ و منزلت دوبالا ہو جائے گی۔

پلوٹو در ثور:۔ یہ تنہائی اور علیحدگی اختیار کرنے یا روحانی وابستگی کی بناء پر دولت سے دست بردار ہونے کا اندیشہ لائے گا یا پھر اپنا کاروبار پھیلانے اور کسی سوشل یا سیاسی دلچسپی کے باعث روحانیت اور پرہیزگاری کے غلط استعمال کرنے کا اندیشہ لاتا ہے۔

پلوٹو در جوزا:۔ سوچنے سمجھنے کی طاقت اور ماحول کے متعلق بنیادی طرز عمل کا اظہار کرتا ہے، رشتہ داروں کے مابین انتشار لائے گا، ظاہری شخصیت کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا، نئے نظریات میں غیر ضروری اور مصلحت سے خالی اصول پیدا کریگا۔

پلوٹو در سرطان:۔ یہ بے باک قسم کے ہوتے ہیں، برج سرطان میں پلوٹو کی موجودگی سے انفرادی شخصیت میں ایسی مستحکمی اور استقلال پیدا ہوتا ہے جسے کوئی لرزہ براندام نہ کر سکے۔

پلوٹو در اسد:۔ یہ کام کرنے میں بے فکری لائے گا نتائج چاہے جو ہوں، ایجاد و تخلیق و

نصرت کی طرف مائل کرے گا ہر خطرہ سے نپٹنے کے لئے آمادہ کرنا موت اور زندگی کے راستوں پر چل کر بڑے بڑے کام کی انجام دہی کی اہلیت جہاد کے لئے لوگوں کو آمادہ کرنا، بے اصول و نوعیت کے خلاف کرنا، فضولیات اور غلط نوعیت کی پرہیزگاری کی باتیں مبارز طور پر کرنا اس کا شغل ہے یہ لوگوں کو بغاوتی بناتا اور انقلاب پسندی پر مائل کرتا ہے۔

پلوٹو در سنبلہ:۔ یہ بہتر ٹیکنالوجی کو اور بھی بہتر بنانے کی کمال صلاحیت رکھتا ہے، یہ اپنی قوم اور ملک کے لئے اختیار اور خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اگر کسی کی ولادت کے وقت پلوٹو نحس نظرات رکھے تو یہ مذہبی جوش اور تعصب پرستی سے ملائے گا۔

پلوٹو در میزان:۔ یہ لوگ فریب اور مکاری سے دور اور سچائی پسند ہوتے ہیں ان کو دوسروں سے بھی یہ ہی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں شریک کار ہو یا شریک حیات یا پھر کسی دوسری نوعیت کے ان کی ساجھے داری میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

پلوٹو در عقرب:۔ انکی وابستگی جماعتی معاملات کی بناء پر ہوتی ہے قوت انفرادی جذبات سے خالی نہیں ہوتی اگر ان معاملات اور تعلقات میں یہ تبدیل ہو جائیں تو پھر انکی قوت انفرادی شخصیت میں چار چاند لگ جاتے ہیں، جماعتی اور اتحادی رسومات نئے کاروبار پیچیدہ دستور العمل اور ایک عالم طرز کی زندگی کو یہ اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اپنے مقتدر جماعت کے سرخیل بن جاتے ہیں یا سیاسی میدان کو مغلوب کرنے کے لئے مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

پلوٹو در قوس:۔ ان کا معیار قابل ذکر ہوتا ہے دوسروں کی فلاح و بہبود اور انکی خدمت و رہنمائی کرنے میں ان کو خوشی ملتی ہے یہ ایسے اصولوں پر غور و فکر کرتے ہیں جو انسانی زندگی کے متعلق ہوں اور ان کی کشادہ دلی لوگوں میں عام ہوتی ہے۔

پلوٹو درجدی:۔ یہ معاشرہ اور ثقافت اور تہذیب وترقی کی سطحی اور ناتجربہ کاری کو مبادرتی طور پر ختم کرنے والے ان لوگوں کی اظہار ہمدردی، سوسائٹی کے اس طبقہ سے ہوگی جو کہ نچلے درجہ کے لوگ ہوں۔

پلوٹو دردلو:۔ یہ لوگ اپنے ارمانوں کو پورا کرنے کے لئے ہمہ اوقات تیار رہتے ہیں اور اگر کوئی ان کی خواہشوں اور خوابوں کے آڑے آجائے تو یہ لوگ بغاوتی پرچم لہرادیتے ہیں یہ لوگ معاشرتی اعمال اور اصلاحی شعبوں میں شرکت کر کے ان کے متعلق تجربات حاصل کرتے ہیں۔

پلوٹو درحوت:۔ ان کے تجربات اس قسم کے ہونگے کہ کسی بھی صحیح فیصلہ پر پہنچنے میں یہ دیر نہیں لگائیں گے آئندہ کے متعلق امورات پر یہ ترقی کے راستہ ہموار کرلیتے ہیں، پراسرار علم سے ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے ان میں اعلیٰ طرز کی قوت ہوگی اور ماحول کے سانچہ میں ڈھل کر فیصلہ کرنے کی قابلیت ہوگی۔

راس بارہ بروج میں کیا تاثر دیگا

یہ حمل میں واقع ہوتو:۔ حصول فائدہ ایسے کاروبار سے دیگا جو کہ کسی دھاتوں سے متعلق ہوں۔

ثور میں واقع ہوتو:۔ بذریعہ اطاعت وفرمانبرداری سے خوشیاں حاصل ہونگی۔

جوزا میں واقع ہوتو:۔ کامیابی دشواری و پیچیدگی کے بعد حاصل ہوگی۔

سرطان میں واقع ہوتو:۔ مخالفین سے کوئی اندیشہ نہیں ان پر نصرت و کامیابی حاصل ہوگی۔

اسد میں واقع ہوتو:۔ دشواریاں اور پیچیدہ ماحول قابو میں رہیں، دلی خواہش پوری ہوگی۔

سنبلہ میں واقع ہوتو:۔اوصاف ان کی ذاتی شخصیت میں پائے جائیں گے، ہر موڑ پر ترقی ملے گی۔

میزان میں واقع ہوتو:۔ یہ لوگ تابع دار اور بہت جلد کامیابی اور ترقی حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔

عقرب میں واقع ہوتو:۔حصول ترقی وکامرانی اور بے حد محتاط قسم کے۔

قوس میں واقع ہوتو:۔وہ امورات جو دھاتوں کے متعلق ہوں ان میں بہت جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے کسی قدر خوش مزاج ہونگے۔

جدی میں واقع ہوتو:۔یہ اچھی خصلتوں کے مالک،خوش مزاج اور سچائی پسند ہوتے ہیں۔

دلو میں واقع ہوتو:۔دوستوں میں سرخیل رہیں گے زمین کے متعلق اموران کے لئے اچھی فال ثابت ہونگے۔

حوت میں واقع ہوتو:۔یہ خوش بختی کی علامت گردانی جاتی ہے۔

﴿ذنب بارہ بروج میں کیا تاثر دیگا﴾

حمل میں واقع ہوتو:۔دشواریاں گھریلو معاملات کے آڑے آئیں اور قانونی چارہ جوئی سے واسطہ پڑے۔

ثور میں واقع ہوتو:۔ناامیدی کے آگے تمام خواہشات متزلزل ہوجائیں،مطلب پرستی زیادہ ہو۔

محمد شبیر قادری

جوزا میں واقع ہوتو:۔کینہ پروردی وجہ سے رشتہ داروں سے تعلقات خراب ہوں حسد اور دشمنی کا سبب بنیں۔

سرطان میں واقع ہوتو:۔خواہشیں ناپائیدار ثابت ہوں ان میں کیفیت ارتعاش پیدا ہو۔

اسد میں واقع ہوتو:۔ یہ جلالی نوعیت کو ابھارے گا اور عجلت پسندی لائے گا۔

سنبلہ میں واقع ہوتو:۔ یہ حصول مفاد بذریعہ شادی سے ہوگا اور یہ لوگ حالات سے کبھی بے خبر نہیں ہوتے۔

میزان میں واقع ہوتو۔ان کا روپیہ پیسہ ایک دم بیکار ثابت ہوتا ہے کیوں کہ اس سے کوئی بہتر ذرائع نہ خرید پائیں گے۔

عقرب میں واقع ہوتو:۔بے خودی کیفیت طاری ہوتی ہے اور دستور العمل میں ہموار راستوں کا فقدان ہوگا۔

قوس میں واقع ہوتو:۔عجلت پسندی ان کو اچھا تاثر نہ دیگی اس سے دشواریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔

جدی میں واقع ہوتو:۔ یہ غم واندوہ کی طرف اشارہ ہے محبت میں ناکامی اور پٹھوں کے متعلق امراض پیدا ہونگے۔

دلو میں واقع ہوتو:۔دل اور دماغ پر قابو رکھیں بے چینی اور گھبراہت اچھی فال نہیں اس سے سخت نقصانات کی توقع بہت زیادہ ہے۔

حوت میں واقع ہوتو:۔ یہ پیچیدگی اور چغل خوری کی علامت شمار ہوتی ہے صاحب زائچہ کے لئے پریشانی کا سامنا ہے۔

محمد شبیر قادری

باب ہفتم

(رموز کواکب کی دریافتگی کے لئے ان سات اصولوں کا جاننا بے حد ضروری ہے)

قارئین حضرات کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب زائچہ پڑھنے اور حالات و واقعات اخذ کرنے کا ارادہ کریں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان چند اصول پر مکمل عبور حاصل کریں کیونکہ ان اصولوں کی عدم واقفیت سے کوئی بھی نپا تلا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اس کے لئے ضروری ہے کہ جملہ امور کو مدنظر رکھ کر ایک مؤثر اور بالکل ہی سٹیک اندازہ رکھنا ہوگا اور ایسا تب ہی ممکن ہے جب آپ سخت گیر محنت و حسابات اور تنقیدی خیالات کو میزان عمل میں لائیں علاوہ ازیں اپنی تر دماغی سے حالات کے علم پر فوقیت حاصل کرنا ہوگی اس کے بعد ہی پردہ میں چھپے رازوں کو آپ باہر نکال پائیں گے اور یہ کام لایعقل لوگوں کے بس کی بات نہیں۔

(۱) متعلمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ شرف و ہبوط اور منسوبات بروج کو مدنظر رکھیں۔

(۲) دوسرا اصول یہ ہے کہ منسوبات کواکب ترفع و تنزل پر غور و خوض کریں۔

(۳) وہ یہ ہے کہ دوستی و دشمنی زائچہ کے جملہ گھروں کے منسوبات کی مکمل واقفیت ہو۔

(۴) شرف و ہبوط، نظرات، عروج و زوال، ترفع و تنزل جیسی خصوصیات کے متعلق غور و فکر کرنا۔

(۵) وہ اصول یہ ہے کہ نظرات کے متعلق سعد و نحس کے متعلق مکمل معلومات ہونا۔

(۶) یہ ہے کہ طلوع و غروب، رجعت و استقامت کی دریافتگی۔

(۷) کواکب کا طلوع ہونا۔

نوٹ:۔ اب ہم وہ قواعد بیان کریں گے کہ جن کے ذریعہ جملہ احکامات میں کمی بیشی

پائی جاتی ہے بغیر ان کے صحیح احکام صادر نہیں کیئے جاسکتے۔

جب کوئی کوکب قوی حالت میں ہوتو اس کی تأ ثیر باقوت ہوگی لیکن وہ اس وقت اپنی قوت مکمل نہیں کرتا کیوں کہ وہ اس وقت حالت اوج میں واقع ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح کوکب حالت ضعف میں ہوتو اس کی تاثیرات میں کمزوری ظاہر ہوگی کیوں کہ وہ اس وقت وبال کی منزلوں سے گزر رہا ہوتا ہے، جب کوئی تارا قوی اور سعد حالت میں ہوتو اس کی تاثیرات بہت قوی اور مؤثر ہونگی کیونکہ وہ اس وقت شرف میں ہوتا ہے ویسے ہی سعد اور ضعف ہونے کی صورت میں تأ ثیر میں کمی واقع ہوگی، جب کسی کوکب کی یہ حالت اس کے وبال کی ہوتی ہے کہ جس میں وہ کمزور ہوتا ہے مگر اپنی پوری قوت ضائع نہیں کرتا، جب کوئی کوکب نحس اور قوی ہوتا ہے تو اسی کے متعلق اس کی خصوصیات واقع ہوتی ہیں یعنی تنقیصی تاثیرات ظاہر کرے گا یاد رہے کہ کواکب ان چاروں بروج میں اپنے اثرات کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۱) جس برج کے متعلق وہ حاکم کوکب ہے۔

(۲) مقابل برج (۳) جس میں اس کو شرف واقع ہو۔ (۴) اور اس کے مقابل برج

تو اب یہ آئینہ کی طرح بالکل صاف ہے کہ کوکب اپنے برج میں واضح کردار ادا کرے گا جبکہ دوسرے برج میں اس کے برعکس تنزلی پیدا کرے گا یعنی مخالف بروج میں ناامیدی کے سوا کچھ نہ دیگا، برج شرف میں بہت خصوصیت کا حامل ہوگا اور جو شرف کے مقابل کا برج ہے اس کی خصوصیت میں تنقیص واقع ہوگی۔

اصل میں زائچہ ہی وہ پیمانہ ہے کہ جس کے ذریعہ کواکب کی قوت وسعادت ونحوست وقوت وضعف کا پتہ لگتا ہے اور اس پیمائش سے نپا تلا اندازہ کر کے حکم اسی قوت وضعف اور سعادت ونحوست کو سامنے رکھ کر لگایا جاتا ہے اور ان ہی امورات کے ذریعہ کمی، بیشی کا احتمال بھی ہوتا ہے۔

شرف وہبوط

جب کوئی ستارہ شرف میں ہوتا ہے تو وہ قوی تر ہوتا ہے اور اس کی یہ حالت مقتدر بالکل مکمل ہوتی ہے یا اس طرح کہا جائے کہ جب کوئی ستارہ خانہ شرف میں واقع ہوگا تو وہ دوسرے تمام سیارگان پر فوقیت حاصل کر لیتا ہے جبکہ کوئی کوکب حالت ہبوط میں ہو تو وہ ایسا ہے جیسے اس کی فوقیت تنزلی پیدا کر چکی ہو اس کے اقتدار و مرتبہ بانسبت شرف کے کمی پیدا ہو جاتی ہے۔

سبق:۔ سوال ہم یہ پتہ کس طرح لگائیں کہ شرف وہبوط کس برج میں واقع ہوتا ہے؟

تو یوں سمجھو کہ جب شمس دورہ کرتے ہوئے برج حمل کے ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کو مقام شرف حاصل ہوتا ہے اب ہم کو ہبوط کا پتہ لگانا ہے تو اس کے لئے مقام شرف سے ۷ برج شمار کیئے یعنی ۱۹ درجہ حمل سے شمار کیا تو ساتواں برج میزان ہے اس کے ۱۹ درجہ پر جب شمس آئے گا تو اس کو مقام ہبوط کہا جائے گا ہاں یہ بات ذرا الگ ہے کہ درجہ شرف سے ۱۰ درجہ پہلے ہی وہ کوکب مقام شرف کا درجہ رکھتا ہے اور ٹھیک اسی طرح درجہ ہبوط کے ۱۰ درجہ قبل سے ہی حالت ہبوط میں شمار ہوتا ہے اس کے متعلق علمائے نجوم کے خیال کے مطابق وہ ستارے کا لطیف جسمانی ہے یعنی اس کا اپنا وجود اس قدر وسیع پیمانہ پر ہوتا ہے کہ اس کا پچھلا حصہ ۱۰ درجہ پہلے ہوگا تو اگلا حصہ ۱۹ درجہ پر یعنی مقام شرف میں ہوگا۔

شرف وشمس:۔ اب آپ سمجھ چکے ہیں کہ یہ حمل کے ۱۹ درجہ پر ہوتا ہے حمل جاہ ومنزلت صاحب اقتدار وحصول عہدہ اور حصول منصب پر آمادہ کریگا۔

ہبوط شمس:۔ یہ ۱۹ درجہ میزان پر ہوگا۔ اسکا ذکر نا قابل بیان ہے کیوں کہ یہ برج میزان میں ضعیف تر ہوتا ہے۔

شرف قمر:۔ یہ برج ثور کے ۳ درجہ پر ہوتا ہے۔ ترقی کاروبار، حصول روزگار، تسخیر خلائق،

میاں بیوی کی محبت، مقدمات وامتحانات میں کامیابی، وصولیات قرض اوراس کی ادائیگی، شادی اور کاروبار کی ابتداء وغیرہ جیسے مثبت امور کے لئے اہم اور خصوصی وقت ہے۔

ہبوط قمر:۔ یہ عقرب کے درجہ ۳ پر واقع ہوگا۔ یہ غیر مستقل مزاجی لائے گا اور باہمی، مونڈی محتاط منفی حالت معاملات پر برعکس طریقہ پر کام کرتا ہے۔

شرف عطارد:۔ جب یہ سنبلہ کے ۱۵ درجہ پر پہنچتا ہے تو حالت شرف واقع ہوتی ہے۔ تو شوق مطالعہ ادراک تصورات، حاضر جوابی، خوش طبعی، مطابقت پزیری، نکتہ دانی اور بحث ومباحثہ جیسے امور پیدا ہونگے۔

ہبوط عطارد:۔ یہ جب برج حوت کے ۱۵ درجہ پر ہوتا ہے تو حالت ہبوط واقع ہو جاتی ہے۔ چال باز، مبالغہ آمیز، غیر مستقل، حیلہ بازی، طبیعت میں بے چینی اور جھجک پیدا کرتا ہے۔

شرف زہرہ:۔ جب زہرہ ۲۷ درجہ حوت پر پہنچے گا تو اس کو مقام شرف حاصل ہوگا، تسخیر مستورات ومحبت، عزیز ودوست واحباب کی توجہ اور حصول محبت وشہرت، مقبولیت وعظمت کا حصول پیدا ہوتا ہے، برج حوت میں انکاری محبت کے بعد اچھے حالات پیدا ہوتے ہیں۔

ہبوط زہرہ:۔ یہ حالت ۲۷ درجہ سنبلہ پر پہنچ کر بنتی ہے، فرائض کی ادائیگی میں مشکلات مخل ہوں عیاشی اور آوارگی پیدا ہو، ذمہ داری جیسے امور میں نہایت ہی کسل مندی پیدا ہو عیش پرستی، خوش آمد اور ریا کارانہ اوصاف پیدا کرتا ہے۔

شرف مریخ:۔ جب مریخ جدی کے ۲۸ درجہ پر ہوتا ہے تو اس کو شرف حاصل ہوتا ہے لہٰذا دشمنوں پر فتح یابی مقدمات اور جنگ میں کامیابی تجربات کے ذریعہ نظم ونسق اور تربیت لاتا ہے۔

ہبوط مریخ:۔ یہ حالت ۲۸ درجہ سرطان میں واقع ہوتی ہے، قتال وجنگ کے لئے آمادہ کرنا، بدنظمی پھیلانا اصول زندگی کو غیر موثر بنانا یہ سب حالت ہبوط کی پوزیشن کی ہی نمائندگی ہے۔

شرف مشتری :۔ یہ سرطان کے ۱۵ درجہ پر ہوتا ہے ۔ ولولہ انگیزی ، خیر خواہی ، سمجھ بوجھ، برج سرطان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ حفاظت ونگہداری کا باقوت برج ہے۔ ستارہ مشتری تخلیقی امور میں اچھے نتائج کا حصول ہوتا ہے۔

ہبوط مشتری :۔ یہ حالت ۱۵ درجہ جدی میں بنتی ہے۔ لہٰذا انتظامیہ امور میں بدنظمی لائے گا اور گناہوں میں آلودگی پیدا کرے گا یہاں تک کہ فضول خرچی کی ترغیب دیگا۔

شرف زحل :۔ یہ ۲۱ درجہ میزان میں ہوتا ہے ۔ یہ ایک اچھا منصب لائے گا اختداد و بارعب شخصیت ظاہر کریگا۔

ہبوط زحل :۔ یہ حمل کے ۲۱ درجہ پر ہوتا ہے ۔ یہ پوزیشن کمزوری اور نا توانی پیدا کرتا ہے۔

شرف یورنس :۔ عقرب میں یہ قوی تر ہوتا ہے جونئی زندگی وتبدیلی اور انقلاب پسندی کا برج ہے۔

ہبوط یورنس :۔ برج ثور میں جا کر یہ کمزور ہو جاتا ہے جو منسوبات یورنس کی قوتوں کو بالکل ہی ختم کر ڈالتا ہے۔

شرف نپ چون :۔ یہ حالت اس کی قوس میں واقع ہوتی ہے جو ایک وجدانی وفہمی اور الہامی برج ہے۔

ہبوط نپ چون :۔ یہ صورت جوزا میں بنے گی یہ پوزیشن اس کی ایسے امور پیدا کرتی ہے جو نظر اندازی اور رکاوٹوں پر مبنی ہوں۔

شرف پلوٹو :۔ یہ حالت حمل میں جا کر ہوگی ۔ تلاش وجستجو اور حالات سازگار از سر نو زندگی بخشنے کا کام کرے گا۔

ہبوط پلوٹو:۔ یہ پوزیشن برج میزان میں ہوتی ہے۔ طریقہ ڈھنگ اور اصولوں کے خلاف کام کرتا ہے۔

﴿ترفع وتنزل﴾

کوکب کے متعلقہ یعنی جس کا وہ حاکم کوکب ہے اس کو ترفع اور عروج ہوتا ہے، علمائے نجوم کے مطابق قوت اس ستارہ کی جو خود کے گھر میں قابض ہو ۳۰ دقیقہ شمار ہوتی ہے یاد رہے کہ شرف کے مقابل ترفع عروج، تاثیر وقوت کے اعتبار سے ان کی حیثیت دوسرے درجہ کی شمار ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ جو کوکب خانہ شرف میں ہوگا اس کو منجم و جفار مثل بادشاہ گردانتے ہیں، جبکہ ترفع یا عروج کو وزیر کے مثل اور برج عروج سے ساتواں برج تنزل یا وبال کا شمار ہوتا ہے، جب کوئی سیارہ بحالت تنزل یا وبال اختیار کرے گا تو وہ کمزور تر ہوگا مگر اپنی قوت کو پورے طور پر ختم نہیں کرتا۔

ترفع یا عروج شمس:۔ یہ پوزیشن برج اسد میں واقع ہوتی ہے تو یہ پیدائشی قوتوں کو ظہور میں لائے گا۔

تنزل یا وبال شمس:۔ یہ پوزیشن برج دلو میں واقع ہوتی ہے، بے یارو مددگار اور مختلف قید و بند لائے گا۔

ترفع یا عروج قمر:۔ یہ پوزیشن برج سرطان میں واقع ہوگی۔ جاہ و منزلت، ہمدردی و مطابقت لائے گا۔

تنزل یا وبال قمر:۔ یہ پوزیشن برج جدی میں واقع ہوگی، نظم وضبط کے لئے انکار ہے بغاوتی امور لائے گا۔

ترفع یا عروج عطارد:۔ یہ پوزیشن جوزا اور سنبلہ میں واقع ہوگی ددونوں برجوں کا

طریقہ عمل مختلف ہوگا، جوزا نزدیکی تعلقات میں مثبت کردار ادا کرے گا جبکہ سنبلہ تمیزو ترجیح اور سمجھ و شعور میں منفی حالت کو ظاہر کرے گا یعنی فنون ذکاوت میں جوزا مثبتی اصول اور سنبلہ منفی اصول پیدا کرے گا۔

تنزل یا وبال عطارد:۔ یہ پوزیشن برج قوس اور برج حوت میں واقع ہوتی ہے برج قوس میں سمجھ بوجھ کی کمی اور مذہبی خیالات میں افسردگی و تنزلی پیدا ہوگی اور برج حوت میں تخیلات کی کمی، کاہلی و کسل مندی اور تربیت نظام موافقانہ ثابت نہ ہوسکیں گے۔

ترفع یا عروج زہرہ:۔ یہ پوزیشن برج ثور اور میزان میں ہوگی، برج ثور میں منفی اور میزان میں مثبت پہلو شمار ہوگا، برج ثور کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ ایک پرسکون اور مطمئن برج ہے اور برج میزان ہم آواز اور اچھی تربیت کا برج ہے۔

تنزل یا وبال زہرہ:۔ یہ پوزیشن عقرب یا حمل میں واقع ہوتی ہے عقرب میں یہ اختداد پسندی اور برج حمل کے متعلق گرم جوشی غیر معمولی طور پر ہوگی۔

ترفع یا عروج مریخ:۔ یہ پوزیشن حمل اور عقرب میں ہوگی، حمل کے ذریعہ مثبتی اصول جبکہ بذریعہ عقرب منفی اصول پیدا ہوگا، برج حمل باہری طرز کی جستجو اور سرگرمیوں کا برج ہے، جبکہ عقرب نہایت ہی ہٹ دھرمی و جنگ وقتال اور خواہشات کا برج ہے۔

تنزل یا وبال مریخ:۔ یہ پوزیشن میزان اور ثور میں ہوتی ہے برج میزان موافقت اور مطابقت کا برج مانا گیا ہے لہٰذا یہ ناموافقت اور نامطابقت لائے گا جبکہ برج ثور میں استعداد و ادراک کے لئے کمزور ثابت ہوگا۔

ترفع یا عروج مشتری:۔ یہ پوزیشن برج قوس اور حوت میں بنتی ہے برج قوس مثبت پہلو رکھتا ہے جو خواہشات اور سمجھ بوجھ و تجربات لائے گا جبکہ حوت منفی پہلو کی بناء پر سخاوتی امور اور

ہمدردانہ موضوع کے لئے شمار ہوگا۔

تنزل یا وبال مشتری:۔ یہ پوزیشن جوزا اور سنبلہ میں ہوگی برج جوزا میں یہ تخیلاتی دنیا کے لئے اچھا نہیں ہے تغیر اور برے خیالات لاتا ہے جبکہ برج سنبلہ میں امتیاز و تمیز اور جانچ و پرکھ پیدا کریگا۔

ترفع یا عروج زحل:۔ یہ پوزیشن جدی اور دلو میں پیدا ہوتی ہے جدی میں منفی پہلو رکھتا ہے جس میں تنظیم اصلیہ منزلت وحشمت میں کوئی کسر نہ ہوگی اور برج دلو اس کا مثبت پہلو ہے یہ اجنبیت اور انجانے پن کی علامت ہے۔

تنزل یا وبال زحل:۔ یہ پوزیشن برج سرطان یا اسد میں واقع ہوتی ہے بے حد حسابات پیدا کرے گا جبکہ برج سنبلہ میں جاہ و منزلت کو ابھارے گا۔

ترفع یا عروج یورنس:۔ یہ پوزیشن برج دلو میں واقع ہوگی، جو کہ علم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔

تنزل یا وبال یورنس:۔ یہ پوزیشن برج اسد میں ہوگی جو سلطنت اور ارباب اختیار سے متعلق ہے۔

ترفع یا عروج نپ چون:۔ یہ پوزیشن برج حوت میں جا کر پیدا ہوگی، بدحالی وخرابی اور انتشاری کے متعلق امور پیدا ہونگے۔

تنزل یا وبال نپ چون:۔ یہ پوزیشن سنبلہ میں ہوتی ہے جو کہ الگ اور مخصوصیت سے کام لیتا ہے۔

ترفع یا عروج پلوٹو:۔ یہ پوزیشن عقرب میں واقع ہوتی ہے۔ یہ برج ولادت وجدید زندگی کے لئے مخصوص ہے، وہ طاقتیں جو نفس کی پاکیزگی کا سبب بنتی ہیں نئے طریقہ دستور کی

غمازی کرتا ہے۔ جو پلوٹو کی بربادی وتباہی اور ویرانی اور خرابی کے بعد عمل پزیر ہوتی ہے۔

تنزل یا وبال پلوٹو:۔ یہ پوزیشن برج ثور میں بنتی ہے یہ بغاوت کے متعلق تند و تیز اور احتداد پسندی اور تغیرات وتبدیلی کے وقت نازک موڑ پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔

دوستی و دشمنی

(دوستی و دشمنی کے متعلق نظرات)

کواکب	شمس	قمر	عطارد	زہرہ	مریخ	مشتری	زحل	راس	ذنب
دوستی	قمر مریخ مشتری	شمس عطارد	شمس زہرہ	عطارد زحل	شمس قمر مشتری	شمس قمر مریخ	عطارد زہرہ	عطارد زہرہ زحل ذنب	عطارد زہرہ زحل راس
دشمنی	زحل زہرہ	- -	قمر	شمس قمر	عطارد	عطارد زہرہ	شمس قمر مریخ	شمس قمر مریخ	شمس قمر مریخ
مساوات	عطارد -	مریخ مشتری زہرہ زحل	مریخ مشتری زحل	مریخ مشتری	زحل زہرہ	زحل	مشتری	مشتری	مشتری

قارئین حضرات نقشہ ہذا کو بغور ملاحظہ کریں تو ان کو سیارگان کی دوستی و دشمنی اور مساوات کے متعلق چھ کردار نظر آئیں گے۔

(۱) یہ کردار دوستی کے متعلق ہے جو شمس کی قمر و مریخ اور مشتری کے ساتھ موافقت ہے، عطارد کی موافقت زہرہ سے ہے، زہرہ کو زحل سے۔

(۲) دوسرا کردار یہ نکلتا ہے کہ دشمنی کا۔ شمس کو زحل اور زہرہ سے عداوت ہے۔

(۳) یہ مساوات کے متعلق ہے، زہرہ کو مریخ کے ساتھ اور مشتری کو زحل کے ساتھ مساوی خصوصیت ہے یعنی نہ دوست اور نہ دشمن۔

(۴) یہ کردار ایک طرف دوستی کو اور دوسری طرف دشمنی کو ظاہر کرتا ہے، مثلاً عطارد قمر کو اپنا دوست رکھتا ہے مگر قمر کو عطارد سے عداوت ہے۔

(۵) یہ کردار ایک طرف سے دوستی اور دوسری طرف سے مساوی خصوصیت رکھتا ہے جیسے مشتری کو قمر سے دوستی ہے اور قمر مشتری سے مساوی ہے عطارد کو شمس سے دوستی ہے اور شمس عطارد سے مساوی ہے زحل عطارد سے دوستی رکھتا ہے اور عطارد زحل سے مساوی ہے جبکہ مریخ کو قمر سے دوستی ہے اور قمر مریخ سے مساوی پوزیشن رکھتا ہے۔

(٦) یہ کردار ایک طرف سے دشمنی رکھتا ہے اور دوسری جانب سے مساوی کردار رکھتا ہے مثلاً عطارد مریخ سے دشمنی رکھتا ہے اور مریخ عطارد سے مساوی مشتری کو عطارد سے دشمنی ہے اور عطارد مشتری سے مساوی ہے، زہرہ کو قمر سے دشمنی ہے اور قمر زہرہ سے مساوی ہے جبکہ زحل کو قمر سے دشمنی ہے اور قمر زحل سے مساوی ہے زحل کو مریخ سے دشمنی ہے اور مریخ زحل سے مساوی پوزیشن رکھتا ہے۔

راس وذنب:۔ جن سیارگان کو زحل سے دوستی وعداوت اور مساوات ہے ان کو راس و ذنب سے بھی ہوگی لہٰذا علمائے نجوم راس وذنب کی تاثیرات کو زحل سے مماثل گردانتے ہیں

	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
سیارگان	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
خانہ ترفع	دلو	قوس	حمل	اسد	میزان	سنبلہ	ثور
برج ترفع کا خانہ دوم	حوت	جدی	ثور	سنبلہ	عقرب	میزان	جوزا
چہارم	ثور	حوت	سرطان	عقرب	جدی	قوس	اسد
پنجم	جوزا	حمل	اسد	قوس	دلو	جدی	سنبلہ
ہشتم	سنبلہ	سرطان	عقرب	حوت	ثور	حمل	قوس
نہم	میزان	اسد	قوس	حمل	جوزا	ثور	جدی
دوازدہم	جدی	عقرب	حوت	سرطان	سنبلہ	اسد	حمل
شرف کواکب	میزان	سرطان	جدی	حمل	حوت	سنبلہ	ثور

نجوم کے متعلق دیگر کتب میں بھی یہ نقشہ آپ کو دیکھنے کو ملے گا اور اگر آپنے اس کا بغور مطالعہ کیا ہے تو معلوم ہوگا کہ نقشہ ہٰذا کی پہلی سطر میں ۷ ستارے دیئے گئے ہیں اور پھر دوسری سطر میں ترفع خانہ ہرکوکب کے متعلق رقم کیئے گئے ہیں پھر اس کے نیچے برج کے متعلق ترفع کا دوسرا خانہ ہے اس کے بعد چوتھا خانہ پھر پانچواں پھر آٹھواں، نواں اور پھر بارہواں خانہ دیا گیا ہے۔

لہٰذا اب تک متعلمین حضرات کو بذریعہ مطالعہ یہ معلوم ہو چکا ہوگا کہ اگر ہم تمام سیارگان کی بات کریں اور صرف شمس وقمر کو چھوڑ دیں تو بقیہ تمام کواکب کے دو دو برج ہیں جبکہ شمس وقمر کے ایک ایک ہی برج آتے ہیں، اگر ہم نقشہ بالا دیکھیں کہ کس کوکب کے زیر تسلط شمس وقمر کے متعلقہ برج ہیں مثلاً اگر ہم سطر پانچ میں غور کریں تو مریخ کے نیچے اسد واقع ہے اور مشتری کے ماتحت آٹھویں سطر میں سرطان ہے تو معلوم ہوا کہ شمس مریخ کا اور قمر مشتری کا دوست ہے زیر تسلط برج سے جب کوئی کوکب خالی ہوگا یعنی اس کے ماتحت کوئی برج نہ ہو تو وہ اس کے دشمن شمار ہونگے مثلاً سرطان واسد کا تسلط زہرہ میں نہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ زہرہ کے دشمن شمس وقمر ہیں اگر ہم زحل میں موجود برج ترفع خانہ چار اور نو کو دیکھیں تو برج ثور اور برج میزان دونوں برج یہاں موجود ہیں گویا زہرہ زحل کا دوست ہے اس سے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ جن کواکب کے دو دو برج ہیں اور وہ کسی ستارہ میں موجود ہوں تو وہ ستارہ بھی دوست اپنے تسلط شدہ کا ہوگا لیکن دونوں برجوں میں

سے کوئی ایک برج کسی کوکب کے زیر تسلط ہوخواہ تکرار واقع ہی کیوں نہ ہو وہ اپنے تسلط کا مساوی پوزیشن میں حامل ہوگا مثلاً کوکب کے سطر ترفع میں دیکھیں تو برج ثور قمر کے ساتھ واقع ہے لہٰذا تکرار کے ساتھ ساتھ ہی زہرہ مماثل ہے قمر کا۔لیکن اگر کسی سیارہ کے دونوں بروج میں سے کوئی بھی کسی ستارہ پر تسلط واقع نہ ہوتو وہ بایں صورت سیارہ اس کا دشمن ہوگا مثلاً مشتری کے خانوں میں زہرہ کے دونوں برج عدم موجود ہوں گویا کہ زہرہ مشتری کا دشمن ثابت ہوا۔

سبق:۔قوی ہونے کی صورت میں کوکب اپنے دوست کے گھر میں موجود ہوتا ہے اور کمزور کی دلیل تب دی جاتی ہے جبکہ وہ دشمن کے گھر میں واقع ہو جبکہ مساوی کی صورت میں ہوگا تو اس کو صاحب مقتدر نہ سمجھا جائے گا یعنی اس کے اختیارات میں کمی بیشی ہوگی۔

نظرات

یہاں پر ہم آپ کو نظر کی پانچ قسمیں بتائیں گے ماقبل اس کے یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ مریخ کا برج عقرب میں آنا ملت اسلامیہ پر زبردست اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ یہ اسلام کا طالع ہے۔نبی کریم ﷺ کی ولادت اس وقت ہوئی تھی جب دو سعد ستاروں کا برج عقرب میں قران واقع تھا، پھر جب یہ قران وہاں سے منتقل ہو گیا تو خلفائے اسلام پریشان کن حوادثات سے دوچار ہونے لگے اور ارباب علم دین میں کثرت سے بیماریاں پھوٹ پڑیں اور ان کے حالات بگڑنے لگے بلکہ اکثر عبادت گاہیں مسمار کر دی گئیں۔کہتے ہیں کہ یہ حالات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے موقع پر ہوئے پھر بنوامیہ میں سے مروان کی وفات کے وقت اور بنوعباس میں سے متوکل کے مارے جانے کے وقت پیش آئے۔

اس کی پانچ قسمیں یہ ہیں۔(۱) تثلیث (۲) تسدیس (۳) مقابلہ (۴) تربیع (۵) قران۔

یہاں پر یہ ہی پانچ نظرات بیان کرنا مقصود ہے، گزشتہ صفحات میں شمس و قمر کے متعلق

آپ پڑھ چکے ہونگے کہ ان کو نیرین کہا جاتا ہے بایں طور ہم ان کو نیرین ہی کہیں گے۔

نیرین اور تمام سیارگان منطقۃ البروج میں جب گردش کرتے ہوئے وہ ایک دوسرے سے الگ اور مخصوص فاصلہ بناتے ہوئے موافق یا غیر موافق تاثیرات سے ہماری زمین کو متاثر کرتے رہتے ہیں علمائے نجوم ان ہی خاص فاصلوں کو نظرات کا نام دیتے ہیں، شمس وقمر یا کسی ستارہ سے اخراج شدہ کرنوں کے ذریعہ ہی کائناتی زندگی میں تغیرات برپا ہوتے ہیں جب شمس ۹۰ درجہ کا فاصلہ طے کر چکا ہوتا ہے تو اس کو تربیع کہتے ہیں یہ نظر نحس اصغر ہوتی ہے اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم خیال کرنا چاہئے جو ایک دشمنی کی نظر تسلیم کی جاتی ہے۔

نظرات کی اصل حقیقت

مؤرخہ بیانوں میں ہم نے بتانے کی کوشش کی تھی کہ ماہیت بروج کی تین قسمیں ہوتی ہیں اور عنصری بروج یہ چار قسم کے ہوتے ہیں تو اب قاعدہ پر غور کیجئے کہ تین کو ہم نے چار پر ضرب دیا ۳×۴=۱۲ ہوا تو نظرات کا حصول علم بھی مذکورہ اعداد سے ہی ہوگا کیونکہ بروج کی کل تعداد بارہ ہی ہے۔

جنسی لحاظ سے بروج کی دو قسمیں ہوتی ہیں، اب تک آپ نے درس النجوم کے حوالہ سے یہ تو جان لیا ہوگا کہ بارہ بروج میں ۳۶۰ درجات ہوتے ہیں۔ (ہر برج ۳۰ درجہ کے حساب سے) غور طلب ہے کہ اگر ہم ان کو یعنی ۳۶۰ درجات کو جنسی بروج کی قسموں پر تقسیم کر دیں ۳۶۰÷۲=۱۸۰ درجہ حاصل ہوا، یہ مقابلہ مراد ہے۔ اصطلاح نجوم میں اس نظر کو نحس اکبر خیال کیا گیا ہے جو ایک کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وعداوت کی تاثیر ہر دو کواکب کے منسوبات میں موجود ہوتی ہے۔

قاعدہ اول:۔ ۳۶۰ کو عنصری بروج پر تقسیم کیا تو ۳۶۰÷۴=۹۰ کا حصول ہوا گویا

علمائے نجوم ۹۰ درجہ کو تربیع کا نام دیتے ہیں جو ایک نظر نحس اصغر کی شمار ہوتی ہے لہٰذا اگر دشمن رفیق ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے جبکہ ۴۵ درجہ کو علمائے نجوم نیم تربیع یعنی ثمین کا نام دیتے ہیں۔ جو نحس نظرات خیال کی جاتی ہے۔

قاعدہ دوم:۔ ۳۶۰ کو تین پر تقسیم کرنے سے ۱۲۰ کا حصول ہوا، لہٰذا ۱۲۰ درجہ تثلیث کا قاعدہ نکلا یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے جو کامل دوستی کی طرف ایک مخصوص اشارہ ہے یعنی ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت کو مٹاتی ہے۔

قاعدہ سوم:۔ ۳۶۰ کو ۶ پر تقسیم کرنے سے ۳۶۰ ÷ ۶ = ۶۰ ہوا لہٰذا ۶۰ درجہ کو تسدیس کہیں گے، اصطلاح نجوم میں تسدیس یعنی ۶۰ درجہ کی نظر کو سعد اصغر سمجھا جاتا ہے یعنی نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر واقع ہے جبکہ اسکا آدھا یعنی ۶۰ کا ۳۰ کر لیں یا یوں کہا جائے کہ ہر برج تیس درجہ کا ہوتا ہے تو اس کو تعشیر کہیں گے یہ بھی سعد نظرات کے حکم میں آتی ہے۔

سبق:۔ ایک ہی برج و درجہ دقیقہ پر دو سیارگان موجود ہوں، لیکن یہ سعد کواکب کا سعد اور نحس سیارگان کا نحس قران ہوتا ہے۔

دو علوی:۔ زحل و مشتری ہر بیس سال میں ایک برج میں جمع ہوتے ہیں جس کو اصطلاح نجوم میں قران کہتے ہیں، چونکہ آسمان پر بارہ برج فرض کئے گئے ہیں لہٰذا ان برجوں کی چار مثلثیں بنتی ہیں پھر ایک قران کے بعد دوسرا قران دائیں مثلث والے ہر تیسرے برج میں ہوتا ہے، اس طرح سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ ہر مثلث کے تینوں برج پورے بارہ چکروں میں ختم ہوتے ہیں اور ہر مثلث کی گردش ۶۰ سال لے لیتی ہے اس چار بار بارہ چکر ۲۴۰ برسوں میں لیتی ہے قران کی نقل و حرکت ہر برج میں دائیں مثلث کی طرف ہوتی ہے۔

اور ایک مثلث سے دوسری متصلہ مثلث کی طرف ہوتی رہتی ہے یعنی اس برج کی طرف جو مثلث میں پہلے قران کے آخری برج سے متصل ہے۔

دو علوی سیاروں کے قران کی قسمیں

دو علوی سیاروں کا قران تین قسم کا ہوتا ہے۔(۱) قران کبیر (۲) قران صغیر (۳) قران اوسط۔

قران کبیر یہ ہے کہ دو سعد سیارہ ایک درجہ اور ایک دقیقہ میں ایک ہی برج میں جمع ہو جائیں اور اس درجہ میں پھر ۹۶۰ سال کے بعد لوٹیں، قران وسط یہ ہے کہ ایک مثلث میں دو سعد ستارہ بارہ مرتبہ جمع ہونگے اور دو سو چالیس سال کے بعد وہی دوسرے برج میں دائیں مثلث پر اسی درجہ و دقیقہ میں جمع ہو جائیں مثلاً حمل میں پہلے درجہ میں قران ہو تو پھر بیس سال کے بعد پہلے دقیقہ میں پھر بیس سال کے بعد اسد میں پہلے دقیقہ میں قران ہوگا یہ تینوں برج آتشی ہیں یہ تینوں قران صغیر ہیں پھر ۶۰ سال کے بعد اول حمل کے طرف قران لوٹے گا جسے قران دوری یا قران عودی کہتے ہیں، ۲۴۰ سال قران آتشی برجوں سے نکل کر خاکی برجوں میں ہونے لگے گا یہ قران کبیر ہے، قران کبیر بڑی بڑی اور اہم تبدیلیوں پر دلالت کرتا ہے جیسے سلطنتوں کے عروج و زوال پر کسی کے ہاتھ سے حکومت نکلنے اور کسی کے ہاتھ میں آنے وغیرہ پر۔

قران اوسط تسلط و عہدیداران ملک پر دلالت کرتا ہے اور قران صغیر ملکوں کی بغاوتوں اور شورشوں پر دلالت کرتا ہے اور شہروں اور آبادیوں کی ویرانی پر بھی۔

ان قرانات کے اثناء میں برج سرطان میں دو نحس ستاروں کا ہر ۳۰ سال کے بعد قران بھی ہوتا ہے جسے چوتھا قران کہتے ہیں اور برج سرطان ہی دنیا کا طالع ہے اور اس پر زحل پر وبال اور مریخ پر ہبوط طاری رہتا ہے یہ قران بڑی شدت سے فتنوں، لڑائیوں، خون ریزیوں، باغیوں

کے ابھرنے، فوجوں کی نقل وحرکت، فوجی بغاوت، وبا اور قحط پر دلالت کرتا ہے اس کے اثرات یا تو طویل زمانہ تک باقی رہتے ہیں یا بقدر نحوست وسعادت کے جلد یا دیر میں جاتے رہتے ہیں۔

(برج عقرب میں مریخ کے آنے کے اثرات)

پچھلے بیانوں میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جب دو سیارہ ایک ہی درجہ میں ایک مخصوص انداز میں متصل ہوتے ہیں تو قران واقع ہوتا ہے نحس سیاروں کا نحس اور سعد کواکب کا سعد لیکن یہ بات بہت زیادہ عام ہے کہ زہرہ ومشتری کا قران سعد مشہور ہے۔

مریخ کا برج عقرب میں آنا ملت اسلامیہ پر زبردست اثر ڈالتا ہے کیونکہ یہ اسلام کا طالع ہے۔

اور صرف اتنا ہی نہیں جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور مکہ شریف سے مدینہ منورہ میں آپ کا داخلہ اور فتح مکہ کے اوقات قران السعدین میں ہوئے اور آفتاب اسلام کا طلوع ہونا یہ سب قران السعدین میں واقع ہوئے۔

گویا ان سبھی باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قران السعدین اسلام کے لئے کس قدر اہمیت کا حامل ہے یا پھر یوں کہا جائے کہ خدائے پاک کے نزدیک دین اسلام کتنا پسندیدہ اور سعد مذہب ہے کہ اسلام اور اس کے بانی کو قران السعدین میں پیدا فرما رہا ہے اور جس کی ترجمانی میرے آقا حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان یوں فرماتے ہیں:۔

سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں
جھرمٹ کیئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

یعنی دائیں صدیق مشتری بن کر اور بائیں فاروق زہرہ بن کر بیچ میں نبوت کا چاند اللہ کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اب ہم اس کے دوسرے پہلو پر روشنی ڈالتے ہیں یاد رہے ہماری بحث کا موضوع قران السعدین ہے اور اسلام اسکا طالع ہے پھر جب یہ قران وہاں سے منتقل ہو گیا تو خلفائے اسلام پریشان کن حوادث سے دوچار ہونے لگے اور ارباب علم و دین میں بیماریاں کثرت سے پھوٹ پڑیں اور ان کے حالات بگڑتے چلے گئے بلکہ اکثر عبادت گاہیں مسمار کر دیں گیں یہ حالت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت پیش آئے پھر بنو امیہ میں سے مروان کی وفات کے وقت اور بنو عباس میں سے متوکل کے مارے جانے کے وقت پیش آئے تھے۔

الغرض جب جب برج عقرب میں دو سعد سیارگان کا قران ہوگا ملت اسلامیہ کے لئے ایک مستحکم اور مضبوط زاویہ بنا رہے گا بالا تحریر میں ہم قران السعدین کے متعلق دو زاویہ پیش کر چکے ہیں جن میں ایک تو یہ ہے کہ قران السعدین کے موقع پر ظہور اسلام اور اسکی مضبوط پکڑ زمانہ بھر میں ہوئی۔ دوسرا زاویہ یہ تھا کہ جب یہ قران وہاں سے ہٹا تو قوم و ملت کو کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا آگے بھی جیسے جیسے یہ قران واقع اور منتقل ہوتے رہیں گے ویسے ہی مذہب اسلام میں تغیرات رونما ہوتے رہیں گے۔

حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ و الرضوان نے الملفوظ شریف میں علم جفر اور سید المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے مکاشفات سے ہجری ۱۸۳۷ھ ساری دنیا سے اسلامی سلطنت ختم ہونے اور ۱۹۰۰ھ میں ظہور امام مہدی ثابت فرمایا اس حساب سے ۴۶۲ سال قیامت آنے میں باقی ہیں اسی لئے رفتہ رفتہ اسلام اور سکون ختم ہوتا جا رہا ہے۔

میں نے دنیا کے مختلف گوشوں کی سیاحت کی اور اس دور حاضرہ میں ہر جگہ مسلمان اور اسلام کے آگے تحریفی سازشوں کو متحرک پایا، مسلمان جس پلیٹ فارم پر کھڑا ہے جس تیزی کے ساتھ ملت اسلامیہ کو گمنام اور بدنام کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں وہ کسی کی نگاہ سے اوجھل نہیں۔

اگر آپ ہماری روشن دلیلوں اور ہمارے ملک کی ہوا سے جو تحقیرانہ تعفن اٹھ رہا ہے اسکو دیکھتے ہوئے آپ اندازہ لگانے میں ذرا دیر نہیں لگائیں گے کہ اب مذہب اسلام کی عمر زیادہ نہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جو ۱۹۰۰ھ میں ظہور امام مہدی کا حضور اعلیٰ حضرت الملفوظ شریف کے حصہ اول صفحہ ۹۰ سے ۹۳ تک بیان فرمایا ہے، مجھکو نہیں لگتا کہ جو مدت ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں وہ اسی کے مابین بگڑتے ہوئے حالات ایک اتفاقات کی مرہون منت ہو کیونکہ اعلیٰ حضرت کسی پٹھان کا نام نہیں علم وحکمت اور عشق رسالت کا نام ہے۔

علاوہ ازیں دنیا کے خاتمہ کے لئے اسٹیفن ہورکنگ جیسے وگیان نگار پہلے ہی فکر مند ہیں کہ مجھ کو لگتا ہے کہ دنیا جس تیزی کے ساتھ بربادی کی طرف بڑھ رہی ہے وہ وقت یقیناً جلد آنے والا ہے اور مشرق ومغرب کے مابین ہر دو طرفہ تباہی وبربادی ہوکر رہے گی۔

نظر کے متعلق کچھ ضروری ہدایات

منجمین حضرات کے مطابق نظر اس وقت مانی جاتی ہے جب ہر دو کواکب کے وسط میں مخصوص فاصلہ واقع ہو اور وہ الگ الگ بروج میں ایک ہی درجہ اور ایک ہی دقیقہ پر موجود ہوں مثلاً:۔ یوں سمجھ لیں کہ ۶ درجہ برج حمل میں واقع کسی سیارہ کی نظر تربیع اس وقت ممکن ہے جب وہ دوسرا ستارہ ۶ درجہ سرطان میں طلوع ہو اور نظر تثلیث اس وقت تسلیم کی جائے گی جب کوئی سیارہ ۶ درجہ اسد پر واقع ہو۔

حد اتصال

جب دو سیارگان ایک دوسرے سے ناظر ہوتے ہیں تو واقعی ان کی تاثیرات تیز تر ہوتی ہیں اس حالت میں بڑی توقع اور کسی کار خیر میں مدد لی جاسکتی ہے نظر کے متعلق ایک مقدار متعین کی گئی ہے جو متعلقہ درجہ آنے سے یا اس کے گزرنے پر اثرات نظر ختم نہیں ہوتے کیوں کہ منجم و جفار کی رائے کے مطابق اثرات نظر ماقبل اس کے مخصوص درجہ آنے سے یا اس کے گزر جانے کے بعد تک باقی رہتی ہے، اسد کے ۱۵ درجہ پر واقع شمس اور حمل کے ۲۴ درجہ پر مریخ واقع ہو تو علمائے نجوم اس کو نظر ہی گردانتے ہیں یا سورج اسد کے ۶ درجہ پر موجود ہو اور مریخ برج حمل کے ۱۵ درجہ پر واقع ہو تب بھی ان کے خیال میں یہ نظر ہی ہے ۱۲۰ درجہ پر تثلیث واقع ہوتی ہے مگر اس کا حکم ۸ درجہ قبل اور بعد تک شمار ہوگا یا یہ کہا جائے کہ حکم تثلیث تب صادر ہوگا جبکہ ۱۲۰ درجہ کی جگہ ۱۱۲ درجہ ہو اور ادھر ۱۲۸ درجہ ہو۔



نظرات کو ذیل کے نقشہ سے سمجھیں

سبق :۔نظرات کا تعین ایک تیز رفتار سیارہ کی طرف سے ہے بانسبت سست رفتار سیارہ کی طرف کیا جاتا ہے ان کے علاوہ دیگر نظرات اور بھی ہیں جو بہت ہی کم درجہ وسعادت ونحوست کے متحمل ہیں لہٰذا ان کی کوئی اہمیت قابل ذکر نہیں ۔

نام نظرات	فرق درجات	مروجہ نشانات
قران	۰ درجہ	☌
تسدیس	۶۰ درجہ	*
نصف تربیع	۴۵ درجہ	<
تربیع	۹۰ درجہ	◇
تثلیث	۱۲۰ درجہ	△
مقابلہ	۱۸۰ درجہ	☍

نمبر شمار	ماہیت عناصر	آتشی	آبی	بادی	خاکی
۱	منقلب بروج	حمل	سرطان	میزان	جدی
۲	ثابت بروج	اسد	عقرب	دلو	ثور
۳	ذوجسدین	قوس	حوت	جوزا	سنبلہ

ہم نے نقشہ مذکورہ کو جدید علاج بالنجوم میں بھی رقم کیا تھا مگر وہاں پر خلاصہ امراض مقصود

تھا اور یہاں مقوی نظرات بیان کرنا مقصد ہے، یادرکھو بروج چاہے جو ہوں وہ عنصری لحاظ سے ایک دوسرے کے ماتحت ہیں ہر دو عنصر ایک دوسرے سے تربیع رکھتے ہیں مثلاً حمل، سرطان، میزان اور جدی میں تربیع ہوتی ہے، چاروں بروج کی ماہیت ایک جیسی ہے یعنی منقلب مگر ان سب کا عنصر جدا گانہ ہے دوسرا اصول یہ ہے کہ عنصر سب کا ایک ہوگا اور ماہیت بروج مختلف مثلاً حمل، اسد، قوس جو آتشی ہیں مگر ماہیت سب کی الگ ہے۔خراش کے نام سے مقدمہ ابن خلدون میں دیا جاتا ہے کہ ارباب نجوم اس پر متفق ہیں کہ یہ کائنات آگ اور پانی کے غلبہ سے فنا ہوگی اور تمام دنیا کی مخلوق ختم ہو جائے گی یہ اس وقت ہوگا جب قلب اسد ۲۴ درجہ طے کریگا جو کہ مریخ کی حد ہے اور ایسا ۹۶۰ سال گزر جانے کے بعد پیش آئے گا اور اسی کی منظر کشی کسی شاعر نے یوں کی ہے:

زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے ان ہی اجزاء کا پریشاں ہونا

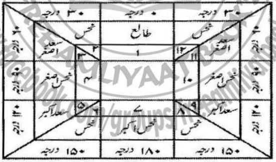
سعد و نحس کواکب

مریخ، زحل، یورنس اور پلوٹو یہ نحس کواکب ہیں جبکہ شمس کے حوالہ سے ہندو منجمین اس کو نحس ہی گردانتے ہیں نپ چون کے متعلق اہل نجوم کی رائے یہ ہے کہ کارامور کی انجام دہی کے لئے اس سے کچھ مواقع پر کام لیا جا سکتا ہے جبکہ زہرہ اور مشتری پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ سعد ہیں لیکن قمر اور عطارد دوسرے سیارگان کے ماتحت رہ کر ہی اپنا کام کرتے ہیں یعنی جیسی پوزیشن ہوگی ویسے ہی ان کے اثرات بھی ہونگے۔

زائچہ کے متعلق ضروری معلومات

واضح رہے کہ زائچہ کے بارہ خانوں میں سے ۳، ۵، ۹، ۱۱، یہ وہ گھر ہیں جو سعد ہوتے ہیں

کیونکہ یہ تسدیس اور تثلیث والے خانے ہیں مثلاً اگر ہم نمبر ۳ کو دیکھیں تو یہاں فاصلہ ۶۰ درجہ کا ہے طالع کو ہم نے صفر درجہ شمار کیا ہے تو تسدیس واقع ہوئی پانچویں گھر کو لیں تو یہ فاصلہ ۱۲۰ درجہ کا ہے لہٰذا یہ تثلیث کا خانہ ہوا۔ یہ زائچہ کے وہ گھر ہیں جو بائیں طرف کے ہیں اب دائیں طرف گھر کو یوں سمجھیں، خانہ نمبر ۱۱ فاصلہ ۶۰ درجہ ہے جبکہ خانہ نمبر ۹ یہاں فاصلہ ۱۲۰ درجہ متعین ہے لہٰذا تثلیث واقع ہے، اس طرح ساقط گھر نحس مانے جاتے ہیں، بائیں طرف کے ۲ اور ۶ والے خانے نحس ہوتے ہیں فاصلہ ۳۰ درجہ چھٹے گھر کا فاصلہ ۱۵۰ درجہ کا ہوتا ہے اور دائیں طرف کے خانہ ۱۲ اور آٹھ یہ گھر بھی ساقط ہیں فاصلہ وہی ۳۰ درجہ اور ۱۵۰ درجہ کا بعینہ وہ گھر جو تربیعات سے منسوب ہے وہ بھی نحس ہی ہوتے ہیں بائیں طرف کا خانہ تربیع کا ہے اور دائیں طرف سے خانہ دس ہے، دونوں میں فاصلہ ۹۰ درجہ کا واقع ہے اب بچا ساتواں خانہ جو ۱۸۰ درجہ کا فاصلہ متعین کرتا ہے، دائیں بائیں دونوں طرف سے فاصلہ ۱۸۰ درجہ یہ مقابلہ کی پوزیشن بنتی ہے جو ایک نحس اکبر ہے اب نقشہ ہٰذا سے سمجھیں۔



نحس گھروں میں واقع نحس سیارگان ہوں تو وہ باقوت ہوتے ہیں جبکہ سعد کواکب کمزور ہونگے سعد گھروں میں کوئی سیارہ طاقتور ہو تو کامیابی قدم چومتی ہے لہٰذا شریف النفس لوگوں کے لئے بہترین فال ہے جبکہ اس کے برعکس نحس سیارہ قوی ہوگا تو پیچیدگیاں اور ارادوں میں کسل مندی لائے گا اور نقصانات دشمنان کے ہاتھوں ہونگے۔ یاد رہے فکر و پریشانی کے متعلق غیر مزین امور کی انجام دہی اس وقت ممکن ہے جبکہ ۲، ۴، ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۲ گھروں میں نحس سیارگان طاقتور ہوں

اور با قوت طرز پر متاثر کریں جب کوئی کوکب اپنے گھر یا حالت شرف میں واقع ہوتا ہے تو اس کی قوت مکمل ہوتی ہے، ۶، ۸، ۱۲ یہ وہ گھر ہیں جن کو علمائے نجوم نے ڈر اور وسوسوں سے منسوب کیا ہے ۔سعد سیارہ جب مطلوبہ گھروں میں موجود ہوتا ہے اور وہ قوی ہو تو یہ پوزیشن متقی اور پرہیزگاروں کے لئے کوئی اچھی فال ثابت نہیں ہو سکتی یعنی وہ نقصانات اور بیزاری لائے گا، دوسری صورت اس کی یہ ہے کہ بد اور گناہ گار لوگوں کے لئے نحس سیارہ کی حالت قوی ہو تو وہ ان کے لئے بد فال ثابت ہوتا ہے۔

سبق :۔ منفی بروج میں قمر و زہرہ اور مثبت بروج میں بقیہ سیارگان طاقتور ہوتے ہیں۔

سیاروں کی رجعت

جب سیارہ دوران گردش شمس سے پیچھے کی طرف خاص فاصلہ پر ہوتا ہے تو اسکو رجعت واقع ہوتی ہے اور حالت مستقیم اس پوزیشن کو کہا جاتا ہے کہ جب کوئی کوکب گردش کے دوران آفتاب سے خاص فاصلہ آگے ہو جائے یہی وہ دونوں پوزیشن ہیں جن سے حالات زندگی میں تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں۔

استقامت ورجعت کے چند اہم جزیات

مریخ :۔ رجعت اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب سے اس کا فاصلہ ۱۳۵ درجہ کا ہو رجعت میں تقریباً ۸۰ دن رہتا ہے اور جب مریخ ۱۲۰ درجہ آفتاب سے آگے ہو جاتا ہے تو وہ سیدھا چلنے لگتا ہے یعنی وہ مستقیم ہو جاتا ہے ۶۴۸ گھنٹوں میں یہ رجعت والے بروج کو طے کر لیتا ہے اور اگلے برج کو ۳۶۰ گھنٹوں میں طے کرتا ہے جبکہ مستقیم والے برج کو ۱۰۸۰ گھنٹوں میں طے کرتا ہے مریخ حالت رجعت میں ۱۵۶۰ گھنٹوں میں صرف ۱۲ درجہ کا سفر کرتا ہے اور جوں ہی وہ شمس کے

قریب آتا ہے اس کی رفتار میں تیزی واقع ہوتی ہے گویا ۷۲ گھنٹوں میں دو درجہ چلتا ہے۔

سبق:۔ یاد رکھو مریخ ہر پانچویں برج میں راجع ہوتا ہے۔

عطارد:۔ یہ رجعت کی حالت میں شمس سے ۲۷ درجہ پیچھے ہوتا ہے اور ۵۷۶ گھنٹے رجعت کرنے کے بعد پھر سیدھا چلنے لگتا ہے اور کسی قدر شمس سے آگے چلنے لگتا ہے، بارہ مہینوں میں یہ کل تین بار رجعت کرتا ہے برج رجعت میں عطارد ۷۶۸ گھنٹے جبکہ برج استقامت میں ۴۵۶ گھنٹے رہتا ہے۔ کچھ گھنٹے پہلے یا بعد حالت مستقیم بنالیتا ہے۔

مشتری:۔ اسکو رجعت اس وقت ہوگی جبکہ اس کا فاصلہ شمس سے ۱۲۰ درجہ کا ہوگا اور جب قائم مقام یہ ہی درجہ شمس سے آگے ہوگا تو وہ مستقیم ہوگا، رجعت والے برج کو یہ بطور تخمینہ ۱۲۰ دن میں طے کر لیتا ہے اور جب شمس سے ۹۰ درجہ آگے ہوتا ہے تو ۴۰ سیکنڈ روزانہ کے حساب سے اسکی رفتار ہوتی ہے جیسے جیسے مشتری شمس سے قریب تر ہوتا جائے گا ویسے ہی چار سیکنڈ روزانہ رفتار ہوتی جائے گی اور جب مشتری شمس سے ۹۰ درجہ پیچھے ہوتا ہے تو لگ بھگ ۵ دقیقہ کے حساب سے اس کی روزانہ رفتار ہوتی ہے بلحاظ راجع و استقامت ایک برج کو اندازاً ۳۹۰ دن میں طے کرتا ہے اور یہ رجعت میں پورے ۲۸۸۰ گھنٹے رہتا ہے یعنی پورے ۱۲۰ دن جب کہ مستقیم ہونے کی صورت میں کچھ دنوں کی پھیر بدل بھی ہوگی۔

زہرہ:۔ اس کے متعلق رجعت واقع ہونے کی یہ صورت ہے کہ یہ جب شمس سے اپنا فاصلہ ۴۵ درجہ کا بنالیتا ہے تو اس کو رجعت کی دشواریوں سے گزرنا ہوتا ہے، ۲۵۶۸ گھنٹوں میں یہ اس برج کو طے کرتا ہے جس میں راجع ہوتا ہے بارہ مہینوں میں بحالت رجعت ہوگا جبکہ ایک سال سیدھا یعنی مستقیم رہے گا اگر اس کی رجعت والے سال کی بات کریں تو یہ جملہ بروج کو تقریباً ۹۷۶۸ گھنٹوں میں طے کرتا ہے اور جس سال یہ مستقیم ہوتا ہے تو کل بروج کو ۶۷۷۷ گھنٹوں میں

طے کرتا ہے، کم رفتار واقع ہونے کی صورت میں یہ ۲۴ گھنٹوں میں ۳۲ دقیقہ الٹا چلتا ہے، بحالت رجعت ۱۰۰۸ گھنٹے رہتا ہے جبکہ مستقیم پوزیشن بنانے کے لئے ۴۸ گھنٹوں کا فرق لیتا ہے یعنی ماقبل یا بعد۔

زحل:۔ شمس سے یہ اپنا فاصلہ پیچھے کی طرف بنائے گا تو اسکو رجعت واقع ہوگی جبکہ وہی فاصلہ آگے کی طرف ہوگا تو وہ پوزیشن مستقیم کی ہوگی، زحل کی رجعت واستقامت مشتری کے مانند ہوتی ہے راجع برج کو ۳۶۰۰ گھنٹوں میں طے کرتا ہے، زحل سریع السیر ہوکر ۲۴ گھنٹوں میں ۸ دقیقہ سے اس وقت چلتا ہے جب یہ شمس سے قریب تر ہو لیکن یہ جب ۹۰ درجہ کا فاصلہ بنالیتا ہے تو اس وقت ایک دقیقہ کے حساب سے روز چلتا ہے یہاں تک کہ جب اپنا فاصلہ پورا کرتا ہے تو حالت رجعت میں پہنچ جاتا ہے زحل ہر سال ۲۸۸۰ گھنٹے حالت رجعت میں اور ۵۷۶۰ گھنٹے حالت مستقیم میں رہتا ہے جبکہ ۱۲۰ گھنٹے پہلے یا بعد حالت مستقیم بنالیتا ہے۔

یورنس:۔ شمس سے جب اس کا فاصلہ ۱۰۳ درجہ پیچھے کی طرف ہوتا ہے تب اس کو رجعت اور ایک سو تین درجہ کا فاصلہ آگے کو ہوتا ہے تو حالت مستقیم پاتا ہے یہ حالت رجعت میں ۳۷۲۰ گھنٹے رہتا ہے یہ بہت ہی سست رفتار سیارہ ہے اسی بناء پر یورنس جس برج میں متحرک ہوتا ہے اسی برج میں سال بھر میں صرف ایک بار رجعت اور مستقیم پوزیشن سے گزرتا ہے مگر ہاں یہ بات ذرا الگ ہے کہ ہر سال ۱۲۰ گھنٹوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے مگر اس کی حالت مستقیم ۵۰۴۰ گھنٹوں تک بنی رہے گی جس میں ۱۴۴ گھنٹوں کی کمی بیشی واقع ہوگی۔

نپ چون:۔ یہ شمس سے ۱۰۱ درجہ پیچھے ہوگا تب اس کو رجعت واقع ہو جاتی ہے جبکہ یہ ہی درجہ شمس سے آگے ہوگا تو وہ سیدھا ہو جائے گا رجعت کی مدت ۳۷۶۸ گھنٹوں کی یعنی تقریباً ۱۵۷ دن کی ہوگی، اپنی سست رفتاری کی بناء پر یہ جس برج میں متحرک ہوگا اسی میں راجع بھی ہوگا مگر فرق

یہ ہوگا کہ ۱۲۰ گھنٹوں کے بعد ہی رجعت و استقامت کریگا جبکہ اس کی استقامت کی کل مدت ۵۵۹۲ گھنٹوں کی ہے یعنی ۲۳۳ دن۔

پلوٹو:۔ ۹۹ درجہ جب یہ شمس سے پیچھے رہ جاتا ہے تو اس کو رجعت ہو جاتی ہے اور جب یہ ہی درجہ آگے ہوتا ہے تو اس کو مستقیم پوزیشن ملتی ہے اس کی رجعت کا کل ٹائم ۳۸۴۰۵ گھنٹے کا ہوگا، تجربہ کاروں کا بیان ہے کہ پلوٹو کئی سال ایک ہی برج میں رجعت و استقامت کرتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت سست رفتار سیارہ ہے۔

رجعت کے متعلق مختصر تاثرات

﴿انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمرٍ﴾
(سورہ قمر۔ آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ کنز الایمان:۔ بیشک ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی ۳۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لئے رہی ۳۲۔

حضرت صدر الافاضل امام سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں ۳۱ کہ بہت تیز چلنے والی نہایت ہی ٹھنڈی سخت سناٹے والی ۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا۔

خواجہ خواجگان خواجہ ہندوستان خواجہ غریب نواز اجمیری علیہ الرحمہ اوراد شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ سال بھر میں ۳۲۰۰۰۰ بلائیں آسمان سے زمین پر اترتی ہیں لیکن ان سب دنوں میں زیادہ پرخطر اور ہولناک پچھلا بدھ ہوتا ہے۔

تو بس بطور ثبوت اتنا ہی حوالہ کافی ہے کہ قدرت نے قوم ہود پر اپنا عتاب اس وقت

نازل کیا کہ جو وقت ان کے لئے منحوس تھا اب آئینہ کہ طرح یہ بات بالکل صاف ہو چکی کہ سعد نحس کی کیا اہمیت ہے بایں وجہ متعلمین سے گزارش ہے کہ وہ سیارگان کی حالت رجعت و استقامت کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ سعد و نحس کی وجہ سے ہی زندگی میں عجیب وغریب بدلاؤ ہونگے اسی وجہ سے سیارگان کو ان کے متعلق اثرات کو ان خانوں اور بروج کے منسوبات سے احزمی نمانپا تلا صحیح اندازہ لگائیں۔

عطارد:۔ یہ اگر رجعت پوزیشن میں واقع ہو تو ان پیچیدہ امور کو لائے گا جیسا کہ گھروں میں انتشار، عزیزوں اور رشتہ داروں میں فساد اور تحریر شدہ معاملات میں خامیاں اور قانونی گرفت وغیرہ۔

زہرہ:۔ رجعتی پوزیشن سے مکان یا اراضی کے معاملات میں لڑائی، جھگڑے اور غلط لوگوں سے میل جول، عیاشی پر آمادہ کرنا، عشق ومحبت میں ناکامی لانا۔

مریخ:۔ اس کی رجعت سے عزت وآبرو داؤ پر لگ جاتی ہے دشمنوں کا حاوی ہونا کسی ارباب اختیار کا اس کی طرف سے متنفر ہو جانا یہاں تک کہ تجارتی امور میں خلل پڑنا۔

مشتری:۔ یہ تجارت اور زمینی امور میں نقصان کا سبب بنتا ہے شریک زندگی میں وہم و وسوسہ پیدا ہونا، بال بچے اور قانونی چارہ جوئی کے سبب افسردگیاں لاحق ہوتی ہیں۔

زحل:۔ اس کی رجعت ایسے لوگوں سے نقصان کا سبب بنتی ہے جو کہ حقیر نوعیت کے ہوں ایسے کاروبار جن میں زیادہ مدت تک کسی دوسرے آدمی کی ساجھے داری ہو یا کسی ٹھیکا کے متعلق کوئی کام یا پھر ایسی خرید وفروخت جو کسی مکان وزمین کے متعلق ہو زحل کی رجعت ان سب کی بربادی کا سبب بنتی ہے یہاں تک کہ جسمانی امراض بھی اسی کے متعلق ہیں۔

یورنس:۔ اس کی رجعت کچھ الگ نوعیت کے تأثرات دیتی ہے کچھ اس طرح کے

تغیرات پیدا کرنا اس کی فطرت ہے کہ اگر حالات اور ماحول اچھا ہو تو ان میں خلل پیدا کرے گی اور اگر خراب نوعیت کے ہوں تو ان میں سدھار لائے گی۔

نپ چون:۔ دھوکہ بازی لائے گی نپ چون کی نحوست اور مکاری جیسے امور لائے گی نپ چون کی نحوست بہت زیادہ خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔

پلوٹو:۔ فریب کاری کے ذریعہ نقصان اور لاچاریاں پیدا کرنا ہے۔

سیارگان کے طلوع و غروب

کسی سیارہ کے طلوع ہونے کی صورت میں اس کے نتائج کافی حد تک بہتر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس وقت حالت سعد میں ہوتا ہے جب کہ غروب حالت میں ہو تو وہ نامناسب حالات سے روبرو کراتا ہے گویا صاحب زائچہ کی ساری امیدیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں، واضح رہے کہ حالت غروب کے متعلق جملہ علمائے نجوم کے نزدیک دو قسمیں ہیں جن میں سے ایک تو وہ ہے کہ جب کوئی سیارہ آفتاب سے قران کرے اور اسکو حالت غروب واقع ہو تو ایسی پوزیشن میں اس کی پوری قوت ختم ہو جاتی ہے پھر چاہے وہ آفتاب کے آگے ہو یا پیچھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ نقصان کے سوا کچھ نہیں لائے گا لیکن تجربہ کاروں کے مطابق زہرہ جب حالت غروب میں پہنچتا ہے تو وہ سب سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

عطارد:۔ عطارد جب حالت غروب کو پہنچے گا تو وہ اتنا پریشان کن نہیں ہوتا جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شمس سب سے زیادہ نزدیک ہے اور ہمہ اوقات اس کو شمس کا قرب حاصل ہے، اب یہاں سے ایک بات اور سامنے آتی ہے کہ جب کوئی سیارہ غروب والے سے ملاپ کرتا ہے تو اس کے کیا اثرات ہونگے؟

تو جواب یہ ہے کہ اسکو بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پیچیدہ حالات سے گزرنا

پڑے گا گویا جو حکم غروب والے کے لئے مانع ہوگا وہی اس کے لئے بھی ہوگا یہاں تک کہ جب تک وہ سیارہ طلوع نہ ہو اپنی پریشانی اور پیچیدگیوں میں گھرا رہے گا۔ غور طلب یہ ہے کہ جب سیارگان غروب حالت میں ہوتے ہیں وہ شمس وقمر گرہن کے اوقات میں ناتواں اور پریشان کن اثر لاتے ہیں ان کی نحوست اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے ٹھیک ویسے ہی کوئی سیارہ راس وذنب کے ساتھ غروب کی پوزیشن میں ہو یا ان سے اتصال کرے یا پھر ان سے ناظر ہو تب بھی ان کا حکم نحوست کے درجہ میں ہی آئے گا۔

اور دوسری نوعیت کا غروب یہ ہے کہ جب کچھ سیارے نزدیک شمس سے اپنے برج میں خاص درجات پر آتے ہیں اور وہ درجات کے لحاظ سے غروب ہوجاتے ہیں علمائے نجوم ایسی پوزیشن کو تحت الشعاع کہتے ہیں وہ اب مثل قیدی کے شمار ہوگا لیکن جب وہ شمس سے خاص فاصلہ بنالیتا ہے پھر وہ طلوع ہونے لگتا ہے جیسا کہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ اس کو طاقتور خیال تب ہی کیا جائے گا جبکہ وہ سیارہ طلوع ہو بایں وجہ طلوع وغروب کا خیال اشد ضروری ہے جب ہمیں ان سیارگان کے طلوع وغروب کا علم ہوگا تو ہمارے لئے ان کی طاقت وناتوانی کا دریافت کرنا کوئی مشکل مرحلہ نہ بچے گا۔ اب ہم قارئین کے لئے ذیل میں چند اہم ایسے نشان ونقاط بیان کرتے ہیں کہ جہاں پر کواکب غروب حالت میں ہوتے ہیں جن کے مقررہ درجات سے آگے یا پیچھے غروب ہونگے۔

قمر شمس سے ۱۲ درجہ پر غروب ہوگا۔

مریخ شمس سے ۱۸ درجہ پر غروب ہوگا۔

عطارد شمس سے ۱۳ درجہ پر غروب ہوگا۔

مشتری شمس سے ۱۵ درجہ پر غروب ہوگا۔

زہرہ شمس سے ۱۲ درجہ پر غروب ہوگا۔

زحل شمس سے ۱۵ درجہ پر غروب ہوگا۔

اور قمر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ قمری ماہ کے ابتدائی دنوں میں طلوع اور ماہ کے آخری دنوں میں غروب ہوتا ہے، جبکہ ہمیشہ ہی راس وذنب غروب ہوتے ہیں۔ قمر پہلے، عطارد دوسرے اور زہرہ تیسرے آسمان پر واقع تارے ہیں جبکہ چوتھے آسمان پر شمس ہے مطلب یہ ہوا کہ وہ تینوں سیارہ شمس کے نیچے واقع ہیں بایں طور منجمین ان کو کواکب مغربی وسفلی کا نام دیتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے قمر وعطارد اور زہرہ کا دائرہ بقیہ سیارگان سے چھوٹا ہے اسی کے متعلق ہم نے کتاب ہٰذا کے ابتدائی اوراق میں تفسیر کے حوالہ سے سمجھانے کی کوشش کی تھی ان کے طلوع ہونے کا وقت وہ ہے کہ جب شمس غروب ہوجائے۔

مریخ پانچویں مشتری چھٹے اور زحل ساتویں آسمان پر ہیں اس لئے وہ شمس کے آسمان سے یعنی چوتھے آسمان سے اوپر واقع ہیں لہٰذا یہ مشرقی وعلوی ہونگے اور انکے طلوع ہونے کا وقت علی الصبح یعنی آفتاب کے طلوع ہونے کے تھوڑا پہلے کا ہے اور اس کو بحکم اچھی فال مانا گیا ہے اور اگر کوئی سیارہ ان میں سے بعد غروب آفتاب کے طلوع ہو تو وہ بے بسی، لاچاری اور بیماری وتنگ دستی لائے گا اور اگر غروب آفتاب کے وقت سفلی سیاروں یعنی قمر، عطارد اور زہرہ طلوع کی پوزیشن میں ہونگے تبھی ایک نیک فال تسلیم کی جائے گی لیکن اگر بعد طلوع آفتاب کے قمر، عطارد اور زہرہ طلوع ہوں تو اس فال کا اشارہ ذلت خواری کی طرف ہوگا۔

تمّت بالخیر

محمد شبیر قادری

وبالنجم هم یهتدون

یعنی ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں

عاملین واطباء کے لئے نسخہ کیمیا

روحانی وجسمانی علاج کے لئے ستاروں کے علم پر مبنی معلومات کا خزانہ

یعنی

جدید علاج بالنجوم

حصہ اول

ماہر روحانیات وعملیات وعامل تسخیرات اجنہ حکیم حاذق

مرتب ساجد حسین رضوی

مہلولی ضلع مرادآباد

اشاعت وطباعت

رضوی پریس امین آباد، لکھنؤ

ستاروں کے متعلق ابتدائی معلومات کا خزانہ ہے اور جو لوگ ابتدائی اصول اور جدید علم ہیئت ونجوم اور اصطلاحات وتشریحات کے شائق ہیں ان حضرات کے لئے بیش قیمتی نادر ونایاب پیشکش ہے

درس النجوم

مصنف

ساجد حسین رضوی

مہلولی ضلع مرادآباد یوپی

اشاعت وطباعت رضوی پریس امین آباد، لکھنؤ

وبالنجم هم یهتدون
یعنی ستاروں سے لوگ راہ پاتے ہیں
عاملین واطباء کے لئے نسخہ کیمیا
روحانی وجسمانی علاج کے لئے ستاروں کے علم پر مبنی معلومات کا خزانہ
یعنی
جدید علاج بالنجوم

حصہ دوم

ماہر روحانیات وعملیات وعامل تسخیرات اجنہ حکیم حاذق
مرتب ساجد حسین رضوی
مہلولی ضلع مرادآباد
اشاعت وطباعت
رضوی پریس امین آباد، لکھنؤ

عہد حاضر کے سلگتے ہوئے مسائل پر مشتمل
مضامین کا ذخیرہ نیز نئی نسل میں ہمت وحوصلہ
بخشنے والی واحد کتاب

عالمی فکر ونظر

مصنف
ساجد حسین رضوی

مراد آباد

مصنف موصوف کی

قابل مطالعہ کتب ورسائل

(۱) جدید علاج بالنجوم ☆ اوّل

(۲) جدید علاج بالنجوم دوم

(۳) درس النجوم

(۴) عالمی فکر ونظر

Printed by:
RIZVI PRESS LUCKNOW
Mob: 9453602786, 9795602786
E-mail: fa.rizvi190@gmil.com

Prices 150/-